

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_228889**

UNIVERSAL  
LIBRARY









أَنَّ الشَّعْرَ لِحَاكِمُهُ أَنَّ مِنَ الْيَمَارِ لِحَاكِمًا

بَعْدَ مَدَلَّتْ مُدْخِلًا لِبَابِهَا بَحْمَانِ بِكَ لَيْسَ وَالْبَيْدِ يَا بَوَالِ السُّخْرَةِ لَوْ شِئْتَ قَلْبُكَ سَمِعْتَ نَجْمِي



بِاهْتِمَامٍ وَتَصْبِيحٍ تَامٍ أَمِيرُ ارْحَمْتَ زِيْدَانِ عَلِيٍّ خَالِ التَّخْلِصِ صَوْفِي سِلَاسِ الدَّانِ

مَطْبَعُ عَامِ اَكْرَهَ جَلْوَةً اِنْطَبَاعُ يَدِيرُ

# فهرست فروع اولن کره طور کلیم

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر             | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر              |
|------|----------------------------------|------|-----------------------------------|
|      | <b>حرف الالف</b>                 | ۱۲   | افسوس - میر شبر علی .....         |
| ۶    | آتش - خواجہ حیدر علی لکنوی       | "    | افضل - میر افضل علی .....         |
| "    | آزاد - مرزا اعظم شاہ .....       | "    | اکبر - اکبر خان دہلوی .....       |
| "    | آزرده - مفتی صدالین خان دہلوی    | "    | امیر - مفتی امیر احمد لکنوی ..... |
| ۷    | آشفته - مرزا رضا قلی اکبر آبادی  | ۱۶   | انشا - انشا واللہ خان مرشد آبادی  |
| ۸    | آشفته - سید منور علی دہلوی ..    | ۱۷   | انور - سید شجاع الدین دہلوی ..    |
| "    | آشفته - گلاب سنگ دہلوی ..        | "    | ایجاد - مرزا رحیم الدین .....     |
| "    | آشوب - میر امداد علی دہلوی ..    |      | <b>حرف بای موحده</b>              |
| "    | آہی - عبدالرحمن .....            | ۱۸   | بحر - شیخ امداد علی لکنوی ...     |
|      | <b>الف مقصوره</b>                | "    | برق - مرزا محمد رضا خانان ...     |
| ۹    | اثر - سید محمد .....             | "    | برکت - برکت علی خان خیر آبادی     |
| "    | اثر - عبد الرزاق .....           | "    | بسل - عبد الحکیم .....            |
| "    | احسان - حافظ عبدالرحمن دہلوی     | "    | بقا - بقا واللہ اکبر آبادی .....  |
| ۱۰   | احسن - مولوی محمد حسن بلگرامی .. | ۱۹   | بلند - صفدر علی بیگ .....         |
| "    | اختر - قاضی محمد صادق خان        | "    | بیان - خواجہ حسان اللہ دہلوی      |
| "    | ساکن ہو گل نوان گلست .....       | "    | بیناب - عباس علی خان رامپوری      |
| ۱۱   | اسیر - مظفر علی خان لکنوی ..     | "    | بیدار - میر محمدی دہلوی .....     |
| "    | اشک - قطب الدین .....            | "    | بیمار - شیخ علی بخش ساکن آنولہ .. |

| صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر             | صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر             |
|------|----------------------------------|------|----------------------------------|
|      | <b>حرف تار فوقانی</b>            | ۲۶   | جودت - عبدالہادی ساکن قصبہ       |
| ۲۰   | تابان - میر عبدالحی جهان آبادی   |      | نیوتنی ضلع لکھنؤ .....           |
| ۲۱   | تپش - مرزا جان دہلوی ....        | ۲۷   | بوشش - شیخ محمد روشن عظیم آبادی  |
| ۲۱   | تجلی - میر محمد حسن دہلوی ....   |      | <b>حرف حائے محکمہ</b>            |
| ۲۱   | تسلیم - فشی انوار حسین سہسوانی   | ۲۸   | حالی - مولوی اظہار حسین بانی قی  |
| ۲۱   | تسلیم - شیخ امیر اللہ فیض آبادی  |      | حسرت - مرزا جعفر علی دہلوی ...   |
| ۲۱   | تسکین - میر حسن دہلوی ...        | ۲۹   | حسن - سید غلام حسن دہلوی -       |
| ۲۲   | تصویر - بٹن دہلوی ....           | ۲۹   | حکیم محمد پناہ خان .....         |
| ۲۲   | تغش - سید محمد دہلوی ....        | ۳۰   | حیا - مرزا رحیم الدین دہلوی ..   |
| ۲۳   | تمنا - غیر معلوم مقیم کلکتہ .... | ۳۰   | حیران - میر حیدر علی .....       |
| ۲۳   | تمنا - اسحاق خان دہلوی ...       |      | <b>حرف خائے مجسمہ</b>            |
| ۲۳   | تمنا - محمد علی دہلوی .....      | ۳۱   | خضر - مرزا خضر سلطان دہلوی       |
| ۲۳   | توقیر عبدالقادر پنجابی .....     | ۳۱   | خلیل - میر دوست علی لکھنوی       |
| ۲۳   | <b>حرف شمار مشکتہ</b>            | ۳۱   | فیل - محمد ابراہیم خان لکھنوی .. |
| ۲۳   | نائب - نواب شہاب الدین خان دہلوی |      | <b>حرف وال محکمہ</b>             |
| ۲۳   | <b>حرف جیم بازی</b>              | ۳۱   | داع - نواب مرزا خان دہلوی ..     |
| ۲۳   | جرات - شیخ قلندر بخش دہلوی ...   | ۳۵   | درد - خواجہ میر دہلوی ....       |
| ۲۵   | جلال - حکیم سید فاضل علی لکھنوی  | ۳۶   | دیوانہ - راسے سر پنگ .....       |
| ۲۶   | جلیل - سید جلیل احمد سہسوانی -   |      | <b>حرف ذال مجسمہ</b>             |
| ۲۶   | جلیل - سید جمیل احمد سہسوانی ... | ۳۷   | ذوق - شیخ محمد ابراہیم دہلوی     |

| صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر                | صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر             |
|------|-------------------------------------|------|----------------------------------|
|      | حرف رائے مہملہ                      | ۵۰   | سپہر - شتاب خان دہلوی ...        |
| ۴۴   | راحت - مرزا محمود بیگ دہلوی         | "    | سرور - مرزا رجب علی بیگ لکنوی    |
| "    | راغب - شیخ غلام علی                 | ۵۱   | سرور - اعظم الدولہ نواب میر      |
| "    | راغب - احمد حسین                    |      | محمد خان دہلوی                   |
| "    | راقم - رای بندر ابن ساکن مہترا      | "    | سکندر - غلیفہ محمد علی پنجابی    |
| ۴۵   | رحمت - رحمت علی دہلوی               | "    | سودا - مرزا رفیع                 |
| "    | رشک - میر علی اوسط لکنوی            | ۵۴   | سوز - محمد میر دہلوی             |
| "    | رشکی - نواب محمد علی خان دہلوی      | "    | سوز - مولوی عبد الکرم خٹ         |
| "    | رفت - مرزا پیارے دہلوی              |      | حضرت صہبائی                      |
| ۴۶   | رمز - فتح الملک بہادر و سعید بہادر  | ۵۵   | سید - میر غالب علیخان دہلوی      |
|      | دہلوی                               |      | حرف شین معجمہ                    |
| "    | ریح - میر محمد نصیر محمدی دہلوی     | "    | شادان - مرزا حسین علی دہلوی      |
| "    | رند - سید محمد خان لکنوی            | ۵۶   | شائق - خواجہ فیض الدین ساکن ڈاکہ |
| ۴۷   | زکین - سعادت یار خان دہلوی          | "    | شرر - مرزا غیاث الدین دہلوی      |
| "    | روشن - روشن شاہ بریلوی              | "    | شرف - میر امام علی فرخ آبادی     |
|      | حرف زائے معجمہ                      | "    | ششدر - مرزا روشن الدولہ          |
| "    | زار - حافظ امام بخش تھانیسری        | ۵۷   | شعلہ - علی رضا خان حیدر آبادی    |
| ۴۸   | زکی - شیخ ہمدی علی مراد آبادی       | "    | تکلیبا - غلام حسین دہلوی         |
|      | حرف سین مہملہ                       | ۵۸   | شمس - میر آغا علی لکنوی          |
| "    | ساک - مرزا قربان علی بیگ حیدر آبادی | "    | شمیم - میر قدرت علی سہسوانی      |

| صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر                  | صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر                              |
|------|---------------------------------------|------|---|
| ۵۸   | شورش - غلام احمد دہلوی ....           | ..   | ضیا - میرضیا الدین دہلوی ....                     |
| ..   | شہرت - مرزا حاجی بہرہ شاہ عالم بادشاہ | ..   | حرف طار و مہملہ                                   |
| ۵۹   | شہیدی - منشی کریم علیخان لکھنوی       | ..   | طالب - مرزا سعید الدین خان بک                     |
| ۵۹   | شہید - حافظ خان محمد خان امپوری       | ۶۰   | طرب - مولوی رحیم بخش تھانیسری                     |
| ۶۰   | شیدا - میر محبوب جان دہلوی ....       | ..   | طرز - احمد حسین دہلوی ....                        |
| ..   | شیفتہ - نواب مصطفیٰ خان بہادر دہلوی   | ..   | حرف ضا و معجمہ                                    |
| ..   | حرف صا و مہملہ                        | ..   | ظفر - ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بانی دہلی |
| ۶۲   | صابر - مرزا قادر بخش شہزادہ دہلی ..   | ۶۸   | ظہیر - سید ظہیر الدین حسین دہلوی                  |
| ۶۳   | صادق - میر جعفر علیخان دہلوی ..       | ..   | حرف عین و مہملہ                                   |
| ..   | صبا - میر وزیر علی لکھنوی ....        | ۶۹   | عارف - میر عارف علی ساکن امر و بہرہ               |
| ..   | صبا - منو اللال لکھنوی ....           | ..   | عارف - نواب زین العابدین خان                      |
| ..   | صبا - منشی محمد صابر حسین ہمسوانی     | ۷۰   | عرشی - میر احمد حسین بہادر گلان امیر الملک        |
| ۶۵   | صفا - مرزا سعید الدین ....            | ..   | والا جاہ - نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر       |
| ..   | صفا - پیرن شاہ دہلوی ....             | ..   | عرشی - منشی عبدالحی کاکور دی ..                   |
| ..   | صفدر - مرزا صفدر بیگ کرنالی ..        | ..   | غریزہ - مولوی عبدالغفر خلیفہ مولانا صبیحی         |
| ..   | صفدری - میر صادق علی ....             | ۷۱   | غریزہ - محمد عبدالغفر خیر آبادی ....              |
| ۶۶   | صغیر - میان جان دہلوی ....            | ..   | عشق - شاہ رکن الدین دہلوی ....                    |
| ..   | حرف ضا و معجمہ                        | ..   | عشق - حکیم میر عزت الدخان ....                    |
| ..   | ضابطہ - مر علی دہلوی ....             | ..   | عشق - شیخ غلام محمد الدین ساکن میرٹھ              |
| ..   | ضاحک - میر غلام حسین دہلوی ..         | ..   | حرف غین و معجمہ                                   |

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                     | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                            |
|------|--|------|---|
| ۴۲   | غالب - مرزا نوشه اسد اللہ خان المحاطب    | ۸۰   | قدرت - شاه قدرت الدہ دہلوی                      |
| ۴۳   | بہنجم الدہ ولد سیر الملک نظام جنگ دہلوی  | ۸۱   | قسمت - نواب شمس الدولہ دہلوی                    |
| ۴۵   | غضنفر - غضنفر علی خان لکهنوی             | ۸۱   | قلق - امجد علی لکهنوی                           |
| ۴۶   | گلگین - میر عبد اللہ شاہ جہان آبادی      | ۸۱   | قلندر - شاہ قلندر                               |
| ۴۷   | حرف الفار                                | ۸۱   | قمر - قمر الدین نائب خانی الدین چیلہ            |
| ۴۸   | فاخر - مرزا حسین کا دہلوی                | ۸۱   | بادشاہ گلشنو                                    |
| ۴۹   | فاخر - منشی محمد فاخر حسین سہسوانی       | ۸۱   | قمر - قمر الدین خان اکبر آبادی                  |
| ۵۰   | فدا - مرزا بلند بخت شہزادہ دہلی          | ۸۱   | قناعت - مرزا غلام نصیر الدین دہلوی              |
| ۵۱   | فدا - فدا حسین خان لکهنوی                | ۸۲   | قیس - مرزا احمد علی بیگ لکهنوی                  |
| ۵۲   | فراق - حکیم ثناء اللہ خان                | ۸۲   | قیصر - مرزا خدا بخش دہلوی                       |
| ۵۳   | فروغ - محمد عمر سلطان دہلوی              | ۸۳   | کاف تازی  |
| ۵۴   | فصیح - مرزا جعفر علی لکهنوی              | ۸۳   | کامل - مرزا ناصر الدین دہلوی                    |
| ۵۵   | فغان - اشرف علی خان غنیم آبادی           | ۸۳   | کرم - شیخ غلام مہناس ساکن کوتاہ                 |
| ۵۶   | فیض - میر فیض علی لکهنوی                 | ۸۳   | کلیم - میر محمد حسین دہلوی                      |
| ۵۷   | فیض - فیض الحسن سہارنپوری                | ۸۳   | کلیم - سید نور الحسن خان ابن امیر الملک الاجادہ |
| ۵۸   | حرف القاف                                | ۸۳   | نواب سید محمد عدیل حسن خان بہادر                |
| ۵۹   | قابل - مرزا علی بخش شاہزادہ دہلی         | ۸۵   | کوثر - مرزا احمدی لکهنوی                        |
| ۶۰   | قاسم - سید قاسم علی خان لکهنوی           | ۸۶   | کیف - شیخ فضل احمد لکهنوی                       |
| ۶۱   | قاسم - حکیم میر قدیر اللہ خان دہلوی      | ۸۶   | حرف کاف پارسی                                   |
| ۶۲   | قاسم - شیخ قیام الدین چاند پور ضلع ملتان | ۸۶   | گو یا - حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان لکهنوی   |

| صفحه | نام شاعر و مختصر شاعر                | صفحه | نام شاعر و مختصر شاعر                 |
|------|--------------------------------------|------|---------------------------------------|
|      | حرف اللام                            | ۹۲   | منظر - مرزا جان جانان ..... ۰۰۰۰      |
| ۸۷   | لطفت - مرزا علی دهلوی ....           | ۹۳   | معروف - نواب آبی بخش خان دهلوی        |
|      | حرف المیم                            | ۹۴   | معین - معین الدین دهلوی               |
| ۸۸   | ماه - مرزا ضحایت علی بیگ لکنوی       | ۹۵   | ممنون - میر نظام الدین لمعتب بختیار   |
| ۸۹   | ماه - مرزا جمیعت شاه دهلوی ..        |      | ادستاد اکبر شاه بادشاه دہلی ..        |
| ۹۰   | ماکل - میر محمدی دهلوی ..... ۰۰۰۰    | ۹۶   | سنت - میر محمد الدین مخاطب بلک الشعرا |
| ۹۱   | ماکل - میر عالم علی خان سموانی       |      | سونی پتی .....                        |
| ۹۲   | مادہو رام ساہوکار فرخ آباد ..        |      | منظر - نور الاسلام لکنوی ....         |
| ۹۳   | مبین - حافظ غلام دستگیر ..           |      | منشی - میر محمد حسین دهلوی ....       |
| ۹۴   | مجرع - میر مهدی حسین دهلوی ..        |      | غیر - سید اسمعیل حسین شکوہ آبادی      |
| ۹۵   | محبت - نواب محبت خان شہباز جنگ       | ۹۷   | مومن - حکیم مومن خان دهلوی ..         |
| ۹۶   | رئیس کثیر .....                      | ۱۰۱  | مونس - سید اعظم حسین .....            |
| ۹۷   | محمود - حافظ محمود علی خان ..        |      | مجموعہ - نقشبند خان خاں خاں خاں خاں   |
| ۹۸   | مخت - مرزا حسین علی دهلوی -          | ۱۰۲  | میر - مرزا حاتم علی لکنوی .....       |
| ۹۹   | مخیر - محمد احسان اللہ دهلوی ..      |      | میر - میر تقی اکبر آبادی .....        |
| ۱۰۰  | مرہون - مرزا علی رضا دهلوی ...       | ۱۰۷  | میکش - ارشاد احمد دهلوی -             |
| ۱۰۱  | سرور - نواب غلام حسین خان بہادر دہلی |      | حرف النون                             |
| ۱۰۲  | مشتاق - لالہ بہاری لال دهلوی ..      | ۱۰۸  | ناسخ - شیخ امام بخش لکنوی ...         |
| ۱۰۳  | مشیر - حافظ قطب الدین دهلوی          | ۱۰۹  | ناظم - نواب یوسف علی خان بہادر        |
| ۱۰۴  | مصحفی - غلام بہانی ساکن امر وہہ      |      | والی راہپور .....                     |

| صفحہ                          | نام شاعر و تخلص شاعر                  | صفحہ | نام شاعر و تخلص شاعر                    |
|-------------------------------|---------------------------------------|------|---|
| ۱۱۵                           | نثار - محمد امان دہلوی .....          | ۱۲۶  | وحشت - مولوی حافظ رشید النبی            |
| ۱۱۶                           | نساخ - ابو محمد عبدالغفور .....       | ۱۲۷  | وزیر - خواجہ محمد وزیر لکھنوی           |
| ۱۱۷                           | نسیم - اصغر علیخان دہلوی ....         | ۱۲۸  | وقار - رائے کشن کمار تعلقہ دار          |
| ۱۱۸                           | نصیر - شاہ نصیر الدین دہلوی           | ۱۲۹  | مرد آباد .....                          |
| ۱۱۹                           | نطق - مقصود احمد کاکوروی ..           | ۱۳۰  | حرف الہام ہمز                           |
| ۱۲۰                           | نظام - نظام شاہ رامپوری ..            | ۱۳۱  | ہدایت - ہدایت اللہ خان دہلوی            |
| ۱۲۱                           | نواب امیر الملک والا جاہ نواب سید     | ۱۳۲  | ہوس - مرزا محمد تقی خان فیض آبادی       |
| ۱۲۲                           | محمد صدیق حسن خان بہادر .....         | ۱۳۳  | حرف الیاء                               |
| ۱۲۳                           | نواب کلب علیخان بہادر والی الہی       | ۱۳۴  | یاس - حافظ حفیظ الدین دہلوی             |
| ۱۲۴                           | حرف الواو                             | ۱۳۵  | یاس - خیر الدین دہلوی ....              |
| ۱۲۵                           | وحشت - میر غلام علیخان مرد آبادی      | ۱۳۶  | یقین - انعام اللہ خان دہلوی             |
| فہرست فروع دوم تذکرہ طور کلیم |                                       |      |   |
| ۱                             | شیخ شاہ محمد بن شیخ معروف فرملی       | ۱۳۷  | ایضاً از منشی انصاف علی سہوانی ..       |
| ۹                             | سید نظام الدین تخلص بدھنایک           | ۱۳۸  | ایضاً از منشی شا کر حسین شا کر ..       |
| ۱۳                            | دیوان سید رحمت اللہ .....             | ۱۳۹  | ایضاً از ابوالفضل علی حسن خان تخلص سلیم |
| ۲۵                            | میر عبد الجلیل بلگرامی .....          | ۱۴۰  | ایضاً از منشی صابر حسین صاحب صبا        |
| ۲۹                            | سید غلام نبی .....                    | ۱۴۱  | ایضاً از منشی سید جمیل احمد سہوانی      |
| ۳۵                            | سید برکت اللہ تخلص بہیمی .....        | ۱۴۲  | ایضاً از مولوی عبد الباقی سہوانی        |
| ۱۴۰                           | خاتمہ الطبع از قنار الشعر خان خیر خان | ۱۴۳  | ایضاً از منشی فدا علی تخلص فارغ         |
| ۱۴۱                           | قطعہ تاریخ از نواب مرزا خان دلش       | ۱۴۴  | ایضاً از محمد ابراہیم تخلص بہ خلیل      |
| ۱۴۲                           | ایضاً از سید جمیل احمد سہوانی ..      | ۱۴۵  | خاتمہ بطرز تقریر از احمد خان صوفی       |
| ۱۴۳                           | ایضاً از سید تندر علی شمیم سہوانی     | ۱۴۶  | ہفتم مطبع مفید عام آگرہ .....           |



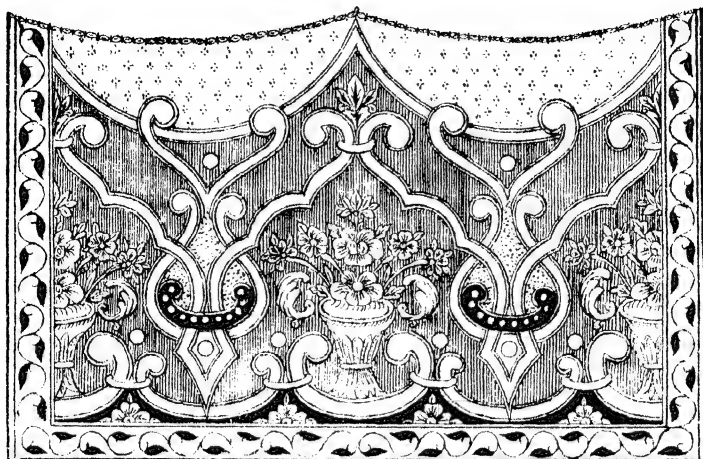
أَنَّ الشَّعْرَ حِكْمَةٌ أَنَّ الْبَيَّازَ لِحْيَةٌ

بِهَيْدَرَاتٍ مُمَجَّدَاتٍ ثَابِتَاتٍ بِهَيْمَانٍ بِلِصَافٍ أَلْبَسَتْ يَابُوتَالَ السَّحْبَةَ تَوَشَّحَتْ قَابِلُ سَلِيمٍ سَيِّدِي



بَاهِتَامٍ تَصْبِغُ تَامٍ أَمِيدٍ أَرْحَمُ زِيْدَانٍ عُلْيَا خَالِ الْخَالِصِينَ صَوْفِي سَلَامَةِ الْمَنَانِ

مَطْبَعُ مَقِيدِ كَرَّةٍ جَلَوَةٍ أَنْطَبَاعٍ يَذِيرُ



بسم الله الرحمن الرحيم

کاسه سبزه سخن آریایان نغمه گفتار کلیم پیچمیز نشایسته آن دید که آغاز این نامه  
 بسپاس موابب جمیل خداوند آسمان و زمین صورت بخش مبنی آفرین دانش پیرایه  
 بینش افزایه بیاراید و بستایش گزین فرخشور گرامی ستور برترین پایه بزرگ برافراشته  
 پسین نور اولین جاودانی سعادت گرد آورد صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم آما این  
 دامن زیر سنگ رانه پایاب آن داده اند و نه نیروی این بخشیده جایگاه عذاب  
 پر بریزد از نشسته لاغری چه خیزد سخن مختصر کنیم و عنان بسوے دیگر برتابیم روشن باد  
 که دل بوس پیکار و میکرد تا پاره از اندیشه های آسمان پیمایه قافیه سخنان رنجیده  
 آرایه بشیر از همه جمیع در کشته و خوشترین سر مایه ذوق فراهم آرد و همانا بقلا و زری  
 بخت و تنومندی همت آن آرزوے دیرینه بال کشائش کشادن گرفت دیوانها  
 بخود کشیدم و تذکره ما بهم رسانیدم خامه در دست گرفت و روش انتخاب گزیدم هنوز  
 این نقش چنانکه شاید بگریزی نه نشسته بود که تحریک احباب و تقاضای اصحاب بفرم  
 آورد که پایان این تذکره که مسما به **طور کلیم** است بر افکار نغمه سرایان بندی

زبان کردہ آید کہ ہر بیت را گنجینہ معانی تو ان گفت و خزینہ مضامین تو ان سنجید  
 ہما نابرد و فروغ آراشتہ گل کردیم **نخستین فروغ** نظر افروز نظر گیان است بخاطر  
 فرومیاے اشعار رختہ آرایان **فروغ دوم** نظارہ سوزن نظر ان ست بد لکشیما  
 افکار نغمہ سرایان ہندی زبان ۛ

## نخستین فروغ

مخفی مباد کہ موجد زبان رختہ **ولی** را گفته اند کہ ولی اللہ نام داشت و بعضے  
 ولی محمد گفته اند در زمان بادشاہ عالمگیر از اولاد شاہ وجیہ الدین گجراتی رح بود  
 و تحقیق آنست کہ قبل دسے نیز از شعر ابودہ اند در دکن امانتازمان و سے دیگرے  
 برتبہ اش نرسیدہ و موجد گفتش را ملت ہمین باشد از زبانیکہ او دارد تازبانیکہ  
 درین زمان رایج است خیلے تفاوت است اما بہر حال حق او ستاریش بر جمیع  
 رختہ سبجان ثابت است و عدول بعید از عدل اما کتبہ نواب محمد مصطفیٰ خان  
 المرحوم الدہلوی المتخلص بشیفتہ آوراد یو اینست قطع نظر از محاورات مضمون مناسبت  
 می یابد فاسمع و کن من الشاکرین ۛ

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| خط کے آنے نے خبردار کیا گھر کو   | لشہ ہوش ہے اس بادہ حیرانی میں    |
| جنون عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط | کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر |

ہر گاہ ز بانش رواجی پذیرفت و ہنجرارے پیدا کی گرفت سخن سبجان تقید و  
 پیش گرفتہ ہچو میر معر موسوی خان فطرت و میرزا عبد القادر بیدل و میرزا عبد الغنی  
 بیگ قبول بہر کیف او اہل عہد محمد شاہ بادشاہ و سنہ سی و سہ و یازدہ صد بود  
 کہ دیوان ولی از دکن در شاہجہان آباد رسید و غارہ اشتہار بر روکشید متعدد

پیوندان بہت برگاشتند و روش ولی را تازگی با دادند از شاہ میر آن عہد بہرست  
 و سجاد و پیام و ناجی و زکی و حاتم  
 ابرو و نانش نجم الدین ست المعروف بشاہ مبارک دہلوی از اولاد محمد غوث  
 گویا رسی رح بود و باخان آرزو نسبت تلمذ و رابطہ قرابت داشت بصفت ایہام  
 مائل بود در عہد محمد شاہ وفات یافت اوراست ۵

|                                   |                                       |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| سرسے لگا کے پاؤں تلک لہ ہوا ہونین | یاں تک تو فرین عشق میں کامل ہوا ہونین |
| گون چاہے گا گہ بسی بہس کو         | جہ سے خانہ خراب کی ہی طرح             |

سجاد و میر سجاد اکبر آبادی خلف میر محمد اعظم از تلامذہ آبروست ہنگام ورود  
 دہلی بزم مشاعرہ می آراست از وست ۵

|                          |                       |
|--------------------------|-----------------------|
| رات اور زلف کا یہ افسانہ | قصہ کوتہ بڑی کہانی ہے |
|--------------------------|-----------------------|

پیام شرف الدین علی خان اکبر آبادی از شاہ میر شعرافاسی بودند ۵  
 دلی کے کچھ اکلاہ لڑکوں نے  
 ایک عاشق نظر نہیں آتا  
 ناجی محمد شاہ دہلوی درشت از جہان رفت و دیوانے یادگار گذاشتہ  
 باصفت ایہام رغبتی داشت ۵

|                                  |                                      |
|----------------------------------|--------------------------------------|
| تری نگاہ کی حسرت سے ای کمان ابرو | ہمارے سینہ میں تودہ ہوا ہی تیر و نکا |
|----------------------------------|--------------------------------------|

زکی جعفر علیخان دہلوی از امرائے شاہ عالم بادشاہ ۵  
 سکے احوال مرناصح مشفق نے زکی  
 ہاتھ سے ہاتھ ملے حیف ہی سینہ کو ٹا  
 حاتم شاہ حاتم نانش شیخ ظہور الدین مرد سپاہی پیشہ نیک اندیشہ بود مرزا  
 رفیع سوگدا از شاگردان اوست در آغاز حال بروش و لی حرف میر و پس ہنجار  
 پسینان گرفت زاید بر صد سال زندگانی کرد ۵

|   |  |
|---|--|
| بہر کی زندگی سے موت بھلی<br>تم تو بیٹھے ہوئے یہ آفت ہو<br>بخود اس دور میں میں سب حاتم | کہ جسے سب کہیں وصال ہوا<br>اوٹھ کھڑے ہو تو کیا قیامت ہو<br>اندون کیا شرب سستی ہے |
|---|--|

مخفی مبادورین گروہ حاتم کلامی فصیح تردد اٹا کہے ازینما محاورات قدیمہ را  
ترک نگفتہ پس مرزا منظر و میر درد و میر تقی میر و میرزا اسودا و جعفر علی حسرت و  
قلندر بخش جرات و مصحفی و نثار و میر حسن و شاہ نصیر زمانا بعد زبان زبان رنجی  
راصفائی و داؤد کہ از تلاحق افکار شانی دیگر یافت آخر الامر از دہویان موسیٰ خا  
و شیخ ابراہیم ذوق و میرزا غالب و از ارباب لکھنؤ شیخ امام بخش ناسخ و خواجہ  
حیدر علی آتش زمین شعر را با آسمان بردند و تصر فہائے شایستہ بجا آوردند و نکا  
این استادان در ضمن تذکرہ رقم خواہد پذیرفت اینجا کشف حقیقت کا منظر  
بود پس پوشیدہ ماند کہ آئین انتخاب ما آنست کہ ہر شعر کہ از دیدہ بدل فرورد  
چون در کمون در سلک بیان کشیم و این فروہیدہ متاع از ہر کجا کہ بہ چنگ در آید  
بہرست تمام بر گیم ہم عام از آنکہ از دکان گرانمایگان باشد یا از کالا سے بے بضاعتا  
چہ مدعا از نیکی بی متاع ست نہ نظر بپایہ خداوندش آماجائے چند بینی کہ آئین نگاہ  
نداشتیم قطع نظر از رطب و یابس کریم آنرا سببہ بودہ باشد مثلاً اشعار سرب سنگمہ  
التخلص بہ دیوانہ در غور انتخاب نبود غرض آن نیست کہ او اکلام و کچپ نبودہ باشد بلکہ  
انچہ مایا فقیم طبع عینقادہ لیکن از انجا کہ استاد جرات و از مشاہیر شعر بود ناچار  
از غث و سین در گزشتیم و انچہ ہمہ سید بر نگاشتیم و علی ہذا القیاس ہر جا کہ از ماز  
اقتادہ شعری بینی وجہ داشتہ باشد گرد آوردن جمیع وجوہ طو لے داشت  
بر تصور نفیتم منتخب حل نفیتم معذرا

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| بہ پیر میکہ گفت کہ بہت راہ نجات | بخواست جام جمی گفت عیب پوشیدان |
|---------------------------------|--------------------------------|

## الف محدودہ

**آتش** خواجہ حیدر علی از گرامی قافیہ سخن لکھنؤست و مصحفی استاد اورینٹل  
زیست و آزادانہ بسر برد ۶۳ ہجری از کشاکش آتش جان و راست دودلیان  
دار و شعرے چند از تذکرہ بابر داشتہ آمد خیلے خوش گفتہ است ۷

|  |   |
|--|---|
| آئیے ہی لوگ بیٹھے ہی اوٹھی کھڑے ہوئے<br>چھوڑنا میرے گریبا نکلنہیں دست جنوں<br>چال بے جھناتوانی مرغ بسل کی رپ<br>کوچہ یار میں سایہ کی طرح رہتا ہوں<br>اسے جان کی برابر مرنے مرنے رہتا ہوں | میں جابی ڈھونڈتا میری محفل میں بگیا<br>کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا<br>ہر قدم پر ہر گمان بیان رہ گیا وان رہ گیا<br>در کے نزدیک کبھی ہوں کبھی یار کے پاس<br>ہماری قبر پر رویا کر گئی آرزو برسوں |
|--|---|

**آزاد** مرزا اعظم شاہ نیرۂ مرزا سلیمان شکوہ دین چند بیت از دست و  
نیکو ست ۷

|  |  |
|--|--|
| تمہارا جذبہ الفت جو لجا ہے تو لجا ہے<br>وہ بن سوز کے ترا بیٹھنا وہ شرمنا<br>یہ تو کہنے کے لیے گاہے مرقد میں تو چین | وگر نہ کام کیا ہم بخود و نکار و زحمت میں<br>وہ دیکھ آئینہ کننا کہ دیکھنا مجھ کو<br>یا وہاں بھی ہو کوئی فتنہ اوٹھانا باقی |
|--|--|

**آزروہ** مطابق آگاہ معارف دستگاہ جامع معقول و منقول حاوی فروع  
و اصول مغر و فصاحت و عنف بلاغت مفتی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصدور  
دہلی علیہ الرحمۃ از شاہ عبدالعزیز و شاہ رفیع الدین رحمہ دہلوی استفادہ  
داشت و از مولوی فضل امام پیر مولوی فضل حق خیر آبادی استفادہ میگرد  
یز دانش بیامزد از اساتذہ پدین بود کہ سے را از علمائے دانش آگاہ و فضلاء

آگہی پوئند ندیدہ باشی کہ سخن را بدین خوبی بر کرسی نشاندہ باشد در ہرزبان  
سادہ پرکار حرف میزند ہم در رخیۃ و یارسی سخن دلکش میگردد و ہم بلہجہ تازی  
نسخہ سامری می طارزد حضرت آزر دہ و میرزا غالب و مومن خان و جناب شفیقہ  
ہم صحبت بودہ اند و با یکدیگر پوئند استوار داشتہ ۷

|  |  |
|--|--|
| یہ کہکے رخسہ ڈالے او کی نقاب بین<br>میں اور ذوق بادہ کشی لگیں مجھے<br>پیرزے پیرزے نہ کرو نامیرا بن دیکھے<br>کاش مقبول ہو دماغے عدو<br>اوس کی سی کہنے لگے اہل حشر<br>آنکھوں سے دیکھ کر تجھے سب مانا پڑا<br>منا ترا یہ غیر سے ہو بہر مصلحت<br>اسے دل نام نفع ہو سودا عشق میں<br>تحقیق ہو تو جانو کہ میں کیا ہوں قدس کیا<br>دل نے ملا دین خاک میں سببے سعدا ریاں<br>باہم ملاپ تھا پتیرے دور حسن میں<br>کامل اس فرقہ زما دے اوٹھانہ کوئی | اچھے بُرے کا حال کہلے کیا حجاب میں<br>یہ کم نگاہیاں تیری بزم شراب میں<br>یہ بھی چھاتی سے لپٹنا ہے کہ منظور میں<br>کیا کروں وہ بھی مستجاب نہیں<br>کہیں پریش داد خواہاں نہیں<br>کہتے تھے جو ہمیشہ چنین ہے چنان نہیں<br>بسکو تو سادگی سے تری ہیگمان نہیں<br>اک جان کا زبان ہی سوایا زیا نہیں<br>لکھا ہوا ہی یوں تو سبھی کچھ کتاب میں<br>جون جون کر کے وہ مٹنے سے ہم بشر ملے<br>یہ رسم اوٹھ گئی کہ بشر سے بشر ملے<br>کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے |
|--|--|

آشفۃ مزار رضا قلی فرزند محمد شفیع اکبر آبادی استفادہ سخن از میر سوزدشت  
واجن مشاعرہ می آراست طب نیکو میدانست ۷

|  |  |
|--|--|
| وہ فراموش کار تھا دل میں<br>تمہارے جی میں تمہارا مان دیکھتے جاؤ<br>ہم بھی جی کہتے ہیں پیار تری قربان گھر | دیم آخر جو چپکی آئی تھی<br>بجائے اشک نکلتے ہیں پارہ ہا جگر<br>اپنے کے ہوتے بھلا غیر کو صدقہ تو نہ کر |
|--|--|

آشفته سینور علی پور سید علی نواز رضوی از سادات بارہ دہلوی مولد ست فن  
طب از نیرنگ والا پایہ غلام حیدر خان دہلوی برگرفت و سخن بر مومن خان  
و حضرت شیفتہ گزرا نید ۵

|  |  |
|--|--|
| پرکش حال نے پر یاد دلائی افنگی<br>ہم و خشیو کا گھر ہے کہ لڑکوں کا کیل ہے<br>عاشق کو لطف سے ہر فن و لطف جو میز<br>ہے جلاد کی سادگی میں بھی شوخی | گور میں ہی پس مردن نہ کچھ کرام آیا<br>دن میں ہزار بار بنا اور بگڑ گیا<br>یہ غیر کی سزا ہے ہماری سزا نہیں<br>میرے خون کو رنگ حنا جانتا ہے |
|--|--|

آشفته گلاب سنگھ از باشندگان دہلی در عشق ز نے گرفتار بود آخر الامر  
سر خود برید و از جہان رفت ۵

|   |   |
|---|---|
| اسی غم نے رو لایا زندگی بھر<br>ہمے یہ غیر و سگ کنا و سکاڑے لک کر کلاب | کہ تھک بولنا نہیں کرنے آیا<br>جھکومت چھپر و کہیں آشفتیان آجائے گا |
|---|---|

آشوب میرا داد علی خان فرزند میر روشن علیخان فروغ تلمیذ میر مہمون از  
سادات بود و آبا و اجداد اور اخطاب خانی سرمایہ مہابات در دہلی نشو و نما یافتہ  
رفقار و ستاد خویش دارد ۵

|  |   |
|--|---|
| گنہ کے بوجہ سے محشر تلک پہنچ نہ سکے<br>پاس آلودگی دامن قاتل نہ گیا | اسی میں پردہ رہا ہم گناہ گار و نکا<br>کس قدر ذوق تپید سچ پشیمان ہوئیں |
|--|---|

آہی میر عبد الرحمن فرزند میر تسکین نظر کردہ حضرت صہبائی است ۵

|   |  |
|---|--|
| ہے غلط دہوم کہ نکلا تہا وہ گھر سے باہر<br>تمہارے حسن میں گرمی نہیں ہے<br>واعظا فلند سے لافا نہ خمار میں رکھ | شہر میں چاک کی کا تو گویاں ہوتا<br>اگر ہو وے تو وابستہ قبا ہو<br>قدروان می کی ہر جس جا کوئی بخوار ہے |
|---|--|



## الف مقصورہ

اثر سید محمد میر کین برادر خواجہ میر درد علیہما الرحمہ بارسمی آگہی آشنا و از معنوی دانش آگاہ افکارش خاطر نشان و اشعارش دلنشین دیوانے و فنوی گزاشت ۴

|  |  |
|--|--|
| دوست ہوتا جو وہ تو کیا ہوتا                | دشمنی پر تو پیار آتا ہے ۴                |
| آپ ہی نہ بل تجھے نہ کچھ دوس دلیں لہ کی     | اسپر کین گے آہ کہ ہم نے ہی آہ کی         |
| ہمین حیرت پر آپ ہی تھک گیا دیوین جو ایسا   | کہ تجھ بن اب تلک کس طرح ہم نے زندگانی کی |
| نہر دیکھیں کچھ تو ہی تحقیق سی کیا کام مجھے | یون تو ناعاق نہیں سے شمع ہیں شام مجھے    |

اثر عبد الزاق پسر عبد الرحمن تمنا از تربیت یافتگان مولوی صہبائی ۵

|                                      |                                       |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| ترا ہر ایک سے ملنا بت و فادشمن       | کرے گا دیکھئے کس کس سے آشنا جھگو      |
| ایک دن فاتحہ پڑھتا تھا کسی قبر پر وہ | حیلہ اک اور بی باقی ہر سومر دیکھیں گے |

احسان حافظ عبد الرحمان خان دہلوی بر عہدہ مختاری سرکار مرزا فرخندہ بخت نامزد بود بصلالہ لفظیہ خیلے گزشت داشت و با اینہم سخن سادہ پر کار می لند در ۱۲ ازین خاکدان رخت بر بست ۵

|   |  |
|---|--|
| میں تو اوس نوجوان پر غش ہوں               | ما سے عالم تری جوانی کا ۴              |
| یہ شام ہجر آئی آفت زدہ کہان سے            | ہو ر و سیاہ ایسے ناخواندہ میہان کا     |
| کہان وہ گریہ وہ نالہ وہ جان لب لبنا       | کسی کا کام ہمیشہ بنا نہیں رہتا         |
| ہماری جان پر گرتی ہی برق غم ظالم          | تجھے تو سہل سا ہے شغل سکرانے کا        |
| پہر اعدم سے کوئی اب تلک اگتا کر           | خدا ہی جانے وہاں ہیں فراختین کیا کیا   |
| کہنے کیا کیوں طفل اشک اپنی گلے کے ہار ہیں | اس زمانہ کے تو کچھ لڑکے ہی ناہموار ہیں |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| بہت دور ہے اپنے نزدیک تو بھی  | تجھے یاد کا سر بہانے بہت بین  |
| کشتن دل کی ہی کام آتی ہے ورنہ | فسون سیکڑوں ہیں فسانے بہت ہیں |

**احسن** مولوی محمد احسن خلیفہ منشی محمد احمد بلگرامی اصل وصفی پوری موطن ولادتش در ۱۲۴۲ء واقع شدہ و نسبش تا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میرسد امروز در بھوپال بسک اعزہ منسلک است و بہ تعلیم کمبین برادر مامور در حسن تعلیم نا آشنا یان پارسی معروف است از تالیفات اوست آرتنگ فرہنگ کا نا فرہنگ آئینہ حسن شجرہ صدیقیہ و صحیفہ شاہجہانی و لغات شاہجہانی و مصطلحات شاہجہانی منشأش در بنگالہ غاز کہ شہرت بر رودار دسغن در ریختہ کتر گفتہ است و در پارسی بیشتر دیوان پارسی صولت عظیم آبادی کہ از ملائذہ اش بود دیدہ ام طبع ہموار داشت

|  |  |
|--|--|
| نکیر نیگے سر شوریدہ کی ہم چارہ گری         | اپنے سر پر نہیں لینے کے ہم احسان اپنا    |
| اثر دیکھو شہیدان محبت کی تواضع کا          | نکلتا ہے میرے سینہ سے تیرا کالماں کو     |
| تن کا یہ نقشہ کہ بل سکتا نہیں چون نقش پایا | دل کی وہ حالت کہ سو سو بار او چلا جائے   |
| گمان ذوق کرم تو نکر خدا کے لئے             | و فایمن کرتا ہوں ظالم تری جفا کے لئے     |
| ہمارا تذکرہ لازم ہے قیس کے مابعد           | خبر ضرور ہے جس طرح مبتدا کے لئے          |
| و ہاں بھی ناز سے تم میرا خون بہا دینا      | کروں میں حشر میں دعویٰ جو فوج نہا کے لئے |
| یہ سر کہ بار گراں ہے بدوش جان احسن         | اگا رکھا ہے کسی تیغ آزمائے کے لئے        |
| دیر تک تھیرے وہ پس کشتن                    | بدگسانی کا مجھ پر احسان ہے               |

**اختر** قاضی محمد صادق خان از قاضی زادگان ہوگلی نواح کلکتہ از غازی پور حیدر پادشاہ لکنؤ خطاب ملک الشعرا یافت پس از غدر ہندوستان جامہ گزافہ از تالیفات اوست صبح صادق و نور الانشا و محمد حیدریہ و نقود و احکم و تذکرہ

## آفتاب عالیاں ددیوان پارسی ورنیختہ ۵

جان دی بھنے ہوئی تب فخر جسے بجات  
عقلا اسلئے کچھ چیز لگا رکھتے ہیں

اسیر نشی مظفر علی خان لکهنوی ارشد تلامذہ مصحفی در سایہ عطوفت فرمانروا امپور  
بسر می برد پیشتر در عمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ مورد مکارم خسروانی بود و بہ تدبیر  
مہر الملک میر مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ مخاطب در فارسی نیز دستگاہے دارد و  
در رنیتہ اورادیوانہاست سخنور نیتہ گوشت و این چند بیت از وہ ۵

نابست اپنا نہوا خون کسی پر دم حشر  
ناز نے غمزہ پہ غمزہ نے ادا پر رکھا  
کو سے قاتل کو جو چلتا ہوں تو سایہ ڈر کر  
پوچھتا ہے لئے جاتے ہو کمان تم مجھ کو

## اشک قطب الدین نام از تلامذہ داغ دہلوی است خیلہ خوش گفتہ ۵

خون رخس نہ کچھ اندیشہ بید ادا  
لکھد یا خط میں او نہیں وقت پہ جو یاد آیا  
چرخ کی چال زمانہ کا طریقہ سیکھو  
ہے یہی شرم تو کب شیوہ پیدا دیا  
دلین مرے رہا دل دشمن کو چوڑ کر  
تیر نگاہ یار ہی ہے آبر و پسند  
کتے ہیں مجھ سے صرف یہ بچو تو مول العز  
دل ہے پسند دل کی نہیں آرزو پسند  
میری قسمت میں خوشی کب تھی بجز رنج و الم  
مین تو کٹھکا تھا وہیں اپنا مقدر دیکھ کر  
خاکساری جو کھانے سے لگا دے مجھ کو  
تو رہوں چین سے خاک در جانان ہو کر  
ادا کتی ہے میں لون ناز کتا ہی کہ میں لکھو  
ابھی سودا نہیں دل کا خریدار و نکلی ہاتھ میں  
ملائی جا بیگی اوسن تکیہ صورت حور و غلام سے  
بڑا موقع تو ہو یہ دیکھئے وہاں ہم بھی ہو گئے  
دل اوسی فتنہ گر کا پیر و ہے  
فتنہ بچتا ہے جسکے دامن سے  
خبر دار اسکو چین آنے ندینا  
قسم لی اوس نے میرے ہنشین سے  
بزم دشمن میں مجھ کو رہنے دو  
چاہئے اک بُرے بھلے کے لئے  
اوسکی محفل کی دیکھنا تہذیب  
بات کا انتظام ہوتا ہے

اے جنم اگر کمی کچھ ہو ہم سے لینا عذاب فرقت کے

**افسوس** میر شہر علی خٹک میر مظفر علی نبش تانا امام جعفر رضی اللہ عنہ منتہی  
میشود مرزا جوان بخت راہدم خیر سگال بود و میر حیدر علی حیران را تلمیذ رشادت پیوند  
در آخرا ایم عمدہ انشا رکالچ کلکتہ بد و باز گشت ۵

دیکھتے ہی اسے حاضر ہوئے مر جانیکو وہی احباب جویان آئے تے سمجھانیکو

**افضل** میر افضل علی فرزند میر قاسم علی قاسم از پدر خویش بہرہ سخن بردا ۵

دل سے شکوہ زبان تک آکر بن گیا شکر آپ کے ڈر سے  
کیا مزا ہو جو وہ دربان سے اپنے کمین کوئی یاں آنے پائے مگر افضل آئے

**اکبر** اکبر خان کمین برادر شیہ فتہ دہلوی از مومن خان باستفاضہ پڑا ختہ نیکو سنجیدہ  
است ۵

ہو انہ شوق سے اوس کو چین گذر اپنا ہمیشہ پیچھے رہا ہم سے نامہ بر اپنا  
ہم تو یوں ہی رہو جو خفا ہو تو خوش رہو آئے تھے طلب سے کہ رخصت کیا چلے

**امیر** منشی امیر احمد کمین فرزند مولوی کریم احمد لکھنوی نبش تاحضرت شیخ مینا  
قدس سرہ میر سدرانوئے ادب پیش منشی مظفر علی اسیرتہ کردہ امروز بہ اوستادی  
فرمان فرمائے راہپور سر فراز است از تالیفات اوست مرآۃ العیب گوہر انتخاب محامد  
خاتم النبیین مضامین دل آشوب مجموعہ واسوختہا و قصاید و بعض ثنویات مثل  
نور تجلی و ابر کرم و مسد سے نعتیہ مسمی بہ ذکر شاہ انبیا و سر مہ بصیرت از گرامی سخن  
سجاست و نامی اوستادان گفتار خود انتخاب کردہ نزد نامہ نگار فرستادہ ذوقما  
کہ بخشید نتوان گفت ۵

اس قدر ہے دراز جس کی رات پڑ پڑنے سے جی نہیں بھرتا

نوجوان لوگ کیا نہیں کرتے  
 وہ آئے کہنچ کے تلوار سبکدشا دیکھا  
 غم اور سکا حشر تو فتنے پختا ہے سیر سینہ میں  
 لاکھوں اوس لپی کے دیوانے تیرا غم عشق نے  
 بہا غم ہو کر جو ٹھوکر سے بولے  
 چلے جو آج بتاتے تری گلی کی راہ  
 عشق کے نام سے معشوق کو ہوتا ہی گریز  
 ڈراؤن جشکر کی فریاد سے تو کہتے ہیں  
 بھکو دیکھا تو غم سے بولے  
 عمر کو سارا زما نا گذران کہتا ہے  
 روتے ہیں ترے مریض پہرون  
 روز آنے کو جب کسا بولے  
 کرتے تو ہو امیر سوال اوس سے حشر میں  
 اے شبِ فرقت عجب اندھیر کی یہ بات ہے  
 بسملوں سے بھی نازا ڈھوائے  
 ہر قصد کہ دل کعبہ نشینوں کے چرائے  
 تم کو آتا ہے پیار پر غصہ  
 مینے کہا کہ پھیر دو دل کیا کر کے تم  
 کہنے نا آشنا تو کہتے ہیں  
 غیر و نکمے حال پر تو بہت لطف ہی ہے  
 باقی نہ کوئی دل میں آئی ہو ہے

دل لگایا تو کیا گناہ کیا  
 امیر آج بہت ہم نے تھکوا دیکھا  
 کہاں ہے وہ جو دل نام اک یہاں بیمار تہا تھا  
 ایک مشت استخوان کا نام مجھوں رکھ دیا  
 مصیبت کا مارا یہ دل تھا کیا  
 میں آج خضر سے ہی سخت بدگمان ہوا  
 جی میں ہے آج سے عاشق ہوں شبِ فرقت  
 ہمارے آگے تمہاری وہاں ہو گا کون  
 آپ ہی مجھ کو پیار کرتے ہیں  
 دن جُدائی کا مگر عمر میں محسوب نہیں  
 چھاتی سے لگا کے درد دل کو  
 اک تمہیں مجھ کو پیار کرتے ہو  
 اور اوسکو گرجو اب نہ آیا تو پہر کہو  
 ساری دنیا میں تو دن اک سیر گھر میں رہا  
 ہاے انداز میرے قاتل کے  
 ناکا ہے بڑے گھر کو ترے دزد خانے  
 مجھ کو غصہ یہ پیار آتا ہے  
 بولے ہم اپنے تیر کا پیکان بنائینگے  
 یہی باتیں ہیں آشنائی کی  
 ہم پر ہی لطف حال ہمارا ہی غیر ہے  
 چوڑا برس کے سن میں وہ لاکھوں برس ہے

مسجد میں بلاتا ہے ہمیں زاہد نا فہم  
 ماتہ ڈالا اپنے دامن پر تو بولے ناز سے  
 دم جو کلا غم فرقت میں تو ہم یہ سمجھ  
 مرے ہی سامنے دامن اوٹھا کر ناز سے چلنا  
 نہو گا بند جب تک نقد جان باقی ہو غالب ہیں  
 جگر کو دون کہ دلوں میں تباہی ہو ایک خاطر  
 نظر آیا وہ چہرہ ہوتے ہوئے کبھی حشر  
 خلعت ہیں کے آئینگی تھی گہر میں آرزو  
 پہلو میں میرے دل کو نہ ایدر در کلاش  
 بت بنکے وقت نزع نہ بالین یہ ہمیکہ بیٹھ  
 اہل محشر یہ ہے احسان سر دیوانے کا  
 بہار آئی ہر اسے دست جنون یا عید آئی ہر  
 چھانی ہر ہاتھ بھاڑ کے اوس میں شراب ناب  
 کسی گنہ پہ کوئی قتل ہو میں کتابوں  
 شب وصال بہت کم ہی آسمان سے کہو  
 جب کہا میں شب غم کوئی غنچہ از تہا  
 قریب ہی یار روز محشر چھپے گا کشتو کا خون  
 وہ مزادیا تر ہے کہ یہ آرزو یار ب  
 جب میں کتابوں کہو گے کیا خدا کے سامنے  
 مرے آنسوؤں نے مجھے بخشوایا  
 گل ہوا غنچہ تو آواز یہ اوس آئی

ہو تاکچہ اگر ہوش تو میخانے نجاتے  
 پیرا دامن چوڑے اپنا گریبان پہاڑ  
 دل جو روٹھا تو مذاں کے لئے جان گئی  
 مجھی سے پھر کد اوٹھا مرے جاگ گریبان کا  
 سخی کے کہہ کا دروازہ ہر جا کا پیر گریبان کا  
 کہ دوپاسو میں یہ ایک قطرہ آب پنا کا  
 اوٹھا ہی اوس نے جملن بکیرا پردہ گریبان کا  
 یہ حوصلہ ہی گور و کفن سے نکل گیا  
 مدت ہوئی غریب وطن سے نکل گیا  
 ہوتا ہے آج خاتمہ گفت و شنید کا  
 سر کو ٹکرا کے دریاغ ارم توڑ دیا  
 گریبان سے گلے ملے چلا ہر جاگ واما کا  
 کیا صرف کار خیر مرا پیر ہن ہوا  
 کہ اس سے مجرم ہوا ہوگا آشنائی کا  
 کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا  
 درد نے اوٹھ کے کہا کیا یہ گنہگار تھا  
 جو چپ رہی زبان خیر نہ تو پکار گیا آستین کا  
 مرے دونوں پھلو و نین دل سیرا ہوتا  
 کہتے ہیں نکو تبادین روز محشر کا جواب  
 بڑے کام آئے یہ لڑکے بچل کر  
 جمع پیر دل نہیں ہوتا ہی پریشان ہو کر

بولا وہ بت سر ہانے مرے آکے وقت نزع  
 کا شاہو ابھون سو کہہ کے لیکن نہال ہون  
 تو نے تو اے سیاہی شہلے تاراج  
 کہتی ہے ہر بلک تری زلف دراز سے  
 اسے برق تو ذرا کہی تڑپی ٹھم گئی  
 ٹھکرا کے میرے سر کو وہ کہتے ہیں ناز سے  
 خنجر کو چوس چوس کے کہتے ہیں میرے زخم  
 وہ اُور وعدہ وصل کا قاصد نہیں نہیں  
 نہان رہتا ہی آئینہ سے وہ بیگانہ غور ہون  
 مزلے لیکے رگڑا ہی گلا شمشیر قاتل سے  
 نلکاے یاس یون برباد میرے خانہ دل کو  
 صورت غنچہ کہان تاب حکم مجھ کو  
 میں تو کیا عکس سے آئینہ روکتا ہے  
 زائد امید رحمت حق اور جھوٹے  
 کانٹوں سے کہو سنبھال لینا  
 رصال پر ہے جو وصل امتحان کر دیکھو  
 مری طن سے کہے کوئی حضرت غم سر  
 شتاق شہادت کو وہ دو ہاتھ لگا کر  
 دل تلکے وصال کا سودا ٹھم گیا  
 آرائش او سکھانے کے کہہ کر طرے گا

فریاد کو چلے ہو ہماری خدا کے پاس  
 کشکو نگا اور اپنے عہد کی نگاہ میں  
 دہشتا لگا دیا مرے سخت سیاہ میں  
 بچھوٹے سے قد پہ میرے سنا بنا بلا ہون  
 یان عمر کٹ گئی ہے اسی اضطراب میں  
 لو ایسے مفت سجدے مری آستانے میں  
 ظالم مرے بہرے ہوئے تمہیں کہا کے میں  
 سیج سج بتا یہ لفظ اونہیں کی نہا کے میں  
 حیا دیکھو نہیں آتا ہے اپنے روبرو برسوں  
 بزرگ زخم ہم نہیں منسکے روئے میں ابورسوں  
 اسی گھر میں جلایا ہے چراغ آرزو برسوں  
 ٹنڈہ کے سو گھر سے ہون آئے جو تبسم مجھ کو  
 پیار کی آنکھ سے دیکھا نہ کرو تم مجھ کو  
 پہلے شہر اب پیسے گنہگار بھی تو ہو  
 آتا ہے عیش اک برہمنہ پا کو  
 امیر یون ہی سہی چند روز مر دیکھو  
 بہت رہے مرے دلین اب اور گھر دیکھو  
 کہتے ہیں لگاؤ بہت آتی نہیں مجھ کو  
 الفت کی آنکھ بیچ میں دلال ہو گئی  
 ہنسنا گلے میں باؤ نہ نہ خلیا ہو گئی

کرنا انکار مرے خون سے اے تیرنگن  
 سب کو پاس بنو نکا ہوتا ہی یہ عفو کا حکم  
 اللہ سے قدر میرے گنا ہون کی روزِ حشر  
 سو جانیں ہوں تو تیغ یہ تیری نذا کروں  
 بجوئے بیٹھ کے سجد میں نکرے واعظ  
 غیر کے ساتھ وفا کر کے وہ مجھ ہی بولے  
 حشر میں عذر گنہ کیا ہی بتا تو رکھو  
 لگی دل کی بھجائے سب کسی میں کوئی ایسا  
 چھوڑے کہیں نہ لگیسے پر غم نے اوسے بچ  
 نہ توڑ وائینہ جانے ہی دو کہ ایک ہی  
 شوخی حسن لاکھ لاکھ کو کیا طاق مگر  
 یقین ہو اجو گرا دانت کوئی پیری میں  
 ہاتھ تک مفتی وقاضی کو لگانے ندیا  
 منہ پانا آرسی میں دیکھو  
 ایک قطرہ ہی نہ پینا مگر اے جا بجا  
 مکالے جاتے ہیں ہر روز اوسے پاس خط سے  
 جفا دیکھو جنازہ پر گم آئے تو فرمایا  
 شب و صلت قریب آنے پائے کوئی غلو  
 آئیکہ کہتی ہے یہ دل سے کہ گری برباد  
 کہتا ہے وہ صنم کہ رہیں ہم تمہارے گھر

دیکھ کچھ کہتی ہے سُرخ ترے سو فار و کی  
 بیگنا ہونے سے صف آگے ہو گنگاروں کی  
 تعظیم کو گھڑی ہوئی میزانِ حساب کی  
 کیا جلد کٹائی ہے گھڑی اضطراب کی  
 ایسی شے ہے کہ قیامت پہ اوٹھا رکھی ہے  
 یہ وہی بات ہے جو تھن بتا رکھی ہے  
 کہ مبادا تمہیں بھولے تو مجھے یاد ہے  
 مگر اگر گریہ حسرت کہ بیتا بانہ آتا ہے  
 کچھ رہ گئی تو میرے مقدر میں رنگے  
 تمہارے دیکھنے والوں میں یارِ باقی ہے  
 پھر اڑکپن ہے ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے  
 کہ آج کھل گئی کھڑکی قضا کے آنے کی  
 دخترِ رز تو بڑی صاحبِ عصمت نکلی  
 سنبھلی کی نہ چوٹ روبرو کی  
 اوسے انداز سے کہ لے کہ نہیں توڑیسی  
 ترے عاشق نہ ٹھیرے ہم عدو کا مدعا ٹھیرے  
 کہو تم ہو فاطمہ کے کہ اب ہم ہو فاطمہ کے  
 ادب ہم سے جدا ٹھیرے حیات سے جدا ٹھیرے  
 خواہش و صل تجھے حسرت دیدار مجھے  
 لیکن یہ شرط ہے کہ خدا درمیان ہے

**انشاء** انشا اللہ خان خلف ماسار اللہ خان مصدر تخلص از مشاہیر قافیہ بختان



ظرافت شعار در مرشد آباد از خلوت کدہ عدم برآمدہ و در پایان روزگار بزمہ شینا  
وزیر الممالک نواب سعادت علی خان در آمدہ از بیشتر فنون بہرہ مند و در بزمہ سنجی  
صاحب دستگاہ بلند پرگو بود اما منتخب گفتارش و چسب آمدہ

|  |   |
|--|---|
| کلیک تر سمجھ کے لگا بیٹھی ایک چوبنچ<br>نہ چھیرے نگہت باد بہاری راہ لگا پنی<br>چھیرے کا تو مزہ جب ہے کواور سنو<br>گالی سہی ادا سہی چین چین سہی<br>چند مدت کو فراق صنم و دیر تو ہے<br>گر نازنین کے کہنے سے مانا بڑا ہو کچھ<br>گالیاں سیکڑون دین پاؤں جو بڑا ہنر<br>دو بوسونین راضی ہوا میں تو وہ بکو | بلبل ہمارے زخم جگر کے کھڑنڈ پر<br>تجھے آنکھیلیاں سو جہی بین ہم بڑا پیٹنے<br>بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو<br>یہ سب سہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی<br>چلو پھر کعبہ ہی ہو آئین بہلا سیر تو ہے<br>میری طن کو دیکھئے میں نازنین سہی<br>مختلین خوب سی کین خوب سے انعام لئے<br>تیری تو کسی طرح سے نیت نہیں بھرتی |
|--|---|

انور سید شجاع الدین نام عرف امر اور مرزا دہلوی خلیفہ سید جلال الدین خوشنویس  
اوستاد بہادر شاہ از تلامذہ ذوق است گویند امر و در جیپور پاسے افشردہ  
این مایہ از گفتارش بدست آمد بس نیکو میسر اید

|  |  |
|--|--|
| وہ آنکھیں نہیں ہاسے کیا ہو گیا<br>نہیں سمجھا نہ آپ آئے کہیں سے | وہ کافر تو اب کچھ نہیا ہو گیا<br>پسینا پونچھے اپنی جبین سے |
|--|--|

ایچا و مرزا رحیم الدین پسر مرزا حسین بخش از شاگردان مولوی صہبائی  
است

|                           |                             |
|---------------------------|-----------------------------|
| لگے ہم سے نظر اپنی چورانی | وہ سمجھے جس گھڑی لطف نظر کو |
|---------------------------|-----------------------------|

بایں الموحده

محکم شیخ امداد علی خلیفہ شیخ امام بخش لکھنوی از تلامذہ ناسخ است در ایستادہ  
در گذشت ۷

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| کہ انہی خاک نہ ڈالو یہ بین نہائے ہوئے | کہا کسی نے نہ اتنا ہمارے دفن کیوقت  |
| ہزارہ مانئے دو دن کا پیار دیکھ چکے    | جوابات کل تھی ملاقات میں وہ آج نہیں |

برق فتح الدولہ غشی الملک مرزا محمد رضا خان فرزند مرزا کاظم علی از ناسخ  
فیض پذیر بود باواجد علی شاہ بادشاہ سابق او وہ بہ کلکتہ شد و از اسباب ۱۵۸۶  
برگرایے نیستی گاہ گشت ۷

|                                     |   |
|-------------------------------------|---|
| دیکھ لینا مجھے تم موسم گل آنے دو    | قیس کل نام نہ لو ذکر جنون جانے دو       |
| تم جو غیر و ن سے ملے مکونہ غیرت آئی | ہم تو اپنوں سے ہی بریگانہ ہوئے الفت میں |

برکت برکت علی خان خیر آبادی مختار فرمان فرما سے پٹیا لہ نیک برمی گذارد ۷

|  |   |
|--|---|
| ایک دم کے بھی لئے باسج بٹھلائے کوئی    | نعم اوٹھانا یہ مرے دکاٹھکانے لگجائے     |
| پالے خدا نہ ڈالے کسی بدگمان کے         | جھک مور کاڑ کا سا جو پایا تو یوں کہا    |
| ذرا دم کو کوئی آیا ہوا جاتا ہے پہلو سے | نصویر میں ترگر کوئی چھیر ہو تو کہتا ہوں |

بسمل عبدالحکیم برادر زادہ مولوی صہبائی پارسى آشنا بود و از فن طب  
و حکمت بہرہ مند ۷

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| تو ہر بدن کے لئے آج دل کمان ہوتا      | اگر نہ تیغ نگہ سے اسے بجاتا میں       |
| پیر و مرشد خیر تو ہے آپ کو یہ کیا ہوا | حضرت بسمل کی حالت دیکھ کر بولا قہقہیں |

بقا بقار اللہ اکبر آبادی پور حافظ لطف اللہ خوشنویس میر و مرزا را در یافتہ  
مر و ظرافت پیشہ درست اندیشہ بود بہا پارسى از مرزا امین مستفیض و در ریختہ از  
شاہ حاتم و میر درد مستفید ۷

|                                      |                                  |
|--------------------------------------|----------------------------------|
| راہ بس ناپنے آئے تھے یہ آنکھیاں تھیں | سڑھری مل کے مرے پاس جانا کیا تھا |
|--------------------------------------|----------------------------------|

دیکھ آئینہ جو کہتا ہے کہ اللہ کے مین  
 اوسکا مین چاہئے والا ہون بقاء و برکت  
 بلکہ صفدر علی بیگ خط استعفیٰ و شکستہ نیکو می نگاشت از مرزا اصبا بر بہرہ اللہ  
 بود

ایک بوسہ پر یہ لڑائی حیف  
 دس نین سو نین ہزار نین  
**بیان** خواجہ احسن اللہ از خاک پاک دہلی است مولانا فخر الدین رام پور  
 عقیدت شمار و مرزا مظہر رح را تمیز رشادت پیوند بود و رحمتہ اللہ علیہما و رحمتہ  
 فرود شد حرف خوش میزد

ست آئیو اسے وعدہ فرماؤں قبا ہی  
 جسطح کنار و زگر جا بیگی شب بھی  
 بیان کون ہے اب تلک پوچھتے ہو  
 تغافل کے قربان تجاہل کے صدقے  
**بیتاب** عباس علی خان برادر زادہ نواب محمد سعید خان بہادر مرہوم فرمان  
 فرماے رامپور شیوہ سخن از حکیم موسیٰ خان آموختہ سخن دلکش میگزارد

پیدا ہوا رقیب کا غم دلمین اندون  
 بیتاب غم ہی کہانے مین اب کچھ نہ نین  
 سحر نہ دیکھنی بکون نصیب ہو یارب  
 شب وصال بھی اپنی ہی دعا ہو گی  
**بیدار** میر محمدی دہلوی بامرضی قلی خان نسبت تلمذ درست داشتہ و بالان  
 فخر الدین رحم پیوند ارادت محکم در اکبر آباد عنصری پیوند گیت

کرون ہوں شاد دل اپنا ترے تصور سے  
 اگر یہ شغل نہ تو تو کیا کیا کرتا  
 فراق سے باز نہ خواہ مت باز نہ  
 اب تیرے شکار ہو گئے ہم  
 آج لگتی ہے کچھ بغل خالی  
 کون سینہ سے لے گیا دل کو  
 خوابین ایک بھی شب یار نہ آیا بیدار  
 اس تمنا مین کئی دن ہوئے سوئے سوئے

پیمار شیخ علی بخش از خاک پاک قصبہ آنولہ متعلقہ کشنری بریلی از اول عمر  
 سودا سے سخیگوئی در سر میداشت در شباب شوق بہ لکھنؤ گذر کرد و در تلامذہ

مصطفیٰ انتظام یافت بہ کمال شہرت سخن اونواب محمد سعید خان سروری آرا  
ریاست رامپور بواسطہ حکیم سعادت علی خان بہادر جنرل فوج طلب داشتند  
باصرار رئیس محترم الیہ شاگردی آخون زادہ احمد خان غفلت تخلص رامپوری  
اختیار نمود صاحب زبان مغزدار است و استاد قیامت کار چندین دیوان  
غزلیات و قصاید فراہم آورد و پریشان ساخت ۵

|  |   |
|--|---|
| کون پرسان ہے حال بسمل کا<br>سأس آہستہ لیجیو بیمار<br>ہر روز وہ پہر جاتے ہیں در تک ستر اگر<br>بیمار کو غفلت ہے بہت خیر نہیں آج<br>کیا سفر کا ارادہ جو بزم جانان سے<br>نہ ہنہ دیگی دشت تنگدہ میں | خلق منہم دیکھتے ہی متاع کا<br>ٹوٹ جائے نہ آبلہ دل کا<br>کچھ جذب محبت کو لگی ہے نظر ایسی<br>ہر چند کہ تھی حالت غش کل ہی پالیسی<br>کوئی گلے نہ ملا موت کے سوا بھم سہی<br>اوٹھو بیسار جو مرضی خدا کی |
|--|---|

## تاء فوقانی

تائبان میر عبدالحی جہان آبادی نژاد از دودہ حضرت علی موسیٰ رضا  
رضی اللہ عنہ بدیع الجمال لطیف الاعتدال بود و در عنفوان شباب در گذشت ۵

|  |  |
|--|--|
| تو دیکھ مجھ کو نزع میں مت کر وہ کہ سیر بعد<br>کس سطح کی زمین گزرتی ہیں خستہ<br>کس سے فریاد کرو نہیں کہ وہ ہر جانی سہ | مجھ سے بہت ہیں ایک نہوگا تو کیا ہو<br>ہے وصل سے زیادہ مزا انتظار کا<br>آہ اس بات میں میری ہی تو رسوائی |
|--|--|

پیش مرزا جان نامش اسمعیل دہلوی مولد فرزند مرزا یوسف بیگ از اولاد  
سید بلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ در لکھنؤ بر نافت مرزا جہاندار شاہ بسر بردہ پیر

در بنگالہ بحر کہ نواب شمس الدولہ در آمد سینکرت نیکو میدانت درین فن از تلامذہ  
میر درد بود در حمتہ اللہ علیہ بیشتر مقطعات میگفت ۷

ہمین تو اشک کے قطرہ کا بھی ہر تہا مناسک  
بہلے وہ لوگ ہیں جیکے تین دل تھام آتا ہر

تجلی میر محمد حسن دہلوی المعروف بہ حاجی پور میر محمد حسین کلیم خواہر زادہ میر تقی  
میر خرافت منش جو آنے بود ۷

آنکھیں خدانے دیکھنے کو دی ہیں میر جگر  
وہ اب تو ہمیں بھول گئے ہیں یہ تجلی  
دیکھا تری طرف جو کسی نے تو کیا ہوا  
جب ہم نہیں ہونے کے بہت یاد کرینگے

سلیم منشی محمد انور حسین سہسوانی تلمیذ شیخ علی بخش نیارد در ہر دوزبان  
پارسی در ریختہ پنچنگہ گوست و در صنایع و بدایع اور انامہاست و در تاریخگوئی بدو  
دارد دو دیوان دارد یکے در پارسی دیگرے در ریختہ مثنوی و قصائد مزید علیہ  
اکنون سترگ نامہ در تحقیق الفاظ ترتیب دادہ است ۷

کاٹ سر میر امرا بلکا بدن ہو جائیگا  
مسال یہ اوں کی انجن میں ہے  
کام میر انامہ تیر اتیغزن ہو جائے گا  
ہر سخن معروض سخن میں ہے  
باغبان لوٹ ہے حالت بُری صیاہ کی

سلیم شیخ امیر اللہ فرزند مولوی عبدالصمد فیض آبادی سخن طرازی از  
نسیم دہلوی آموختہ دیوانے دارد مثنوی نالہ تسلیم و مثنوی دل و جان اور است  
گویند امر و زور را سپور از متوسلان ریاست است ۷

نہیں معلوم گبرے آج کس سے  
ہائے کب تک نہ میں کھڑو نگار دست جنون  
مزا ہے دشمنی میں دوستی کا  
اب تو دامن بھی نہیں ہر کہ بھل جاؤنگا  
ہاتھ اوٹھانا پڑا دعا کے لئے

تسکین میر حسین دہلوی از اولاد سید حمیدر بود کہ فرخ سیر از ہم

## گزاریند در ۱۲۹۹ وفات یافت ۵

|  |  |
|--|--|
| چپ لگی بمحکو تو چر چاہی پھر وہاں ہوگا<br>ہر صبح وہ ڈھونڈے ہو کوئی تازہ خریدار<br>تک وہی تو غیر و نسے وہ اخلاص نہیں ہے<br>خوبصورت نہ کوئی تو نہ بدنامی<br>کستے تین بخش ظاہرین مزہ آتا ہے<br>تمہیں بھی کہو لہنی زلفین پڑیگی<br>یہ تو سچ ہے کہ جو تم چاہو گے کہ گزرو گے<br>دہم آتا رہی مٹا کر خط پیشانی مائے<br>اب یہ حالت ہے کہ اونسابیدرد | راز اپنا نہ خموشی سے ہی پنهان ہوگا<br>صورت مری ہر روز بدل جائے تو چاہا<br>جو ربط کہ اس دست و گریبان میں دیکھا<br>سچ تو یہ ہے کہ ہر ہوتا ہی چاہا ہونا<br>یوں ہی تم مجھ سے خفا ہو کے ذرا الجھا<br>دلِ گم گشتہ گرا پسنا نہ پایا<br>پر یہ ممکن نہیں ہمیر کہی بیداد نہو<br>اسمین لکھا نہو اس در کی جہیں سا کی کو<br>میرے بچنے کی دعا مانگے ہے |
|--|--|

**صویر بٹن نام دہلوی سواد روشن نکر وہ بود آما طبع خوشی داشت نجیب**  
زادہ بود اما از آشوب زمانہ پیشہ نیچہ بندان گرفتہ ۵

|   |   |
|---|---|
| کہنہ بین آیا تو شکو آپ لکھرا پنہ ظلم<br>رہا ہونے پہی ہم تو ہر نفس ہی کے گرد<br>کچھ مزا شور ہم نے تمہارے سے دیا<br>یہ بھی کوئی ہنسی ہے کہ نصحت کا لکھنا<br>آج کی شب نہ خفا ہو ترے قربان سے | بیمہ زہر کہنے کو میرے وہ پشیمان سی رہا<br>کہاں وہ جا تین کہ جو بال و پر نہیں کہتے<br>یوں تو زخمونہ بہت ہم نے نکلداں اولٹے<br>سو بار بیٹھے بیٹھے مجھے تم رو لاسچکے<br>کل تو کیو سے ہی لگی بد لاش بہر ان سے |
|---|---|

**عشق سید محمد دہلوی از تلامذہ میر عزت اللہ عشق یا میر قدرت اللہ خان**  
تاسم پدر میر عزت اللہ عشق واللہ اعلم ونیزو سے قرابتہ با ایشان داشت تعلیم  
دانش جویان مدرسہ انگریزی شاہجہان نامزد بود ۵

|                               |                                   |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| سلسلے دیکھو آتا ہے عشق وہ کون | بارے کہ بتو ہوا خوش دل محزون تیرا |
|-------------------------------|-----------------------------------|

دوسرے شام تو کیا ہے ولے | کچھ وہ آنظر نہیں آتا

**تمنا** کیے از اقامت پذیرندگان گلکته ۵

جو اس طرف سے گذر ہوا ہے تو قبر عاشق ہی آکے دیکھو  
نگاہ حسرت سے گرنے دیکھو بلا سے تیوری چڑھاکے دیکھو  
گھلے ہیں سب زخم خون چکدہ بزرگ گھلے نورسیدہ

تمام اعضا بین گو بریدہ مگر نہ عادت گئی ہنسی کی بہ

**تمنا** اسحاق خان دہلوی خیلے عاشق مزاج بود اوقات خود وقف صحبت  
نازنینان داشت یکے طبعش از اعتدال برگردید طیبیان منعمش از وقایع کردند  
در آن حال شعرے گفت و ہو ہذا ۵

اپنی تو یہ صورت ہو کہ جون بلب تصور پر | پرواز کی طاقت نہیں اور پاس چمن ہے

**تمنا** محمد علی از دہلی ست از مصحفی تہذیب گفتار پرداخت ۵

میں جو روٹھا تو مناکر مجھے وہ یوں لولا | کہنے کیا کرتے جو ٹکونہ منا تا کوئی

**توقیر** عبد القادر پنجابی دردہلی اقامت گزیدہ بود ۵

زخمی تری نگاہ کے آخر کو مر گئے | کہہ کہہ کے ہاسے ہاسے جگر لڑے ہائے دل  
ہم تو خاطر سے تری غیر کو جی تو عظیم دین | رشک پر کہتا ہے بیٹھو اپنی یہ عادت نہیں  
بتو نکو چاہنا اور حضرت توقیر یہ صورت | بظاہر تو نظر آتے ہو تم مرد مسلمان سے

**شام و مثلث**

**شاقب** نواب شہاب الدین خان خلف الرشید نواب ضیاء الدین خان کاسہ لیس

مرزا غالب است ہنگام شورش بہند جامہ گزاشت خیلے نغمہ گفتار بود ۵

|  |   |
|--|---|
| <p>اوس عصر میں کہتے تھے سپیار سے طوفان<br/>         گہریاں بیاں میں بنایا نہیں مہنے لیکن<br/>         جو کام میں غیر کے ہوئیں صرف<br/>         تمنا نہیں بھگو پیر وانگی کی<br/>         نہ لپٹیں نہ ہوں قتل انصاف یہ ہے<br/>         دلکا سودا ہے خفا ہونیک کی کچھ تانیں<br/>         دانے پانی کی خبر لینے کی توفیق نہیں<br/>         رنجش سے گر کہا ہو تو ایمان نہ نصیب<br/>         رکھتے ہیں لوگ خلوت دشمن کا اہام</p> | <p>سچین کا ہے یہ نام مرے دیدہ ترکا<br/>         جسکو گہر سمجھے ہوئے تھے وہ بیابان کھلا<br/>         افسوس وہ دلربا ادا ہیں<br/>         وہ اب غیر کی شمع محفل ہوئے ہیں<br/>         کہ ہم خود بد آموز قاتل ہوئیں<br/>         گفتگو رہتی ہے بائیں کو خرید کر کے<br/>         کھیلنا جانتے ہیں مرغ گرفتار کے ساتھ<br/>         کافر بتوں کو کہتے ہیں عشاق پیار سے<br/>         بے پردگی میں پردہ ہی پردہ اٹھائیے</p> |
|--|---|

## جستاری

**جرات** شیخ قلندر بخش خلف حافظ امان دہلوی سخن از جعفر علی حسرت آنخت  
 اما از و برات در گزشت و باو ستادی نام بر آورد در ستار نوازی مہارت  
 شایستہ و در ستارہ شناسی دستگاہ بایستہ داشت جرات و انشا و مصحفی  
 در یک زمانہ بودہ اند و با یکدیگر مطارحہ کردند در عمر نوزدہ سالگی بصارتش زوال  
 گرفتہ در شمس قالب تہی کرد و ہنجارش عاشقانہ است و از جملہ معاصران در شیوہ  
 خویش ممتاز ہے

|  |   |
|--|---|
| <p>جنون کا نامہ پنچتا ہے اوس سحر ترک<br/>         دور سے کل مہنے اوسکے آستان کو دیکھ کر<br/>         غم سے گھٹنا یہ مر اسبہن بڑھاتا ہوا ہے</p> | <p>اونہن کا کاشکے جرات ہی نامہ پر ہوتا<br/>         رو دیا کن حسرتوں سے آسمان کو دیکھ کر<br/>         جو مجھے دیکھے ہی سود کینے جاتا ہوا ہے</p> |
|--|---|



|   |   |
|---|---|
| <p>وہ نہ آئے تو یہ ہو جائے غلط<br/>قاتل نہ مجھ سے موڑیو نہ قتل تو<br/>یہ تو کیونکر میں کہوں کچھ نہیں بھانا مجھ کو<br/>سینو شوخی کہ یہ کتا ہی وہ قاصد مرے<br/>حیلان ہو نہیں وہ کو بجے جو عین صل یز<br/>سیری سیتیابی سے محفلین یہ ہر کا ہی اور<br/>بزنک مہر ہی گردش ہر ہنگو سارے دن<br/>کچھ لگاؤٹ کا سبب اور نہیں پر جرات<br/>روداد اوس سے کیے تو نہ پھر میرا</p> | <p>کہ بن آئی نہیں مرا کوئی پ<br/>ملک شرم کچھو مرے گردن بھکائے کی<br/>کچھ تو بھایا ہے کہ جو کچھ نہیں بھانا ہی مجھ<br/>نامہ لے پر ابھی وہاں جا نہیں تاخیر لگا<br/>کہتے ہو تم کہ چل بے اوسیکو تو پیار کر<br/>اوٹھ کے ہونے نہ لگے یہ سہم ترہان کہیں<br/>جو تم پھر آؤ تو پیارے پھر میں ہمارے دن<br/>یہ وہ چاہے ہے کہ اسکو بھی لگائے کہے<br/>کیا چیکے سے کہے ہے وہ شامت نصیب کی</p> |
| <p>دم آخر نہ پوچھو وضع اوس بدظن کے آنے کی</p>   |   |
| <p>یاد اوس سیرے ہم نے بنت کئی بوسے</p>  | <p>کہ اگر نقش پر کہنے لگا غولی بھانے کی</p>   |
| <p>یاد اوس سیرے ہم نے بنت کئی بوسے</p>  | <p>ہمارے ہی تو کیا ہمارے دیدار نکالی</p>  |
| <p><b>جلال</b> حکیم سید ضامن علی فرزند حکیم اصغر علی لکنوی ارشد تلامذہ -<br/>فتح الدولہ برقی قصیدہ در مدح پیر عالی گہرم فرستادہ بنظر نامہ گرد آور ہم سید<br/>خیلے خوش گفتہ است ۵</p>  |   |
| <p>آج کچھ لپٹے ہی جاتے ہیں وہ آئینہ سے<br/>آج تو وہ ہی نہایت مجھ کو مضطر دیکھ کر<br/>فریب جھکا تا شا نگاہ یار کو دے<br/>غم نصیب نہیں محبت کر خوشی کا کیا کام<br/>حشر میں چھپ نہ سکا حسرت دیدار کارا<br/>دعا میں تمہیں دیتے سب اہل حشر پھر سے</p>  | <p>نشہ بخود کئے دیتا ہے خود آرائی کا<br/>کچھ پکارے جانب چرخ شکر دیکھ کر<br/>وہ داغ ڈھونڈتے ہیں جسم داغدار میں<br/>کہیں نہیں تو نہ آیا بوتہ شرم مجھ کو<br/>آنکھ کجبت سے پہچان گئے تم مجھ کو<br/>تمام ایک ہی جگہ سے میں روز محشر تھا</p>  |

|  |  |
|--|--|
| ہماری جان بخش ہو شوخ و نیکو نہ اوس دل کی     | کہ جس پر پیار آجاتا ہے تیسے خوبصورت کو |
| دکھایا اوس نے جلوہ اور میں نے کچھ نہیں دیکھا | گو اہی اسکی مہنی ہوگی چلکر میری چتر کو |
| ڈھونڈ دیتے ہیں اوبین کو کہیں شیخ             | تم خدا ترس تھے اک کام ہمارا کرتے       |
| غم نہیں ترک ہو کر دل نے رفاقت میری           | میرے روٹھے کو مزا لائیگی حسرت میری     |
| روئے تقدیر کا رونا کوئی کسکے آگے             | وہ تو ہنستی ہی نہیں شکے مصیبت میری     |

**جلیل** سید جلیل احمد ابن مولوی سید اولاد احمد ابن سید آل احمد شاہ ابن سید نظر محمد شاہ المودودی النقوی السمسوانی کان اللہ لهم سال ولادتش ۱۲۴۳ ہجری از متوسلان ریاست ہوپال است اور است ۵

|                                     |                                       |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| جس کا کشتہ ہو جہان وہ ستم ایسا دایا | کیا بڑا ہولے تھے کیا خوب ہمیں یاد آیا |
| تھا وعدہ وصال جو شکوہ نوشام سے      | پیغام مرگ آکے اجمل نے سنا دیا         |

**جمیل** سید جمیل احمد ابن منشی سید امتیاز علی ابن مولوی سید مراد علی سمسوانی سال ولادتش ۱۲۴۳ ہجری زانوی تلمذ پیش مولوی سید سبط احمد کہ از بزرگان اوست تہ نمودہ اصلاح سخن پارسی از منشی انوار حسین تسلیم و در ریختہ از منشی صابر حسین صبا میگید و حالا متوسل ریاست ہوپال است از وست ۵

|  |   |
|--|---|
| بار عصیان نہ گنگارا و تھا کر لجا میں   | ایں خدا راہ میں لٹ جاسے یہ سامان کا       |
| کچھ بلبلو نکو یا دین کچھ قمر نو کو حفظ | عالم میں مگر مے مگر مے مری داتا کے یز     |
| بہت اوس گل کے بلبل میں اوجھتے کیونہیں  | بھی پر خارا کھائے بیٹھے میں کاغذ یا بانکے |

**جوہر** عبد الہادی فرزند مولوی عبد اللہ از اہل نپوتی کہ قصبہ البست متصل لکنئو سلسلہ نسبش تا اولین خلیفہ رسول اللہ صلعم میرسد کتب درسیہ در رامپور خواندہ و کتاب پارسی از آبا و اجداد خویش نمودہ و فن طب از مرزا مظفر خلف سیح الد و آموخت و مشق نستعلیق از میر عوف علی تلمیذ حافظ ابراہیم بہم رساند

الحال بذریعہ قصیدہ در سرکار بھوپال توسل یافتہ در بہرہ دوزبان پارس و ریحینہ فکر سیکند  
ریحینہ آرائی از منشی امیر احمد اکبر بدست آورده ۷

|  |  |
|--|--|
| ہمارے دلیں ہی آیا تو نہ چھپائے ہوئے<br>دل اوس نے مجھ کو جو پہلے تو نازنے یہ کہا<br>ہزار فسق کرے شیخ پر گسان نہیں<br>سگ جانان ہماری بڈیان کہا نیلوتا کر | اس آئینہ میں بھی وہ شوخ بیجاں تھا<br>کہ ایک یہ بھی ہے انداز دلربائی کا<br>عجب جگہ ہے نہانخانہ پارسائی کا<br>اوپر قاعدہ اک ذرا ہٹ کر ٹھما ٹھیرے |
|--|--|

چوشش شیخ محمد روشن عظیم آبادی از خوش گویانست جادو عرض نیک  
پیودہ ۷

|   |  |
|---|--|
| قیس پھر تا جو را دشت میں دیوانہ تھا<br>بیکسی سے یہی گلہ ہے مجھے<br>تو انانی تو کر بیٹی جدا آغوش سے مجھ کو | اوس کو لیلی ہی کے دروازہ پہ مچا تھا<br>تسام لیتی ہے ہاتھ قساتی کا<br>کرامت دیجیو اے ناتوانی و شمع مجھ کو |
|---|--|

## حاصلہ

حالی مولوی الطاف حسین خلیفہ خواجہ ابرو بخش یانی پتی امر دزد در دہلی  
است در صحبت حضرت شیفۃ خیلے بسر بردہ مرزا غالب رافز و ہمدہ یادگار است  
و در لغز سرانی نادرہ کار نختہ از گفتارش دیدہ ام و بر خے شنیدہ ام نمازہ دان  
لفظ و رتبہ شناس معنی است ۷

|  |  |
|--|--|
| روز و داع بھی شب بھجران سے کم نہ تھا<br>نہیں بھولتا اوس کی رخصت کا وقت<br>ملے ہی اونکے بھول گئے کلف تین تمام | کچھ صبح ہی سے شام الم کا ظہور تھا<br>وہ رور و رو کے ملنا بلا ہو گیا<br>گو یا ہمارے سر پہ کبھی آسمان نہ تھا |
|--|--|

کل ظن دیکھنا ہے ترے رازدار کا  
پھر روکنا بڑا دل اسیدوار کا  
کس کو دعویٰ ہے شکیبائی کا  
کچھ دل سے بین ڈرے ہوئے کچھ کہانے ہم  
اسے عشق بہا گئے ہیں اسی امتحانے ہم  
اب ٹھہرتی ہے دیکھنے جا کر نظر کمان  
عالم میں تم سے لاکھ سہی تم مگر کمان  
اب وہ اگلی سی درازی شب بھر انہیں  
وہ اشارے کہ تری جنبش مژگانیں نہیں  
بہت کیوں آج مجھ پر مہربان ہو  
ہم بھی آخر کو جی چرانے لگے  
اب لیا چشمہ لبتا تو نے

آج امتحان ہے نالہ بے اختیار کا  
اوجھے بین طعن وصل عدو پر دم وصال  
تم نے کیوں وصل میں پہلو بدلا  
اب بہا گئے ہیں سایہ زلف بتانے ہم  
رضعت ملی ہے وصل میں تحریک شوق کو  
یہ جستجو کہ خوب سے ہی ہو تر کمان  
ہم جیسے مر رہے ہیں وہ ہی بات ہی کچھ اور  
بیقراری تھی سب اسید ملاقات کے ساتھ  
خلوت خاص میں رہ رہ کے عدو سیکھ گئے  
مجھے ڈالا ہے سو وہم و گمان میں  
سمت مشکل ہے شیوہ تسلیم  
رہبر و شنہ لب نہ گھبرا نا

**حسرت** مرزا جعفر علی خٹک ابوالخیر عطار دہلوی در لکھنؤ جا داشت شاگرد  
سرپ سنگ دیوانہ بود یک چند بسر کار مرزا جہاندار شاہ بسر برد آخر از جان جہانیا  
برید در شہ از جان رفت ۵

کون دیکھے گا بھلا اسمین ہے رو کی کیا  
خوابین آنیکی بھی تم نے قسم کھائی کیا  
این شعر در دیوان حسرت بنظر رسید و اہل تذکرہ در دیوان جرأت آورده اند  
والہداعلم ۵

ساتی مے دے کہ اہل عیس  
کس کا ہے جگر جب یہ بیدار کر دے  
پانی پانی پانی پکاریں  
لودل تمہیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کر دے  
یہودی اک ستم کرے خوابین بھی مشکل کے دکھا گئے  
کب نہی برغون آتی تھی سوا و سطل سی جگا گئے

**حسن** سید غلام حسن خلف میر غلام حسین ضاحک تلمیذ ضیاء الدین  
ضیاء ہراتی اصل دہلوی مولد از خوان نوال نواب سردار جنگ برہمی داشت  
منوی بدر میر از دست درانہ آخشی پیکر بر انداخت خوش گفته ۵

|  |  |
|--|--|
| نا اشارہ کو سمجھنے نہ لگے غیر کے وہ<br>پر چھپڑا حسن نے اپنا قصہ<br>ناز سے عشوہ سے غم سے لگائے تیز<br>جو کوئی آئے ہر نزدیک ہی بیٹھے ہر ترے<br>تیرے ہمنام کو جب کوئی پکارے ہی کہیں<br>دی تھی یہ دعا کس نے مرے دلو الہی<br>ساتھ دیکھوں ہوں کیسے جو کسی کو سزا | مین نے اس ڈرسے کہی اوسکو نثار کیا<br>بس آجکی شب ہی سوچکے ہم<br>وہ جسے چاہتے ہیں اپنا بنا لیتے ہیں<br>ہم کہا تنگ ترے پہلو سے سر کرتے جانیں<br>جی دھڑک جاتا ہے میل کہ کہیں تو ہی نہو<br>اوجڑے یہ گہرا سیا کہ پھر آباد نہو دیے<br>مین بھی جی رکھتا ہوں مجھ کو بھی ہوں آقا |
|--|--|

**حکیم** محمد پناہ خان فرزند سید شریف خان زرخیش تلمیذ خواجہ میر درد  
در اداسل نثار اخص میکرد در تاریخ و موسیقی کمالے داشت و در فن طب  
دستگاہے ۵

|   |                                      |
|---|--------------------------------------|
| پوچھتے کیا ہو حکیم جگر افکار کا گھر<br>مرزا رحیم الدین دہلوی فرزند مرزا کریم الدین رسا گویند امر و زور<br>رامپور است شطرنج پس خوب میازد ۵ | ایک تکیہ سا ہے اوس شوخی دیوار کے پاس |
|---|--------------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| دیکھنے پائے نہ دل بہر قیامت میں آو<br>اک نہ اک نہ جان باقی آئینوں میں نہ تھا<br>ٹایا خاکین اور اوسپنہ کہتے ہیں کہ مجھے<br>ممکن ہے کہ رحم اوسن کا فر کونہ آئے<br>سنا ہے بار کتنا ہر کیسے کام آؤنگا | روز محشر وصل کی شب کے برابر ہو گیا<br>مرگئے اوسپنہ تو اسکے دل ہی میں گہر ہو گیا<br>کچھ امتحان محبت کا کر نہیں آتا<br>پر ہو گیا حال دکھانا نہیں آتا<br>جو یہ سچ ہے تو میں بھی اپنی قسمت آزاؤں |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| دشن کو دیا میرے لئے وہ ہی نکلتے<br>حق میں حیا کے یار و دعا کیجیو کہ وہ<br>وہ ناتوان ہوں کہ آیا نظر نہ تو کموں<br>نامح نہ دل سے ترک محبت کا کلام                         | جو کینہ کہ مینے دل مضطر سے نکالا<br>مصرف وقت مرگ ہی یاد بتائیں تھا<br>قضا پھری مرے ہستہ کے گرد ساری<br>ایسی سنے تو میں ہی نہ سمجھا لیا کروں |
| حیران میر حیدر علی خواجہ تاش جعفر علی حسرت در بہار از دست کسے از ہم گذشت<br>وہ سے نیز قائل خویش ما از ہم گذرانیدے   |   |
| دیکھ نہ زخمی مجھے اوس کو چہ قاتل دے   | ہنسکے کہتے ہیں کہ آ زخم جگر سلوالے  |
| خادم مجسمہ  |   |
| خضر مرزا خضر سلطان فرزند ابوظفر بہادر شاہ از مرزا نوشتہ تربیت یافتہ   |   |
| گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق<br>کہتے ہو وہ بھی ہوس پیشہ ہی جیسا تو ہے   | جو تیری خوتھی وہ ہی ہر امدا ہوا<br>جہد سے اک چہرہ ہوئی شکوہ عدو کا نہوا   |
| خلیل میر دوست علی خلف سید جمال علی از رفقا و مرزا نادری شاہ پوری شیر<br>در لکھنؤ می بود با خواجہ آتش نسبت تلمذ داشت دیوانے از دست                                       |   |
| میرے دل میں اگر آپ آئیے گا<br>جاسخان عاشقونین نام جذباتی کا نہ لو   | داغ کی طرح سے رہ جائے گا<br>موت کا ذکر نہیں کرتے ہیں بیمار و غنیم   |
| خلیل شرف الدولہ محمد ابراہیم خان بہادر وزیر محمد علی شاہ بادشاہ<br>لکھنؤ کشمیری موطن لکھنؤی مسکن بود در ہنگام شورش ہند کشتہ شد اکتساب<br>سخن از نواب عاشور علی خان کردہ |   |
| روح قالب سے یہ کس کس نکلی   | دل کسی اور ہے بسلا نیگا   |

# وال مہملہ

واع نواب مرزا خان خلف نواب شمس الدین خان بہادر برگزیدہ ترین تلامذہ  
خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق است و از مشیران خاص فرمانرواے راسخ و پادشاہ  
غائبانہ اتحادی است ہر چند تلافی صوری صورت نہ بستہ درین نزدیکی گفتار دلیلوں  
خویش را فراہم آوردہ گلزار داغ نام دیوانے ترتیب دادہ است بعد طبع کیے نزد  
نامہ گردآور فرستادہ شوخی کہ در کلام اوست بندہ ندانم کہ امر وز دیگرے را  
دادہ باشند و زبانیکہ اور انجشیدہ اند فی زمانہ ناہیج کے راہیہ نیست بیشتر ازین  
ستایش گفتار و سے چہ تو انگشت خیر الکلام ماقبل و دل فرستم نیست ورنہ از بہر  
کلام او انتخاب میزد و بقلم ہی کشیدم انیکہ می بینی از چند جا برداشتہ ام **ع**

چوڑ دیتے ہیں یہ منہ چوم کے سو فارو  
غضب وہ دل بیکر کر بیٹھ جانا بیقرار و کا  
بھیو لوں سے میرے سینہ پہ عالم سہارا و کا  
پھر اوپر مبلرتا ہاے دل امیدوار و کا  
میرے ہی نام سے تو آئیے گا  
حسرت اوس دیکھ جس دلیں پہ پہنا ہوا  
پہر محبت نکرے گا اگر انسان ہو گا  
خون ہو کر آگیا غم بنگیا ستم ہو گیا  
اتنی سی بات کہہ کے گنگار ہو گیا  
جسوقت آنکہ کھل گئی دیدار ہو گیا

چوس لیتے ہیں مرے زخم زبان پر کمان  
ستم وہ چشم کا فرستے چلنا اشار و کا  
نہارا جانے ہوئی ہیں دفن کیا کیا حشر سچ  
ترا اک وعدہ دیدار اور وہ ہی قیامت پر  
لے ہی تو آئیں گے اوسے ہمدم  
ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا  
کو تباہوں جو نصیبوں کو تو کتاہو وہ شوخ  
عشق کیا شہزادہ ہیشہ کی کہ دلیں شوق وصل  
اک حرف آرزو پہ وہ مجھ سے خفا ہوئے  
جسکی بغلیں شکوہ وہ ہوا و سکود کیئے

خدا کریم ہے یوں تو مگر ہے اتنا رشک  
بتائیں لفظ تمنا کے تکو معنی کیا  
ہماری بیت یہ تم جو آنا تو چار آنسو گر آجنا  
لئے تو چلتے ہیں حضرت انہیں بھی دل بکھینچ کر  
میری تقدیر کی بگشتگی سب میں بُری ٹھہری  
بناتا ہے وہ ظالم تو دہ تیر ستم ہی میری  
کیسی خرم آلودہ نگاہوں میں یہ شوخی ہے  
بہت آنکھیں ہیں فرس راہ چلنا دیکھا ظالم  
گرہ کیسی لگی تھی کھل پڑی کس راہ میں فتنے  
حوران خلد بولتی ہیں بڑھ کے بولیاں  
لی جو یار کی شوخی سے اسکی بے حسنی  
ڈوب کر سینہ میں اس رنگ سے پیکان نکلا  
نام اوسکا تو مے دلین نہاں تہا نچ  
دلین لے دے کر رہا تھا ایک قطرہ خون کا  
بوسہ لیکر دل یا ہی اور پہنا لالہ میں داغ  
کیا تھا دفر کشتہ کو تمہارے قبلہ و لیکن  
وہ میرا چھٹا نا آغاز الفت میں شکایت سے  
تمہاری رہگذر میں لوگ دیوانہ بنا دیں  
بزم اغیار کا مذکور ہے میرے آگے  
ترے دستِ حنائی میں ہی ہے چور  
وصل میں یا ہے وہ اتر کے مر ابوالہٹنا

کہ میرے عشق سے پہلے تجھے جمال دیا  
تمہارے کان میں اک حرفِ ہمنے ڈال دیا  
ذرا رہی پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا  
ہمارے پہلو میں بیٹھا کرتے ہیں سی پہلو ہی نہ کرنا  
حسینو کے لئے اک حسن ہی پر گزشتہ شر کا نکلا  
کہاں اوڑھتا ہے لیکر قبر کو مردہ سلما نکلا  
اسے دیکھا اوسے دیکھا ادھر تا کا اوڑھنا  
کف نازک میں کاٹا چپ بجائے کوئی شر کا نکلا  
نظر آتا ہے خالی راج گوشہ تیرے دامان کا  
نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا  
تسام رات دل مضطرب کو پایا کیا  
دل سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا  
ہائے کجبت ترے منہ سے یہ کیوں نہ نکلا  
کچھ نیازِ غم ہوا کچھ صرف شر کاں ہو گیا  
کوئی جانے سخت میں حضرت کو نقصان کیا  
خدا جانے کہ منہ اوسکا فرشتوں نے کد پر پایا  
وہ رکھ کر ہاتھ کا نو پیر ترا کہنا کہ بہر پایا  
کہا مجھ سے ترا دل ہو کسی نے کچھ اگر پایا  
وہ بھی اسطرح کہ افسوس ہاں تو نہوا  
کسی کو ہاتھ کا سچا نپایا  
اسے فلک دیکھ تو یہ کون سے گہرا پایا



وعدہ پر مری اوذکنی قیامت کی ہر تکرار  
 جھکی ہی جانی ہو کچھ خود بخود جیسا وہ آنکھ  
 ز ابد بڑی کریم ہے پیر معان کی ذات  
 اے شیخ جسکو چونہ لیک کا بڑے کا شوق  
 عمر کیونکر نہ بسر کیجے عسافل ہو کر  
 بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر  
 جانب چرخ اشارہ سے بتایا اوسے  
 ترے ہمسار کو آتی نہیں موت  
 حور و ن کا انتظار کرے کون حشر تک  
 خدا ہے کوئی پوچھے حشر میں ہم ستر آگے  
 میخانہ کے قریب تھی مسجد بیلے کو داغ  
 ولین سگائی ہیں قیامت کی شوخیان  
 نہیں ہر غور او نہیں ہی ستم رسید و نکے  
 محکموت باہ چشم مروت نے کر دیا  
 خبر سن کر مرے مرئیکی وہ بولے رقیبوں سے  
 ملے مجھ سے تو فرمایا تمہیں کو داغ کہتے ہیں  
 اجل کا نام لین تقدیر کو رو میں مجھ کو سیر  
 کس سے وعدہ ہے جو گہرائے ہوئے بہتے ہو  
 جہین لین دلو اگر وہ تو یہ مجبوری ہے  
 عرصہ حشر میں اللہ کرے گم محکم کو  
 دیکھنا چھیر سر حشر مرے پاس کر

اور بات ہے اتنی کہ اود ہر کل ہر اد ہر آج  
 گری ہی پڑتی ہو بیمار ناتوان کی طرح  
 وان سب عبادتین ہیں وضو بے وضو  
 جنت کو میں پسند جنس کو تو پسند  
 کہ ملا ہے ہمیں اک قطرہ سے دل ہو کر  
 مہربان آنکھ کی خفت مرے سر آنکھوں پر  
 جب کہا میں نے مرا صبر پڑ گیا کس پر  
 پڑے جانے کوئی بسین کہاں تک  
 مٹی کی بھی ملے تو روایے شباب میں  
 کہ وہاں تم کس پر تے تو کہیں ہم ہستہ ہون  
 ہر ایک پوچھتا ہو کہ حضرت ادھر کہاں  
 دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں  
 وہاں وہ چرخ کو قائم مقام کرتے ہیں  
 لمجائے تو چوراؤں کی سیکی نظر کو میں  
 خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں منوایں  
 تمہیں ہوا ہ کامل میں تمہیں رہتے ہو اکامین  
 مرے قائل کا جبر چاکیوں ہر سر سو گوار و نہیں  
 یہ وہ گردش ہے کہ بسر بھی مقدر میں نہیں  
 میں کہے جاؤنگا محتاج ہوں مقدر و نہیں  
 اور پھر وہ ہونڈ تے گہرائے ہوئے تم محکم کو  
 کہتے ہیں کون ہوں میں جانتے ہو تم محکم کو

دیکھنا پیر مغان حضرت زاهد تو نہیں  
 عدم سے سب آتے ہیں یاں چار دنگوں  
 تم آئینہ دیکھو تو ہم بھی یہ دیکھیں  
 تلخی موت کو فرما دکی وہ کیا جانے  
 اوسکی بیدار نہ چوڑی نہیں علم میں  
 لیکے دل آپ جگر چوڑے گئے سینہ میں  
 گو چپ ہو یہ چیش لب کہہ ہی ہر صفا  
 دلمین قاتل کے رکاوٹ ہو تو ہو  
 مرج روشن کے آگے شمع رکھو وہ بیکہتی ہیز  
 یار کا پاس نزاکت دل نا شا د ہے  
 باہم اک وعدہ فردا پہ نوشتہ ہو جائے  
 تاثیر ہوئی ہے کس نظر کی  
 تلوار مجھی کو ہے مری آہ  
 یہ بھی احسان ہے جو وعدے ہوں  
 بڑا مزاج جو محشر میں ہم کرین شکوہ  
 ملے تو حشر میں لے لون زبان ناصح کی  
 ایک تو حسن بلا اوس پہ بناوٹ آفت  
 حشر میں لطف ہو جیسا نئے ہوں درد و تپ  
 خوشنوائی نے رکھا ہکوا سیر صیاد  
 شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری  
 گئے بین اور یہ کہتے گئے بین

کوئی بیٹھا نظر آتا ہے پس غم مجھ کو  
 نہیں ہوتی منظور نصرت زیادہ  
 کہ ہے کونسا خوبصورت زیادہ  
 منہ سے شیریں کے ابھی دودھ کی لہرائی  
 نالے گھبرائے ہوئے پھر تیرے دلوں سے  
 اک رقم یاد رہی ایک رقم بھول گئے  
 قاصد کے منہ میں پھرتی ہر شوقی جوابی  
 خنجر اپنے دم سے اچھا چاہتے  
 او دہر جاتا ہے دیکھیں یاد ہر پر لٹا آتا ہے  
 نالہ زکنا ہوا تہمتی ہوئی فریاد رہے  
 کہ مری سہو کی عادت ہی تجھ یاد رہے  
 وہ آنکھ نہیں ہے ناسہ بر کی  
 وہ بھی ظالم تری کسر کی  
 دوسرے تیرے قیامت کے  
 وہ منتوں سے کہے چپے ہو خدا کے لئے  
 عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے  
 گھر گاڑین گے ہزاروں کئے سنو رہو الے  
 وہ کہیں کون ہو تم ہم کہیں مرنیوالے  
 ہم سے اچھے رہے صدقے میں او تر نیوالے  
 غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری  
 ہسل جاؤ گے اپنے ہم نشین سے

نہیں آتا تجھے گراے تمنا  
وقت نظارہ کی کشش حسن نے کمی  
طرز قدسی میں کہی شیوہ انسانین کہی  
دلین بے لطف رہی خار تمنا کی غاش  
زبان دے نہ عدد کو کہ یہ تو وہ شہ ہے  
چھین لین حشر کے دن تھے نہ حورین نہ جہو  
مرگ دشمن کی دعا مانگ کے پھٹتا یا ہون  
حسن مجسم رہا کہ عشق رہا  
قتل پر اپنے باندہ دیتے ہم  
سال معلوم ہے قیامت کا  
پیغامبر کی بات پر آپس میں رنج کیا  
وقت خرام ناز دکھا دو جہد اجدا  
فرصت کہ ان کہ ہم سے کسی وقت تو ملے

نکلنا سیکھ لے جان حزن سے  
آنکھوں کو لیکے ساتھ میں میری نظر کمی  
ہم ہی اک چیز تھے اس عالم کا نین کہی  
نوک بنکر نہ پایہ کسی شکر گان میں کہی  
ترے دہن میں رہے یا مرے دہن میں ہے  
اونکو حسرت ہے کہ یہ بھکولے ہم میں ہے  
کہیں ایسا نہ وہ غیر کے ماتم میں ہے  
غیب کی کچھ خبر نہیں آتی  
ہاتھ اونکی کس نہنیں آتی  
بات کہنے میں پر نہنیں آتی  
میری زبان کی ہے نہ تمہاری زبان کی ہے  
یہ چال حشر کی یہ روش آسمان کی ہے  
دن غیر کا ہے رات ترے پاس آنکی ہے

ورد خواجہ میر دہلوی رح بن خواجہ ناصر عندلیب شخلص رح سلسلہ نسب پاکش  
در فقہر آما امام الطریقتہ خواجہ خواجگان بہاد الدین المعروف بہ نقشبند رضی اللہ عنہ  
می رسد و در آرام آنا نواب ظفر خان کہ بعد سعادت مہد جہانگیر بادشاہ از ناموران  
بودہ است میر درد علیہ الرحمۃ در فنون سپاہگری دستہ گاہے بلند و در موسیقی  
ہمارتے شایستہ داشتند تا نادل حق منزل بسوے فقر کشید پیوند ارادت با پدر  
پاک گوہر خویش درست کردند و پس از تکمیل سنہوئی سلک نقشبندیہ برگرفتند  
از اکابر اولیا بودہ اند و اجلۃ اتقیا علاوہ این کالات در سخنوری نیز از استادانند  
نربانے شستہ وارند و بیانے دلربا و کلام ایشانرا قبولے خاص است نزد

## اساتذہ سوداگوید ۵

مین کیا کمون کہ کون ہوں سودا قبول در  
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں  
از تالیفات ایشانست نالہ درد و آہ سر و دزدل و شمع محفل و ایشان زاد و تالیفات  
یکے در پارسی دیگرے در ریختہ ۵

سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا  
قتل عاشق کسی مشوق سے کچھ دوزن تھا  
ہے کوتاہی اجل کی طرف سے ہر ذرہ مین  
پھرتی ہے خاک میری صبا در بدر لئے  
بارے مجھے بتا تو سہی کیا سبب ہوا  
فلک سمجھ تو سہی ہم سے اور گلو گیری  
اپنے بندہ پہ جو کچھ چاہو سو بیدار کرو  
کاش تا شمع نہو نا گذر پر روانہ  
کہو ہنسنا کبھی رونا کہو حیران ہو رہنا  
دل بھی تیرے ہی ڈنگ سیکھا ہے  
اگلے معافہ کو اگر کیجئے معاف  
تیری گلی مین مین نہ چلوں اور صبا چلے  
روندے ہر مثل نقش قدم خلق یاں مجھ

بس ہجوم یاس جی گھر گیا  
پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور تھا  
اک عمر سے اسیر ہوں زلف دراز کا  
اسے چشم اشکبار یہ کیا تجھ کو ہو گیا  
پھر مجھ پہ مہربان ہوا تو غضب ہوا  
یہ ایک جیب ہے سوتا تار رکتے ہیں  
یہ نہ آجائے کمین جی مین کہ آزاد کرو  
تم نے کیا تھر کیا بال و پر پر وانہ  
محبت کیا پہلے چٹکے کو دیوانہ بناتی ہے  
آن مین کچھ ہے آن مین کچھ ہے  
لگجاؤں اب گلے سے مکانات کے لئے  
یوں ہی خدا جو چاہے تو بندہ کی کیڑے  
اے عمر رفتہ چوڑ گئی تو کمان مجھے

دیوانہ رائے سرپ سنگمہ ہمیشہ زادہ راجہ مہانراین در پارسی چار دیوان  
دار دازانجا کہ از مشاہیر اہل فکرت است و استاد حدید علی حیران و جعفر علی  
حسرت این دو بیت از نو ہشتہ آمد ۵

جان پر آہنی ہدم میری خاموشی سے  
بات کچھ بن نہیں آتی ہر بابا ظہار بغیر

دل ہی کہ تیری تیغ کے آگے سے ٹل جائے  
رستم کا کب جگر ہی کہ زہرہ پگھل نہ جائے

## ذال مجسمہ

**ذوق** شیخ محمد ابراہیم دہلوی مخاطب بہ خاقانی ہند اوستاد ابو ظفر بہادر شاہ  
ذلیل شاہ نصیر دہلوی صاحب قوت فکر خدا داد است بر جمیع اصناف سخن قدر تے  
کہ اور است در ریختہ سرایان نتوان یافت گفتار شہ در پاکی زبان و بلند بی معنی  
و شوخی اشارت و کرسی نشینی ترکیب و بست قافیہ و نشست ردیف طراز کیتانی دارد  
از نائندہ نغمہ سازی اولیٰ و اعلیٰ معلوم و از خوان نادرہ سنجی اور انصیبہ سفر و مضرب بانٹش  
پاکیزگی غاشیہ بردوشش بیانش را شایستگی گرد راہ جامہ و سہ جگر کا و چکا گدازش  
دلخراش رباعیات و سہ ناخن بدل زن مقطع اتش شور انگیز ۷

کام جنت میں ہی کیا ہم سے گنگار و نکا  
تم وقت پر آہو پیچے نہیں ہو ہی چکا تھا  
جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا  
اب آہ آتشیں سے بھی دل سرد ہو گیا  
نشتہ کا نام سنتے ہی منہ زرد ہو گیا  
موت کے جی میں مریہ نہ بھان لینے لگا  
رنگ میرے دلمیں کیا کیا چٹکیاں لہنے لگا  
مجھ سے یہ کہہ دن کے بدلتے آسمان لینے لگا  
واقعی مجھ سے بھی یہ شوریدہ سر اچھا ہوا  
یہ ادھر صدقہ دیا تو نے او دہرا اچھا ہوا

ہم ہیں اور سایہ ترے کوچہ کی دیوار و نکا  
میں بھر میں مرنیکے قرین ہو ہی چکا تھا  
بغل سے لگنے دلوں کا لکڑہ صدمہ  
اس سے تو آج وہ بیدر ہو گیا  
سینہ میں بولہ موس کے بھی تھا آبلہ مگر  
نیچے جب مول وہ بانکا جو ان لینے لگا  
تیر چٹکی میں لیا اوس نے پی جان عدو  
بھکو ہر شب ہجر کی ہونے لگی جون و زحشر  
سکے مجھوں نے مرے شور جنو کو یوں کہا  
مجھ کو صدقہ کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج

ذوق کے مریکی سکر پہلے تو کچھ مرگ گئے  
 عبث جان نظر ہو ٹوپی یہ وہ شوخ کب آیا  
 مائل کبھیو ذوق تپیدن دیکھئے کیا ہو  
 لگائی زلف کو شانے جب لو لگی چکارا دل  
 ترے ڈر سے نہ آیا پاس کی نیچا لون کے  
 کہ ہے خجھر قاتل سے یوں گلو میرا  
 نہوا آب شہادت سے گلو تر نہوا  
 اوس نے جب مال بہت رو دو بدل میں آیا  
 ساتھ اونکے ہیں ہم سایہ کی مانند دیکھو  
 دل مانگنا مفت اور یہ پھر اوسے تقاضا  
 یوں لائے وان سے ہم دل صد پارہ ہو کر  
 چشم و نگہ کو تیری بدنام کیوں کریگا  
 کرے ہے شرع کا پاس نک مدام شرب  
 فرقت کی رات جی چکے ہم باز مان صبح  
 ریش سپید شیخ میں ہے ظلمت فریب  
 ٹھہری ہوا دیکھے آنیکی یان کلچ جاصلح  
 کچھ نہیں حرف دل نشین تہا بن کی تکی تنگ ہو کر  
 خوب روئے کج ہم سنان یا مون دیکھ کر  
 کہا پتنگ نے یہ دار شمع پر چڑھ کر  
 تو نے گل کو سر پر کہا جب چمن میں توڑ کر  
 رہ کھے کون ہر قربان مری اس چتو نہر

پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر اچھا ہوا  
 اگر چلم میں ہی آیا تو ہم جانیں گے آیا  
 کہ اب تک ذبح کر نیکا نہیں قاتل کو ڈر آیا  
 یہ گستاخی ہمارہ تو سی اے بے ادب آیا  
 مگر روٹا کبھی چوری سے بعد از نیم شب آیا  
 کمی جو مجھ سے کرے تو پئے لہو میرا  
 مستعد جب وہ ہوا مائے تو خجھر نہوا  
 ہم نے دل اپنا اوٹھا اپنی بغلیں مارا  
 اسپر ہی جھاد میں کہ لپٹنا نہیں آتا  
 کچھ قرض تو بندہ یہ تمہارا نہیں آتا  
 دیکھا جہان بڑا کوئی ٹکڑا اوٹھالیا  
 مرگ و قضا کو تیرا عاشق نہ لے مر گیا  
 حرام ہے نہیں لیکن نک حرام شرب  
 ہوگی اذان گور ہماری اذان صبح  
 اس مکر چاندنی پہ نکر ناگسان صبح  
 اے جان برب آمدہ اب تیری کیا صلاح  
 نکلا آیا جو راہ انکھوں کی دل میں مٹھا خدنگ ہو کر  
 یاد آیا ہکو مجنون بید مجنون دیکھ کر  
 عجب مزا ہے جو مرے کیسے سر چڑھ کر  
 میں بھی حاضر ہوں کہا غنچہ نے یہ منہ پور کر  
 میں کہوں میں تو کہے میں کے چھری گرد پزیر

یابی نہ تیج عشق سے جسے کہیں پہناہ  
 ترے خوام کے پیروہین جتنے ہیں فتنے  
 ترے قاتل بتاتے نہیں تجھے قتال  
 ساقی لڑائیوں سے تری چاہتا ہی  
 نازک کلامیان میری توڑیں ہر کالو  
 نہ چوڑا تار دشت نے ہماری جیب لمانیں  
 تو کہے غنچہ کہ اوس لب پہ دھری خوب نہیں  
 ہم اپنے جذبہ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں  
 خطا پڑھ کے اور بھی وہ ہوا بیچ و تاب میں  
 اسیر درد و غم میں ہوں لیکن جان لب میں ہوں  
 جو مانگوں موت در و سحر جو چھو گونہیں یہاں  
 سینہ و دل پر مرے زخم جگر ہنستے ہیں  
 مر گئے پر بھی تغافل ہی رہا آنے میں  
 جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدہ غم اوٹے ہیں  
 رکھ لکڑی بس اب اسے چرخ نہ اتنا ہمو  
 جتنے عاشق ہیں ہم ایک کا ہے ایک عزیز  
 باعث رشک ہوا خون ہمارا ہمو  
 اسپہ مرتے ہیں کہ کیوں غیر کو تو نے مارا  
 اک حلاوت ہر عدوتیں ہی اوس ظالم کی  
 تو ہنسی سے نہ یہ کہہ مرتے ہیں ہم بھی ہیر  
 کہانے پینے کی قسم کہانی ہی تجھ میں ہم نے

قرب حرم میں ہی میں تو قربانیوں میں ہم  
 قدم سب آن کے رقتہ خوام لیتے ہیں  
 جب اونسے پوچھو اجل ہی کا نام تیری ہیز  
 باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں  
 میں وہ بلا ہوں شیشہ سے تھر کو توڑ دوں  
 مگر تار نفس سیدہ میں سمجھو یا گریبا نہیں  
 چپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں  
 وہ پہلے بزم میں دیکھیں کہ ہر کوئی کچھ ہیز  
 کیا جانے لکھد یا اوسے کیا اضطراب میں  
 اور اوسے لب تلک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں  
 کہ نام عشق ہوں اور اس قدر حسرتا طلب ہوں  
 ہنسنے دو چار گرو ہنستے ہی گھر بستے میں  
 بیوفا پوچھے ہے کیا دیر ہے لیجائے میں  
 آج کس شخص کا منہ دیکھئے ہم اوٹے ہیں  
 ہم نے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمو  
 شمع سے چاہتے ہے خون کا دعویٰ ہمو  
 تجھ میں دیکھے ہے غش جس نے کہ دیکھا ہمو  
 وہ نصیب اوسکو ہوئی تھی جو تمنا ہمو  
 کہ اگر زہر ہی دیتا ہے تو میٹھا ہمو  
 مار ہی ڈالے گا بس رشک ہمارا ہمو  
 ورنہ ہے زہر تو ہر طرح گوارا ہمو

ہم تبرک میں بس اب کر لے زیارت مجنون  
 لیسک اذان ناقوس جرس باخندہ قلقل نالہ  
 دن کٹا جائے اب رات کہ بہ کاٹنے کو  
 نکالوں کسطح سینہ سے اپنے تیر جانان کو  
 تم مسی ٹکڑ نہ غرق سے نکالا منہ کرو  
 عبت تم اپنا رکاوٹ سے منہ نہاتے ہو  
 اسے ذوق وقت نالہ کے رکھلے جگر یہ ہاتھ  
 جنون کی حبیب ری پرین خوب چلتی ہاتھ  
 اوٹھ چکا وہ ناقون جو رہ گیا  
 ترے کوچہ کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے  
 ہر اک گردش میں سوانداز نازقہ زائچھے  
 گاہ ہجوم یاس میں ہی دل گاہ ہجوم حسرتیں  
 لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے  
 اسے غم مجھے تمام شب بھر میں نہ کھا  
 لیجائیں میرے کشتہ کو جنت میں بھی اگر  
 اباد نکوشش جنت میں بہت دریا لگاتے ہیں  
 رخصت ای زندان بنوں بخیر دیکھ کا ہے  
 سر بوقت فرج اپنا اسکے زیر پائے ہے  
 بل بے استنا کہ وہ یان آئے رہ گئے  
 حاضر ہیں مرے توسن و حشت کی جلو میں  
 کھلتا نہیں دل نہ ہی رہتا ہی ہمیشہ

سر پہ پھرتا ہے لے آبلہ باجکوں  
 دل کہینے میں ہان کوئی ہو پر ایک نوا کی لکڑی  
 جسے تو پاس نہیں دڑی ہو گھر کاٹنے کو  
 نہ پیکان دلو چھوڑ کر نہ دل جوڑی ہو پیکان  
 اور نہیں گمانتے تو جاؤ کا لامنہ کرو  
 وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتے ہو  
 ورنہ جگر کو روٹے گا تو دہر کے سر پہ ہاتھ  
 سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کر لے چلتے ہاتھ  
 دب کے تیرے سایہ دیوار سے  
 اجل کو جو طعیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے  
 فلک کو ہم کسی کافر کی چشم نہہ ساجھے  
 ہی ہمسو سپاہی پیشہ پہ ناک کش کر ہے  
 تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے  
 رہنے دے کچھ کہ صبح کا بنی ناشتا چلے  
 پھر پھر کے تیرے گھر کی طرف دیکھنا چلے  
 گرے تھے اشک کے قطرے مگر دو چار دامن سے  
 مزہ خاردشت پہر تلوار کھجائے ہے  
 یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے  
 آف رے بیانی کہ یان تو دم ہی نکلا جا رہا  
 باندھے ہوئے کسار ہی دامن کو کر سے  
 کیا جانے کہ آجائے ہے تو اس میں کہ ہر



بالین یہ کہا میرے ہنگامہ محشر نے  
 الہی کس ٹیکندہ کو مارا سمجھ کیے قاتل نے کشتی ہے  
 دل کی معاش غم سے غم کی تلاش ہے  
 ہے تیرے کان زلفِ معنبر لگی ہوئی  
 بیٹھے بھرے ہوئے ہیں غم ہی کی طرح ہم  
 کرتی ہے زیرِ برقع فانوس تاک جھانک  
 اسے ذوقِ دیکھ دخترِ رز کو نہ منہ لگا  
 پھینکے ہی ایک جنبشِ مرثگان میں وہ پری  
 لڑتے ہیں گن نصیب سے گا ہی نکاح ہی ہم  
 رہے ہوں شیشہ ساعت وہ مکدرِ دونوں  
 ہائے رے حسرت دیدارِ میری ہائے کوہی  
 نہیں جز شمعِ مجاور میرے بالین مزار  
 دل سے کچھ کہتا ہوں میں مجھے ہے کچھ کہنا  
 تو جو آجائے تو اسے درِ محبت کی دوا  
 کبھی افسوس ہے آتا کبھی رونا آتا  
 بھولانا مجھے قتل گہ عام میں قاتل  
 مڑے جو مرنیکے عاشق بیان کہہو کرتے  
 غرض تھی کیا ترے تیر و نکو آپ پیکان سے  
 دروازہ میکدہ کا نہر بندِ محسب  
 پھنچا ہے شب کند لگا کر دہانِ رقیب  
 ساقیا عید ہے لا باوہ سے مینا بہر کے

لو اوٹھو کہین حضرت کیا دیر لگائی ہے  
 کہ آج کوچہ میں اس کے شورِ باجیِ ذنبِ قتلگنی ہے  
 ڈرتا ہوں دل سے میں کہ بڑا بد معاش ہے  
 رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی  
 پر کیا کروں کہ مجھ سے منہ پر لگی ہوئی  
 پروانہ سے ہے شمعِ مقرر لگی ہوئی  
 چھٹی نہیں ہر منہ سے یہ کافر لگی ہوئی  
 اس اپنے ناتوان کو پرے کوہِ قاف سے  
 فرقت کی رات کم نہیں روزِ مصاف سے  
 کبھی مل ہی گئے دو دل جو کدورت والے  
 لکھتے ہیں ہائےِ دو چشمی سے کتاب والے  
 نہیں جز کثرتِ پروانہ زیارت والے  
 دونوں اک عالمین میں بیچِ مصیبت والے  
 میرے ہمدرد ہوں بیدارِ نصیحت والے  
 دل بیمار کے ہیں دو ہی عیادت والے  
 اللہ سے ترا حافظہ کیا یادِ غضب ہے  
 مسیح و خضر ہی مرنے کی آرزو کرتے  
 مگر زیارتِ دل کیونکہ بے وضو کرتے  
 ظالمِ خدا سے ڈر کہ درِ توبہ باز ہے  
 سچ ہے حرامِ زادے کی رستی دراز ہے  
 کہے آشامِ پیاسے ہیں مینا بہر کے

نہیں مژگانِ برفونِ خارِ غمِ تہ و دل نشین  
 ہم تمساح و اپنا کیکو نہیں پاتے  
 کیون ہم نے دیادل تجھے اوسکدل اپنا  
 کہولہ سے آنکھیں دم زنج ندکیوں گاتجھے  
 جب میں دنیا سے چلا سر پہ یہ بولوی حشر  
 دور کر بالوں کو سر پر سے کسے ہے لیلی  
 میں تو اوان آنکھوں کی گردش کا بلا گردان ہوں  
 جو پاس مہر و محبت کہیں یہاں بکشا  
 آنکھی کان میں کیا اوس صنم نے ہونکد یا  
 وبال ووش ہے اوس ناتوان کو سر لیکن  
 رہے ہے ہول کہ برہم نہومزاج کہیں  
 جو دل تماخانہ میں بت سے لگا چکے  
 نہ ہر اب بھی ہے بادہ تو کر لینگے نوش جان  
 باز آیا دیکھنے سے نہ آتشِ خون کے دل  
 زبان پیدا کروں جو کیا سیدنیہ بن گیار  
 فلک کیا فتنہ سازی میں ہو ہر چشم فتنہ  
 ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط  
 اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات  
 فلک تو ٹیڑھ ہو کر صبح سے ناشا چلتا ہی  
 چلا پہلو سے اٹھک جبکہ وہ آرام جانِ دل  
 کون وقت اے واکزراجی کو گھبراتے ہیں

جنوں یہ نہ شتر کیسے کہیں ڈوبے کہیں نکلے  
 تم پاتے ہو ہکو تو چھری کو نہیں پاتے  
 کبھت ہم اوس سخت گھڑی کو نہیں پاتے  
 پر چھری اپنی میں گردن پہ تو دیکھوں چلتی  
 تو اکیلا نہیں ہمہ تر سے میں ہوں چلتی  
 پر نہیں کان پہ مجھوں کے ذرا جون چلتی  
 کہ نہیں تیری ہی وان گردش گردن چلتی  
 تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لئے  
 کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذان کے لئے  
 لگا رکھا ہے ترے خنجر و سنان کے لئے  
 بجائے ہول دل اونسے مزا جہان کے لئے  
 وہ کعبتین چوڑ کے کعبہ کو جا چکے  
 ساقی بیالہ منہ سے ہم اب تو لگا چکے  
 سو بار آبلے اسے آنکھیں دکھا چکے  
 دین کا ذکر کیا یاں سری غائب ہو گیا ہے  
 گرا تھا یہ بھی اُنک سہم لودا وکی ترکان  
 قاصد جواب زندگی ستار دے  
 ہنس کر گذار یا اسے رو کر گذار دے  
 مگر سید ہی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہی  
 کہا آرام نے مجھے کہ لو آرام چلتا ہے  
 موت پڑتی ہی اجل کو یا تھا آگے ہوئے

کچھ ہوتی آدمیت اگر ہوتے آدمی  
 سر تو بے تن پر مرے تیغ ختم کی واسطے  
 کیا تاج لعل جو برق لاگ رکھے  
 ہوس میں کعبہ کی کیون شیخ تہجد مسگر  
 کوئی کمر کو تری ہو اگر کمر تو کسے  
 گریخ کا بوسہ دیتے نہیں لب کا دیچے  
 تم دو گمڑی کو آؤ تو میں لب پہ جان کو  
 کہتے ہیں آج ذوق جہان سے گذر گیا  
 عزیز و ناقہ لیلے کے دیکھو گئے شتر غم سے  
 ذکر کچھ چاک جگر سینہ کا سن سن اپنے  
 آج تنہا خفقانی سے میں گم رہا پھرتے  
 اب تو کہہ کہ یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے  
 مری طاحت سے اب تو مصیبت بھی مار کر رہی ہے  
 اگر اوٹے تو آزر دہ جویشے تو خطا بیٹھے  
 باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی  
 جو کہو گے تم کہیں گے ہم ہی مان یون ہی ہی  
 ہم تو نئے دلو جذبہ لے کینچے جائیں گے  
 جاے ہے زیر غفلان ترے دیوانو کی  
 قسمت برگشتہ دیکھو اننگہ کی تھی ادھر  
 سنگھ تو نے رو کا سبکو میرے پاس آنے سے  
 جو پوچھے زاہد خشک اپنی دار وین کو پوچھی

یہ خبر و تو حور ہوئے یا برے ہوئے  
 پر لگا رکھتے ہیں وہ جھوٹی قسم کی واسطے  
 دوزخ ہی ہو تو انکی جلیو نہ آگ سے کہے  
 یہاں تو کوئی صورت بھی ہو ان اللہ ہی اللہ  
 کہ آدمی جو کہے بات سوچ کر تو کہے  
 وہ ہی مثل ہے پول نہیں پنکھڑی ہی  
 ٹھیرا رکھوں کہ اور ہی یان و گڑھی ہی  
 کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے  
 اگر مجنون کو بلجائیگی خدمت ساریانی کی  
 کر کے میں ضبط ہنس ہی کیوں ہوں ناخوش  
 کل کے جو وصل کے عالم میں نظر میں پھرتے  
 مر کے بھی چین نہ پایا تو کہہ رہا میں گے  
 مری تو بہ پہ تو بہ تو بہ ہفت ظہار کرتی ہے  
 لگا یا جی کو اپنے روگ جسے جی لگا بیٹھے  
 کا لارے کا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی  
 آپکی یون ہی خوشی ہر مر بان یون ہی ہی  
 پر بڑے پتھر میں بیٹھ کر سے کینچے جائیں گے  
 مد توں چہاں چکے خاک بیا بانوں کی  
 سو ہی اگر تار سہرنگان حیا سے پر کی  
 اجل ہی اگر کہی آئے تو شاید کچھ بنائے  
 اگر ہر میز کی پوچھے کہوں پر میز گاری سے

## راہِ محملہ

**راحت** مرزا محمود بیگ پورا احمد بیگ روحی الاصل دہلوی مسکن از قلائذہ  
مومن خان سپاہگری وسیلہ معاش اور بود عاقبت گوشہ انزو پذیرفت ۵

|  |  |
|--|--|
| صبر و قرار و تاب و توان رفتہ رفتہ سب<br>غیر و نئے جو اشارے محفل میں ہیں تمہاری<br>اجل پہلے آوے کہ وہ پہلے آوین<br>یہ چاہتا ہوں کہ راز نہان نہ افشا ہوں | آجائیکے کمین سے دل رفتہ گر ملا<br>سمجھیں وہ یا نہ سمجھیں پر یہ غلام سبجا<br>یہی راہ مدت سے ہم دیکھتے ہیں<br>ترسے دہن سے زیادہ مراد میں بن جائے |
|--|--|

**راغب** شیخ غلام علی از شاگردان مرزا فندوی و میر تقی در ۱۳۳۸ درگزشت  
از تالیفات اوست مثنوی راز و نیاز بندہ دیدہ ام خوش گفته است و حسن  
عشق و سبیل نجات و اوراد یوں نے ست ۵

|  |  |
|--|--|
| حیا کے پردہ میں مارا ہی ایک عالم کو<br>گذرے جو وہ خیال میں تو ناز کی سی ہا<br>ملین حضرت راسخ بیکو اگر تو یہ پوچھیں اونکی جناب میں ہم<br>کہو قبلہ و کعبہ وہ کیسا تھا گل نہ میں کا شش اس جگہ کی ہوا نے کیا | شہید میں تو ہوں ان شرمگین نگاہوں کا<br>یہ رنگ ہو کہ پھول ہو جیسے ملا ہوا |
|--|--|

**راغب** احمد حسین برادر زادہ حافظ محمد بخش عرف حافظ مٹو ۵

|  |   |
|--|---|
| یارب اسے تو چین دے نہ جھکوندے نہ<br>میں نے کہا سر کٹنے میں کیا کیا نہ طے لطف | جتنا ہے میرے حال یہ دہل غمگسار کا<br>کہنے لگے آؤ اگر ہے کوئی سر اور |
|--|---|

**راتم** بند رابن نام از سکنا سے مہرایا جہان آباد و از شاگردان  
میرزا منظر برج رسوا دوا ۵

|  |  |
|--|--|
| کے کیا درد دل بلبل گلوں سے<br>یاں تک قبول خاطر کیجے تری جفا کو   | اوڑا دیتے ہیں اوسکی بات بندسکر<br>ناسب کہیں کہ راقم رحمت تری وفا کو  |
| رحمت رحمت علی از خوشان و شاگردان حضرت صہبائی درپارسی و رختہ نکر<br>میکرد از تالیفات اوست ناکہ بلبل و انشا حدیقہ رحمت و مثنوی شکایت فلک   |  |
| طعنہ ابتک بین کہ رخ کی مگر کیا قدر مبین  | مین نے اک روز کہیں کھائی تھی آگ کتہ  |
| رشک میر علی اوسط لکمنوی از تلامذہ شیخ ناسخ دیوانے دارد   |  |
| وہ زندہ ہوں کہ کروں قرض کر کے میخواری  | جو روز جمعہ ہونے کیجے کی نوین تاریخ  |
| رشکی نواب محمد علیخان خلف الرشید نواب مصطفیٰ خان شیفتہ دہلوی از<br>خوشہ چینان خرمین فیض مرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب است در ہر دوزبان رختہ<br>درپارسی سخن دلکش میگزارد خیال خوش گفتہ است  |  |
| مانگی جو اوسنے جان تو غیر وں پہ آہنی<br>کیا کیا بنا کے ہم نے سنایا قیاب کو<br>قیس کی دہوم چ رہی ہے مگر<br>ہو گرگون ابتدائے عشق میں بنشکی کھار<br>رات کو بات نہ کی اوسنے سحر تک ہم سے<br>یہ منصب بلند ملا جو کس کو مل گیا<br>وہ وہ کئے ہیں جرم کہ ہم ہونگے اور سے | حالانکہ اک ہنسی تھی فقط استخوان تھا<br>مضمون تیرے نامہ الفت طراز کا<br>عشق اس سے سوا نہیں ہوتا<br>رحم آتا ہے مجھے اوسکی جوانی دیکھکر<br>اور جو کچھ کہ ہوا قابلِ اظہار نہیں<br>ہر مدعی کے واسطے دار و رس کہان<br>کیا کیا امید واری تعذیر کر چکے |
| رفعت مرزا پیار سے دہلوی از دودمان امیر تیمور گورگانی ست و شاگرد<br>عبدالرحمان خان احسان و مولوی صہبائی   |  |
| ہم خوش تھے کہ محشر میں تو دیکھیں گے وہ دیدار<br>کچھ آنکھ کا گایا نہ کیا کچھ خیال کا  | لیکن یہ قیامت ہی کہ محشر نہیں ہوتا<br>مارا گیا دل اور یہی بے قصور تھا  |

|  |   |
|--|---|
| میں ایک وہ بھی کہ تم ہی ہو اور فکرو از دنیا<br>مانے بانی ہی چوائے کو نہ آیا دم نہ<br>پونچے اشک اوس نے گمان غیر میں | اور ایک ہم میں کہ منہ مکتے ہیں نہ مانہ کا<br>کوئی جز کر یہ حسرت تو ہے بیمار کے پاس<br>مر گئے ہم اتنے ہی احسان میں |
|--|---|

مر مر مر زفتح الملک بہادر ولیعہد ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ و از تماندہ  
ذوق دہلوی ست ۷

|   |   |
|---|---|
| آنکھیں تو اسکو دیکھ کے ہوتی ہیں بقا<br>کیا قتل ظالم نے کس کس ادا سے<br>تم رہو اور مجھ سمع اغیار | بن دیکھے دل تو اپنے لگا اسکو کیا ہوا<br>ملا مجھ کو قسمت سے جلا دیا<br>میرا کیا ہے ہوا ہوا ہوا |
|---|---|

سرخ میر محمد نصیر محمدی خلف میر کلونیرہ و سجادہ نشین خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ  
در موسیقی دستگاہیہ داشت و ریاضی نیکو میدانست و شعر نیک می شناخت  
موسن خان کہ باوے نسبت خویشی و دامادی داشت و تراخی و نقات او ح  
قطعہ گفت ۷

|  |   |
|--|---|
| شیخ زمان شہزادہ روزی سال و نقات<br>گفت بہ مومن ملک خواجہ محمد نصیر | فکر بلندم رہ جنت ما و اگر نت<br>در قدم ناصر و در دنگو جا گرفت |
|--|---|

این بیت اور است ۷  
دل بہ جیکے لئے پہلو میں تپان رہتا ہر  
یون سنا ہے کلاو سے ہی خفقان رہتا ہے

مر مر سید محمد خان خلف نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خان نیشاپوری  
از باشندگان فیض آباد در لکنو طرح اقامت انگلند از شاگردان خواجہ آتش  
بود و دامادیان دارد ۷

|   |   |
|---|---|
| رخ کو پوشیدہ عبت ماہ لقا کرتے ہیں<br>دل نہیں دیتا میں اس واسطے آزر دہ | اچھی صورت کو چھپاتے ہیں ہر کرتے ہیں<br>روٹھے جاتے ہو اسی بات پر آؤ آؤ |
|---|---|

نگہ پاس کر کیوں تو یہ کتاب پر وہ شوخ  
پھر بڑی آنکھ سے اس نے مجھے دیکھا دیکھا  
**ریختن** سعادت یا رخاں دلبوی تو رانی الاصل پور طہا سپ بیگ خانہ بان  
ریختی ایجاد اوست سیاحتاً کردہ و مرحلہ پاپیودہ بود کلام خویش خراہم آورد  
نورتن نام کردہ در جہادی الثانی ۱۱۸۵ھ ہشتاد سالہ در گزشتہ در گزشتہ  
می آرد از غرائب امور آنکہ میگفت درین سال رخت بعدم آباد میکشم چون سبب  
پرسید ندگفت سالماست کہ بخواست مصرع تاریخ فوت خود بر زبان آورده  
کہ درین سال ازان جہانے شدن من خبر میدہد و قصہ شاہ حاتم کہ او شاد  
او بود نقل کرد کہ ہم برین منط ایشان را اتفاق افتاد خلاصہ ہیچمان دیدہ شد  
انتهی اوراست ۷

کر اپنے دلمین تو نصاف میں ہوتا ہو گیا  
قسم ہر ایک عالم کو رولادیتا ہے ای رنگین  
جو پوچھتا ہوں تغافل سے کیوں جلاتے ہو  
اوس میں چھپ کے دیکھو بڑا وہ خیر کو دیکھ  
گلے میں ڈال کر باہین سنا تا تیرا یا دایا  
وہ اوسکی جھمکیاں کہ اگر تر مجھ کو جانا  
تو وہ کہے ہی تجھے جانکر جلاتا ہوں  
بہلا یوں دیکھنا دیکھو تو دیکھا جاتے مجھے

**روشن** روشن شاہ مولدش بریلی سکنش میرٹھ ۷  
دیکھ کے جھکونٹہ کوچہ پایا اور حیا کا نام کیا  
آنکھوں میں ڈراٹھیر پونا دیکھ لیں اوسکو  
واہر کی تیری دانشمندی زمین ہی کا کام کیا  
اقرار یہ تھیرا ہے دم باز پسین سے

## زار مجھ

زار حافظ امام بخش نابینا از باشندگان تحانیسہ پارسی آگاہ بود و با موسیقی  
آشنا اعمال کارگر میدانت ۷

آشنا ہوتی ہے اوس لیے جو دشنام تو ہم  
 دلیں کہتے ہیں کہ دشنام ہمیں کیوں نہ ہو  
 زکی شیخ مہدی علی مراد آبادی خلف شیخ کرامت علی خطاب ملک الشعر از  
 واجد علی شاہ داشت رسمی آگہی از علماء فرنگی محل اندوختہ از فن تاریخ خیلہ آگاہ بود  
 دیوانے دارد

وحشت ہے آشکار ز لہجہ کے حال سے  
 ترک ملاقات کی پوچھو نہ بات  
 دہوم دیوانے اوڑا تے ہیں پیرا دونی  
 گاہے غم فراق کبھی آرزوئے وصل  
 آنکھیں بیان کرتی ہیں افسانہ خواب  
 ہم سے نہ ملنا اوسے منظور تھا  
 شمع محفل کو لگا دیتے ہیں پروانے پر  
 کیا ہوئے دا لگی جو کبھی دل لگا رہے

## سین محلہ

سالک مرزا قربان علی بیگ خلف نواب مرزا عالم بیگ اقل روزگارے  
 بر استفادہ از والا خدمت مومن خان سفید و بیشتر زمانے باستفاضہ تربیت  
 از غیرت عرفی و فخر طالب مرزا غالب سفیض بودہ حیدر آبادی مولد دہلوی  
 مسکن است امروز در حیدر آباد است درین نزدیکی دو تاقصیدہ دربارسی  
 زبان یکے در مدحت پدر والا گزنامہ گردآور و دیگر دستاویز والیہ این ریاست  
 دام اقبالہا فرستادہ بندہ ہم مطالعہ کردم خوش سنجیدہ است اورا دیوانے است  
 ہنجاہ سالک نام دارد

بتوں کی بزم کہ کوئی نہیں جہاں اپنا  
 تم غیر کے ہوئے تو رہا کیا جہاں میں  
 جان یوں سہل دی فرمادے عاشق ہو  
 خدا کو کر کے چلا ہوں نگاہبان اپنا  
 گویا ہمارے واسطے کچھ ہی بنا تھا  
 پہلے قبائلی بھی اللہ عطا کرتا تھا



کیل ہر بات میں ہے فتنہ محشر ہونا  
تیز چلتی ہے سخت جانوں پر  
رہی آشنائی فقط نام کی  
نہیں اور نہ سے بڑا لطف شہ وصل  
میرا ہوا شیانہ اور آداب جلا ہوا  
کیا کیا سزا ملی ہے مجھے وصل کے عوض  
میں نکلتا تری محفل سے اکیلا رکاش  
ساکس جو کوئی عشق میں مجھ کو برا کہے  
میلوس و نا امید ہیں کیا مدعا ہے ہم  
کاش اے سپہر تجھے ہی کہتے تو سہل تہیں  
فرط نشاط وصل سے ہو ڈر کہ مرجائیں  
آخر تو لائینگے کوئی آفت فغان سے ہم  
تم آگئے تو ہوش کمان میں زبان ہو کون  
چپ چپ پڑے ہوئے تھے ابھی خانقاہ میں  
ترے کوچہ کی جھپیرا ہے تنگ  
ہوتی ہر رحم و زراکت میں لڑائی کیا کیا  
یہ بھی قسمت کہ ہوا نام ہمارا ساک  
کہنے کا غیر کے تو کیوں یقین نہیں  
طلب وصل یہ کہتے ہو بہ تکرار نہیں  
پھرتے ہیں داد خواہ ترے شرمین خراب  
شکر کیجے مگر افسردہ سے ہو کر کیجے

اور ابھی سیکھتے ہیں آپ سنگر ہونا  
دم نہ چرواہے جانے تیغ قاتل کا  
وہ نام آشنائے زبان رہ گیا  
جانے پہونچا ہے کہاں شور سلاسل  
مجھ بھی گئی تھی آگ تو بجلی کو کیا ہوا  
میں نے شب فراق کو روز جزا کہا  
غم یہ ہے ساتھ مرے غیر کا ارمان کلا  
نکلتا ہوں منہ کو اور یہ کہتا ہوں دوست  
کہتے ہیں اور کہتے ہیں کس التجا سے ہم  
وہ خواہشیں کہہ رکھتے ہیں اوس ہونا ہے  
ذکر غم فراق ہے چھڑیں بلا سے ہم  
حجت تمام کرتے ہیں آج آسمان سے ہم  
آج آپ اپنے گھر میں ہیں کچھ میہاں ہم  
کچھ کچھ لکے ہیں بہت پیر معاف سے ہم  
کہ آنا ہے نگاہ پاسبان میں  
سربار جو زانو پہ وہ دہر لیتے ہیں  
بے نقط ہی وہ سناٹے میں اگر لیتے ہیں  
پر تیری آنکھ راز کی تیری امین نہیں  
خوش ہوں دو یقینین اثبات ہر انکار میں  
تو پوچھتا نہیں تو کوئی پوچھتا نہیں  
تا وہ صورت ہی سے جانے کہ کلا کرتے ہیں

مبتدل ہو کے گرفتہ محشر بن جائے  
 لاغری سے نظر آتا کہین پنجہ نہیں  
 اعتبار نہ ناز ہے کیا کیا اون کو  
 وہ دشمن دوست ہو یا آسمان ہو  
 شکر کیجے کہ نہیں تاب تکلم مجھ کو  
 اوسکو دیکھو کہ وہ ہر جیسے ہو کر دشمن  
 غصہ قاتل کا بڑا یا ہے یہ طعنہ دیکر  
 اے حضراتے دن ترے کیونکر بسر ہوئے  
 کوئی تو بات ہنسی کی نہ کہے  
 جان ہی دیکے عشق میں ہوئی خیر  
 بیان بھی جو وہ ستائے کسی بگناہ کو  
 ہو نہیں وہ صید کہ رو پاکرے صیاد مجھ  
 آمادہ ستم فلک و یار کہینہ جو

وہ اشارہ کہ تری نرگس فتاین نہیں  
 تیرے ہیکے تو کمان دار کی تقصیر نہیں  
 قتل کو آتے ہیں اور ہاتھ میں شمشیر نہیں  
 اجل بنکر ہی کوئی مہربان ہو  
 ورنہ اس طرح ہی جو چاہو کہو تم مجھ کو  
 آسمان شکے ستانا نہ کہین تم مجھ کو  
 زندہ گویا کہ نہیں چوڑ نیکی تم مجھ کو  
 ہم سے تو رات کٹ نہ سکی انتظار کی  
 خندہ صبح قیامت ہی سہی  
 آگیا کچھ لسا دیا آگے  
 اے اہل حشر تم تو نہ کہنا خدا الکی  
 ہو نہیں وہ کشتہ کہ پیشا کرے جلا مجھ  
 پیغام موت کا مجھے اب جا بجا ہے

پچھرا شتاب خان دہوی از تلامذہ مرزا صابر دیوانے وارد

ہو غریب رحمت حق وہ عجب انسان تھا  
 اوسکو ظالم جو کہا میں نے تو ہنس کر بولا  
 رکسایا دم نے مرے بھولنے کو  
 ہم لطف سے تو گذرے پتھر اجھا شکا  
 لینا ہے امتحان تو اب لے کہ پھر کہین  
 کچھ آج کل مرے دلمین گذرتے ہیں عیار

میکدہ کی پہلے جو موجد ہوا تعمیر کا  
 تجھکو ظالم ہی میسر کوئی مجھسا نہوا  
 عجب لطف کا ہے یہ نسیان تمہارا  
 یہ بھی بڑا ستم ہے کہ ہم پر ستم نہوا  
 تو آتے تیغ کھینچ کے اور مجھ میں دم نہوا  
 کھلا نہ آنے کا یہاں اونکے مدعا مجھ کو

سرور رجب علی بیگ فرزند مرزا صفر علی لکھنوی از شاگردان

نواز شش حسین خان نواز شش دیوانے دارد و فسانہ عجائب از دست ۵

کسی خوشی کمانگی ہنسی کیسا اختلاط | بکھونہ چھپر و تم کہ وہ اب ہم نہیں ہے

سرور اعظم الدولہ نواب میر محمد خان خلف نواب ابوالقاسم خان از تلامذہ

جان بیگ سامی و از امراء دہلی بود دیوانے دارد و تذکرہ از و یادگار از ریختہ لہ

یشین و پسین دران قلمی نمودہ بہارسی ہم فکر میکرد در شہادۃت ۵

دیوانے ہم نہیں ہیں کہ فصل بہار میں | کہنے سے ناصحونکے گریبان رفو کوہن

غیر لایا و سے ان بہر تاشاد م نزع | دوستوں سے ہوا وہ جو ہوا دشمن سے

سکندر خلیفہ محمد علی مرثیہ گو پنجابی از تلامذہ محمد شا کر ناجی خود را از شب شتر

نجات نداشتہ از وطن بدہلی و از دہلی بہ حیدر آباد رفت و از حیدر آباد بلک عدم

شتافت استخوانش بیکر بلا فرستادند ۵

سمہ گذرا چمن میں کونسا غور شیر و یابا | کہ شبنم گل کے منہ پر اب تلک باقی چھوکتی ہے

سودا مرزا رفیع انجہ حضرت شیفتہ در ترجمہ اش نگاشتہ بندہ را خیلے خوش آمد

بنابرین کلمہ چنید نقل برداشتم نظر افروز را باب مطالعہ باد و ہونہ از بزم فقیر غزلش بہ

از قصیدہ و قصیدہ اش بہ از غزل و اگر کوئی غزلش از اشعار سیر کن مملوست

و قصیدہ از ان خالی زیادہ ازین چہ توان گفت کہ قدما را مانند فصحاے متاخرین

بہر اسون خاطر و جاگزین دل نہ لسن بود کہ ہر شعر دلپذیر آید و ہر بیت خاطر نشین لہذا

در کلام ایشان رقص اجل واقع شدہ چہ در قصیدہ و چہ در غزل مع انہم اولون

و الموجدون و الا خاطر بمجمیع فنونھا متعذرا للمتقدمین و للہ در

من قال العلم للمتأخرین پس بنا برین مقدمات برین بزرگان دار و گیر زہار

نہ اواریست و طعن و تعرض لایق نہ معذرا در اشعار منتخب ایشان باید نگریست کہ در

رقت عالی و مکانت فنیح جلوہ زہور گرفتہ و بدل علی ذلک ما قال شرف الا فضل

فخر الامثال قدوة المحققین مولانا صدر الدین المتخص بہ آنر دہ در  
تذکرہ خود کہ بایجاز و اختصار تمام در حال ارباب نظم ریختہ نوشتہ است تحت ترجمہ  
میر تقی المتخص بہ سیر در شرح کلام و سہ حیث قال پستش اگر چہ اندک پست  
است اما بلندش بسیار بلند مرزا از اقسام شاعری در شنوی فکر معقول نیست  
اباجی رکیکہ بسیار گفتہ و آن شیوہ داشتہ و مضامین دلاویز می یافتہ کلیات  
از دست آورده اند کہ سودا روزی بر آستانہ شیخ علی حزمین رسیدی  
خواندن شعر یافت و بر خواند

ما و کلتیر سید پنچوڑ از زمانہ میں  
تڑپے ہی مرغ قبلہ نا آشیانہ میں  
شیخ فرمود تڑپے ہے چہ معنی دار و گفت اے می تہد شیخ بہ کرم پر دانست و  
بلک الشعر خطاب فرمود

|  |   |
|--|---|
| <p>آدم کا جسم جبکہ عناصر سے مل بنا<br/>کونین تک ملی تی جس دل کی محکومت<br/>زبان ہے شکر میں فاضل شکستہ بالی کی<br/>چھیمت باد بہاری کہ میں جو نکمت مگر<br/>بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا<br/>مباد ہو کوئی ظالم ترا گریبان گیر<br/>یہ تو نہیں کہتا ہوں کہ سچ مچ کرو نہنا<br/>جی تک تو دیکے لون کہ جو ہو کار گر کہیں<br/>تو نے سودا کے تین قتل کیا کہتے ہیں<br/>بوسہ ہنس کر نہ دیا اوسنے سوائے ڈنام<br/>کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہی سودا</p> | <p>کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا<br/>قسمت کہ اک نگہ پر جا اوسکو ڈال آیا<br/>کہ جسے دل سے مٹایا خشن ہائی کا<br/>پھاڑ کر کپڑے ابھی گھر سے نکل جاؤنگا<br/>دی تھی خدا نے آنکھ سونا سور ہو گیا<br/>مرے لہو کو تو دامن سے دہو ہو سو ہو<br/>جھوٹی ہی تسلی ہو تو جیتا ہی رہو نہیں<br/>اے آہ کیا کروں نہیں بکثا اثر کہیں<br/>یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں<br/>سو بھی یہ بب نہ ملا کوئی تو مجبوری میں<br/>ساغر کو مرے ہاتھ سے لہو کہ چلا میں</p> |
|--|---|

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر  
 پیغامبر نے دیر لگائی تو ہے ولے  
 مت پوچھ یہ کہ رات کئی کیونکہ مجھ پر  
 سودا جہانین آکے کوئی کہہ نہ لے گیا  
 عجب بیدار حسرت پر مری صلیا دکر تاپے  
 قاصد کو اپنے ظالم جو کچھ میں دون سجکا  
 ہے قسم سمجھو فلک سے تو جہان تک جا ہے  
 تصور میں ترے کہیو صبا اور لا ڈالی سے  
 کلن پھیکے ہی غم و غمی طرف بلکہ غم بھی  
 سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کئی رات  
 سودا کے جو بالین بہاؤ شوق قیامت  
 بدلاترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے  
 اتنا لکھا یو مرے لوح مزار پر  
 سب کے سوا ہوں یہ کہدین کہ پہنا  
 بیخوابی سے مرنے پر شب بچر میں سودا  
 دشنام تو دینے کی قسم کہانی ہے لیکن  
 ہے پرستی ہر مری باعث آمرزش خلق  
 ایدل پیکر سے بگڑی کہ آتی ہر فوج لشکر  
 انصاف کسکو سوچئے اپنا بجز خدا  
 سودا کو جرم عشق سے کرتے ہیں آج قتل  
 خواہ کعبہ میں تجھے خواہ میں تبخانہ میں

اپنی تو نیند اوڑ گئی تیرے فسانہ میں  
 دہڑکے ہر دل کہ یہ نہ تھے رات ہو گئی  
 اس گفتگو سے فائدہ پیارے گزر گئی  
 جاتا ہوں ایک میں دل بجز آرزوئے  
 دکھاتا ہے مجھے اسکو جسے آزاد کرنا ہے  
 جیتا بچرے تو اجرت ورنہ یہ نہ ہوتا ہے  
 جلوہ حسن اس سے حسرت دیدار مجھے  
 گلے لگ لگ میں روایات تصویر بنا ہے  
 اسے خانہ بر انداز چمن کہہ تو ادھر بھی  
 آئی ہے سحر ہو نیکو ظالم کہیں مر بھی  
 خود ام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے  
 اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے  
 یار تک نہ ذکیات کو کوئی خفا کرے  
 بالین پہ مرے شوق قیامت اگر آئے  
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوہ کر آئے  
 جب بیکے ہو وہ مجھ کو تو اک جنبش لب ہے  
 تو بہ صد قوم نے کی ہر مری بخوار سے  
 لخت جگر کی نقش کو آگے دہرے ہوئے  
 منصف جو بولے میں سو تجھے ڈر ہوئے  
 پہچانتا ہے تو یہ گندگار کون ہے  
 اتنا سمجھوں ہوں مریا کہیں دیکھا ہر

جس روز کسی اور پہ بیدار کرو گے  
 سوز محمد میر ولد میر ضیاء الدین نسبش تا حضرت قطب عالم گجراتی میر سرد  
 بخاری موطن دہلوی مولد بود خط شفیقہ و نستعلیق خوش می نگاشت در موز  
 تیر اندازی نیک می شناخت اشعار بہ طرز مطبوع میخواند در عهد آصف الدلہ  
 بہ لکنئور رفتہ در اوائل میر تخلص میکرد ہر گاہ میر تقی در لکنئو آمد سوز تخلص خوش  
 قرار داد ہشتاد سالہ در تلم از جان رفت ۵

کعبہ ہی کا اب قصد یہ گراہ کرے گا  
 جو تم سے ہو ہو گا وہ اللہ کرے گا  
 ہم اوس سے ہم سے بگڑ گئی تو خفا ہو مجھ کو رولا دیا

دے میں بھی کیا ہوں کر و فی میں یہ بنایا منہ کہ نہ بنا یا  
 کھینچ کر تیر مار بیٹھے بس  
 سوز ہے یا شکار ہے کیا ہے  
 لوگ کہتے ہیں مجھے یہ شخص ہے شوق کین  
 عاشقی معلوم لیکن دل تو بے آرام ہے  
 مگر بانی کا قاتل نے زالا ڈھب نکالا ہے  
 سہوٹ پوچھتا ہے کس نے اس کو مار ڈالا

سوز مولوی عبد الکریم خلیف حضرت صہبائی تازی آشنا پارسی آگاہ دیوانہ  
 گزاشتہ ۵

فکر میں تھے انتہائے عشق کی مدت سیر ہم  
 صبار قیصر کتنی تھی راہ کچھ ورنہ  
 بارے یہ عقدہ ہمیں اگر تر خنجر کھنڈا  
 میں بڑا بول جو بولا تا شب و صلت یز  
 ستم یہ کیوں مرے شبت غبار یہ ہوتا  
 ابھی دہلین ابھی آنکھوں میں ابھی داسن ہم  
 سودہ آگے مرے ہنگام سحر آ ہی گیا  
 اشک میں بھی تری شوخی کا اثر آ ہی گیا  
 خیر تقصیر ہوئی ابتوا دہر آ ہی گیا  
 اب کوئی سوز سے بھینے کی نکالو صورت  
 رفتہ رفتہ یہ بھی ظالم آشنا ہو جائیگا  
 سوز گو بیگانہ ہی پر بزم میں رہے تو دور  
 لے لیا موت نے گھر ہی تری دیوار پاس  
 پاس نے میں نہ کشتو تھے لگے دیر کین

بوسہ پہاوسن میں کہ جسکا نہیں سراغ  
جان سینہ میں نظر آنکھوں میں دم ہونٹوں پر  
ہلتی تری زبان بخت بیدار دگر نہیں  
اک آنے سے ترے کام میں اگلے لاکھوں  
یون ہی گھٹ گھٹ کر مری توقیر آج بھی

سید میر غالب علیخان مخاطب بید الشعر اسرگودہ انشا پر دازان  
دفتر شاہی بود نوشته اند تاریخ ایرمان سراے کہ اکرام نام یکے از نقیبان حضور  
والایرون دروازہ لاہوری ساختہ بود و الحال از و نشانے نامندہ بسیار  
ب لطافت و پاکیزگی گفتہ **لله درہ** **۵** امشب کرے کن بسرے اکرام پزیر  
تاریخ و فاش کہ پایان مرزا امیر خسرو دہلوی دفنش کردہ اند و بر سنگ  
مزار وے کندہ این ست **۵** اکرام بیاسود بیاسے خسرو انتہی اور است

**۵** سبب کیا پوچھتے ہو مجھے میرے زار رونے کا  
کسی کو کچھ مرض ہے مجھ کو ہے آزار رونے کا  
نہ غار نہ گلگونہ نہ ہی رنگ حنائو  
یہ دہرک لکی ہو جی عشق میں کچھ اور ہی  
اے خون شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا  
وہ مرض اور ہے جسکو خفقان کہتی ہیں  
ماصح کی ہند سن گویاں کان ہی نہیں  
حالت مری اجی نہیں کیا جانے کیا ہو  
یار و مرے بالین سے نہ اوٹونہ جاؤ

## شین معجمہ

شادان مرزا حسین علی دہلوی خلیفہ مرزا زین العابدین رضا  
از تلامذہ مرزا غالب **۵**

ایک نہ دیکھتے کہتے ہیں یہ منہ پیر کے وہ  
کوئی کینچے لئے جاتا ہے ادھر دل میرا

|   |   |
|---|---|
| غیر و نیہ میں وہ لطف کہ بڑے ہی میں ہمیشہ<br>نزدہ اسے یاس کہ پھر آئی نصیب بتا دے<br>وہ یہ کہتے ہیں جو کرتے ہو دعباسی کر لو<br>پوچھتے ہیں کہ تمنا تو بتاؤ کیا ہے<br>پھرتی ہے کوئی چیز آنکھوں میں<br>ہماری ناتوانی دیکھنے کو | ہمیر یہ ستم ہے کہ سوا ہونین سکتا<br>حسرت ایدل کہ او نہیں مہر نہ پہرا دیو<br>ہم ہر آنکھو دکھا دینگے اثر ہونے تک<br>جانتے ہیں کہ نہیں تاب محکم مجھ کو<br>یہ مرے بخت کا تو خواب نہیں<br>وہ آکر پوچھتے ہیں تم کسان ہو |
|---|---|

**شایق** خواجہ فیض الدین عرف خواجہ حیدر خان پور خواجہ خلیل اللہ  
از سکناے ڈاکہ از شاگردان مرزا غالب پیارسی ہم سخن میگفت دیوانے  
مختصر دارد

|  |  |
|--|--|
| اوسے نے کیا مجھ کو رسوائے عالم<br>کہ جسے تجھے عالم آرا بنایا |  |
|--|--|

**شیر** مرزا غیاث الدین دہلوی خلف مرزا قمر الدین شہید اخص  
نبیرہ شاہ عالم بادشاہ از تلامذہ ذوق دہلوی ست

|   |  |
|---|--|
| شیر خدا سے ڈرو کل تھے سجدہ بت میں<br>لاکھ پروردہ میں وہ پوشیدہ رہا پر ہم نے | اور آج تکویہ دعویٰ ہی پارسائی کا<br>دیکھا جب دلی مگا ہونے نظر آ ہی گیا |
|---|--|

**شرف** میر امام علی ابن میر قادر علی فرخ آبادی

|   |  |
|---|--|
| منہ سے بوسہ تو نہ مانگینگے حسین یا مہربان<br>وصل میں ہو کے ہم آغوش وہ بولے یہ ترن | جان جائے تو نہیں غم ہی مگر آن ہے<br>اب تو فرمائیے کچھ اور بھی ارمان ہے |
|---|--|

**شیر** مرزا روشن الدولہ خلف مرزا آغا جان متضطر فرزند مرزا  
سلیمان شکوہ نسبت تلمذ با مرزا رحیم الدین حیا داشت در داستان  
طرازی کمالے ہم رساندہ بود

|   |  |
|---|--|
| کام تو کچھ بھی نہیں ہر حشر میں اپنا مگر<br>آن کلینگے تری خاطر اگر آنا ہوا |  |
|---|--|



نا توانی کا حیرا ہو کہ اوٹھانے نہ دیا  
 شعلہ علی رضا خان ولد نواب ذوالفقار خان بزرگان و سے در سر کا حیدر آباد  
 با خطاب نوابی بر مناصب جلیلہ ممتاز بودند ام و زو سے نیز بر بقیہ آن تیول کہ  
 پدر بزرگوار اور ابو در اصلع چھنڈ واڑہ بفراخت تمام و قناعت مالاکلام بسری ہر  
 مزدے سنجیدہ و خوش صحبت است فکرے بلند و ذہینے ارجہند دارد در فن شعر استاد  
 معین ندارد دہان طبعش اوستاد است و فکرش رہنماست چون خال حضرت شہیر  
 است مدتے ہم مشق و ہم مشورہ ایشان بودہ دیوانے فراہم آورده

است ۷

مانند آسمان ہے سدا سے خمیدگی  
 کیوں کاٹوں اپنا آپ گل میں نصیب غیر  
 وحشت کے امتحان کا افسوس رہ گیا  
 بیمار کو آنکے دیکھیں گے وہ خدا  
 برپا کسی سے حشر بھی کوئی نہ ہو سکا  
 اے شعلہ بھوک و غرض جنوں ہی تھا پسند  
 دلیں کی جسے جگہ مجھے وہ ٹیڑھا ہی رہا  
 اس بحث نا صواب میں کیونکر نہ جائے جان  
 عدو کو گالیاں دیتے ہیں مہ لیکن بھلا شہر  
 زحمت سعی کیجئے کو یہ اچھا ہے خیال  
 کیا جلد بر آتی ہے کماندار تمنا  
 شب بہ اس ہم نے بٹھا رکھا  
 شکریا غلام حسین دہلوی از تلامذہ میر تقی و شعراے پایے تخت

پیری سے پیشتر بھی کہی میں جوان تھا  
 دنیا میں کیا کوئی مرا قاتل نہیں رہا  
 جب قیس تھا تو شعلہ شوریدہ سر نہ تھا  
 اچھا تو اونکا سنتے ہی بیمار ہو گیا  
 دنیا میں ہم نے پہلے کوئی نو صہ کرنے تھا  
 جنگل و گرنہ قیس کے بابا کا گھر نہ تھا  
 گر رہا تیر ہی سینہ میں تو ٹیڑھا ہو کر  
 میں دل کو آزماؤں مجھے آزمائے دل  
 ہم اونکے منہ کو تاکا ہو بھی میں دشنام بھی نہ  
 یعنی تھا بھوکو جو ہم خط تقدیر سو ہے  
 کچھ دلیں گذرتی ہی ترے تیر سے پہلے  
 میرے زانو پہ کوئی سوتا ہے

اکبر شاہ بود

نیم بسمل ارسنگر چوڑا شکتیا غم نہیں  
پر یہ غم ہے اعتبار دست قاتل اوٹھ گیا

شمس میر آغا علی لکھنوی از شاگردان قاضی محمد صادق خان اختر  
است

بنارٹ کی نہیں ناز کر اچان جیو نہیں  
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت اسی جاتی ہے

شمس میر قدرت علی ابن میر انتظام علی سہوانی مشق سخن از منشی صاحب  
نمودہ گا ہے گا ہے بانامہ نگار بر بخور و صلاح از ناصیہ اش می تراود

اے جنون تو مجھے لیجا نیگا اباد و کبر  
شہر او نکا نظر آتا ہے بیابان او نکا  
تہی یہ قسمت کی بُرائی کہ تجھے او ظالم  
سارے عالم کے حینونے میں اچھا سمجھا  
نامرادی نہ پہچی پردہ تصویر میں بھی  
جسے دیکھا مجھے محروم تمنا سمجھا

شورش غلام احمد نام فرزند محمد اکبر قبائل نویس از شاگردان مومن  
خان

نامہ جو بنالاسر ہر قاصد تو صدم کا  
ایمان نہ کہو نا کسی مایوس کرم کا  
چشم عاشق ہو دور یاکو کوئی دی تشبیہ  
بس وین روئیکا ہو جائے بھانا بھگو

شہرت مرزا حاجی نبیرہ شاہ عالم بادشاہ از عبد الرحمن خان احسان کسب  
این فن نمودہ پس نسبت تلمذ بمیر ممنون درست کرد پس از حضرت آزر دہ باسقا  
پرداخت

ہم بڑی چیز سمجھتے تھے پہنچانے میں  
کلا اک جام کی قیمت بھی نہ ایمان اپنا  
غبار اوٹھانے ترے دل سے ورنہ او ظالم  
ہماری جان کو اک یہ بھی آسمان ہوتا  
ماتے جی بہر کے وہ فیدار میسر نہوا  
یون بیٹھتے ہو جیسے کسی کو کسی سے کچھ  
حشر کا دن شب غم کے ہی برابر نہوا  
مطلب نہیں مراد نہیں مدعا نہیں

بہ تو خبر نہیں ہو کہ کیا حال ہو کر آج  
شہادت کا بار بار ہے آتا جگر بہ ماتمہ

**شہید می** منشی کرامت علی خان ولد عبدالرسول خان از باشندگان لکنئو  
وازشاگردان مصحفی و نصیر دہلوی بود از عروض و حساب بہرہ وافر داشت بیشتر در  
پنجاب و گجرات بسر برد و بہ دہلی نیز رفتہ و بہ بہوپال ہم آمدہ در ۱۲۵۵ھ بہ حجاز  
رخت کشید بعد ادا سے حج ہنجاہ مدینہ پیش گرفت در اثناء راہ بیمار گشت ہمانا  
چارم صفر ۱۲۵۷ھ بود کہ بروضہ مبارک نظر انداخت بہ علوی عالم شتافت دیوانہ  
دار دہندہ دیدہ ام ۷

قدر سب چاہئے والو ملکی ترے دیکھ چکے  
خوار رہتا ہے پیرانا تو پیشمان نیا

عام بن اسکے تو لطاف شہیدی سب پر  
تجسس کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

نئی باتیں نئی گماتیں نہی چاہت نیا پیار  
کیا قیامت ہے نئے شخص پر آنا دل کا

شرم آتی ہو اگر نہ ان بتوں کی ضد سے میں  
جیتے جی اللہ سے اک عور حبت مانگتا

دوست نے خاطر دشمن سے کیا جھکواک  
موت یہ ہے کہ وہ کم عوصلہ نازاں ہوگا

اے روز قیامت ادب اسکا ہر تجھے فرض  
ہے تجھے بڑی میری شب تار کئی دن

نزع کے وقت شہید لیے جو حسرت پوچھی  
کیا ہی حسرت لکھا کچھ مجھے مرغوب نہیں

قیامت تک نہ ہو لو نگاہ سانسنگی جا کا  
مرے زانو پر زانو بے تکلف رات دہر بیٹھے

ناکامی جاوید کی ہم مانتے منت  
افسوس شہیدی تری تربت نہیں ملتی

وہ وقت تو آنے دے بنا دینگے شہیدی  
بن آئے کسی شخص پہ مر جاتے ہیں کیسے

**شہید میر** حافظ خان محمد خان خلف مولوی غلام محمد خان فرزند غلام حسین خان  
رامپوری موطن پدر بزرگوارش بعدہ ہائے جلیلہ ممتاز بود و خوش نیز از  
مدتے درین دیار باعز از تمام بسر می برد و از سرکار فیض آثار خطاب بہتخا الشعرا  
دار و بخدمت میرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب مدتے مشق سخن سجا آورده در

پارسی اوستا و قیامت کا راست توجہ اور بختہ معطوف نیست بلکہ ازان روز  
 کہ پائے اقامت بہ بھوپال افشردہ است گاہے اتفاق رختہ سرائی نیفتاد اینجا  
 کہ بریک دوسبت اقتصار رفتہ است و درین نامہ ثبت گشتہ و این بیتھانیز کہ  
 از افکار دیرینہ اوست در اثنائ کلام بسبع بحر دستور رسیده است دانی کہ  
 برین قدر در وصف وے گفتار دیم چرا کہ دیم و سبب دار دیکے آئکہ شیوہ  
 ما اختصار است خیر الکلام ماقبل و دل دیگر آئکہ وے اوستاد نیست روش  
 سخنوری از و آموختہ ام و آنچه یافتہ ام از فیض او یافتہ ام اگر درستایش  
 گفتارش آنچه واقعی ست تحریر کنم از ارباب مطالعہ کمر بوندہ باشند کہ گمان  
 مبالغہ نبرند کہ سخن شناس و ادافہم کیاب است معہذا مجموعہ غرلیات و قضا  
 وے کہ در پارسی زبانست بیدین کہ گواہ حسن طبیعت اوست ۵

|   |  |
|---|--|
| پوچھونہ اہل عشق کو کیا ہن کہاں کی ہن<br>کوئی ہو اونکی حشت و گل علاج ہو<br>مین نامدار ہجر وعد و کامگار وصل<br>بزم جانان مین جو جانا ہوں تو فراتے ہن<br>غیر تباہ دست مے ہم کامیاب | اچھے مین جس طرح کے مین جو مین جہا مین<br>اک ہم اگر نہیں نہ سہی مدعی سہی<br>وہ کام کر گیا ہے تو مین نام کر گیا<br>ایک یہ بھی مے ایام کی شامت آئے<br>یار بھی قسمت سے اچھے پڑ رہے |
|---|--|

**شیدا** میر جھبوجان در ایام شباب ازین خاکدان رحلت کرد از  
 تلامذہ موسیٰ خان بود با حضرت شیفتہ نزد مودت میباخت ۵

|  |  |
|--|--|
| ناشکر ہم نہیں مین او ہر کو گاہ ہے<br>دریا مین کہین کہین مژگان ہی ترنو<br>وہ دشمنی مین پور ہوں مہ بات بھی مین | پر وہ نگاہ جس سے عنایت عیان نہیں<br>مرجائے کوئی اور کیو خبر نہو<br>کہتے مین ز ہر دیکے الہی اثر نہو |
|--|--|

**شیفتہ** نواب مصطفیٰ خان بہادر فرزند عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب

مرتبہ خان بہادر مظفر جنگ ترجمہ حافلہ اش از تذکرہ شمع انجمن و صبح گلشن  
 دریاب انچہ مناسب اینجاست پیشکش نظر ارباب مذاق است حضرت شیفہ از  
 آوان صبا بشوق سخن مصروف بود و عمرے درین شغل بسر برد و در مراتب نظم و شعر  
 ادائے خاص دارد و بہر دوزبان رخیۃ و پارسی سحرے کہ می طراز دامن پرس  
 کہ مدتے بروش او حیرت گزارده ام و فیضی کہ صفت او معنوی افتد یافتہ ام  
 سبحان اللہ سخن از کجا بہ کجا کشید قصہ مختصر کم رس در رخیۃ شیفہ تخلص  
 میکنند و در پارسی خسرتی و از ثلث اندہ حکیم مومن خان کسے ہجاء او بر نخاستہ میرزا  
 نوشہ و حضرت آزر دہ را با وے مودتے کہ در میان بود نتوان گفت و در الغد  
 کہ پدر بزرگوارم بدلی رفتند و از حضرت آزر دہ کتاب علم میکردند با جناب شیفہ  
 ربطے خاص داشتند تو فی رحمۃ اللہ تعالیٰ فی سنۃ ستہ و ثمانین  
 و مائتین و الف ہجریۃ درین نزدیکی مہر و زلف گستر نواب مرزا خان خانان  
 بطلب نامہ نگار دیوان رخیۃ حضرت شیفہ روان داشتہ و ممنون لطف ساختہ

از جابے چند انتخاب کردہ آمد

|  |  |
|--|--|
| <p>اے مرگ آ کہ میری ہی رہجائے آبرو<br/>         ندیا ہائے مجھے لذت آزار نے چین<br/>         میری ناکامی سے فلک کو حصول<br/>         گہرا کے اور غیر کے پہلو سے لگ گئے<br/>         خوبی بخت کہ پیمان عدو<br/>         کسلے لطف کی باتیں ہیں بھیر<br/>         ہائے اوس برق جان سوز بہ آنا دکا<br/>         ہر تر اسلسلہ زلف ہی کتنا دل بند</p> | <p>رکھا ہے اوسنے سوگ عدد و کن فات کا<br/>         دل ہوا رنج سے خالی ہی توجی بھر آیا<br/>         کام ہے یہ اوسی ستمگر کا<br/>         دیکھا اثر یہ نہالہ بے اختیار کا<br/>         اوسکو ہنگام قسم یاد آیا<br/>         کیا کوئی اور ستم یاد آیا<br/>         سمجھے جو گر می ہنگامہ جہلا نا دلکا<br/>         پھنسنے سچھے بھی مشکل تھا چٹنا نا دلکا</p> |
|--|--|

کہتا تھا وقت نزع کے ہر اک سے شیفۃ  
 کہتے ہیں بیوفا مجھ میں نے جو یہ کہا  
 ایسے کریم ہم ہیں کہ دیتے ہیں بے طلب  
 یاں عجز نبی رہا ہر نہ وان ناز و دلفریب  
 میں جان بلب کسی کی اشارت کی دیری  
 اسے جوش شک قرب عدو ابھوت اوٹھا  
 طوفان نوح لانے سے اسے چشم فایدہ  
 کچھ اور سیدلی کے سوا آرزو نہیں  
 سحر او نکو ارادہ ہے سفر کا  
 جلب کے بوسے غیلے او لب سے شیفۃ  
 بزم دنیا میں ہر دو شخص کو کب عیش نصیب  
 اسے عدو کسے سازان ہی سمجھ تو آخر  
 اسے جان لب پیرا کے ٹھرنے سے فایدہ

دینا کس کی دِل تو وفادار دیکھ کر  
 مرتے رہینگے تم ہی پہ جیتے ہیں جب تلک  
 پھنچا دو یہ پیام اجل جان طلب تلک  
 شکر بجا رہا گلہ بے سبب تلک  
 دیکھ ہے اوس نگہ کو قضا اور قضا کو ہم  
 بیٹھے ہیں دیکھ بزم میں کس التجا سے ہم  
 دوا شک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کرین  
 اسے دل یہ یاد رکھو کہ ہم ہیں تو نہیں  
 قیامت آنے میں شب در میان ہے  
 کبخت گالیاں بھی نہیں تیرے واسطے  
 سو تجھی کو رہے جھکو تو نہ غم ہی بس ہے  
 جس سے ہم غوار ہوئے میں یہ وہی ہے  
 رہنا ہوا تو رہ گئے چلنا ہوا چلے

## صاد مہل

صابر مرزا قادر بخش خلیفہ مرزا اکرم بخت بہادر نبش تاجا نذر شاہ بادشاہ  
 دہلی میر سدا ز تلامذہ عبد الرحمن خان احسان و مولوی صہبائی علیہ الرحمہ بود  
 تذکرہ گلستان سخن بنام او غازی شہت دار داز گلستان سخن انتخاب اشعار  
 کردہ آمد و درین نامہ نگارش یافت ۵

نام شراب لے کے گنگا رہو گیا

محفوظ رہو، تو او لب میگوئے سافر

|  |  |
|--|--|
| ہے نگاہ آشنا کو ہر جگہ جلوہ سے ربط<br>ہماری خاک میں اتنی کہاں رسائی ہے<br>وہ ہی بت قاتل ہی جسکو عمر بھر پوجا گئے<br>تراہوں قبر میں ہی اسی خوف سے کہ ہائے<br>مجھ سے ہی چاہتا ہوں وہ ہر ہستم کی داد<br>ظالم جفا کشی کی ہوس تو نکال لوں<br>مرگ شب وصال کی غویلی ہو ورنہ غیر | دیر بھی کعبہ تھا جب میں ناصیہ فرسا ہوا<br>نہ جانیں دلمین ترے کس طرح غبار آیا<br>ڈر ہی منہ کیا لیکے جاؤں داؤد محشر کو تپا<br>پوشیدہ زیر خاک کہیں آسمان نہو<br>سمجھا ہی اپنے ظلم کا اک قدر دان مجھے<br>تجسس استم شمار لیک کا کسان مجھے<br>رکمانہ گدین تابہ سحر میہمان مجھے |
|--|--|

**صادق** میر جعفر علی خان دہلوی از مالیفات اوست بہارستان  
جعفری ۵

|                         |                        |
|-------------------------|------------------------|
| شرم سے نام وہ نہیں لیتا | پھر ہمارا خطاب ہے کوئی |
|-------------------------|------------------------|

**صبا** میر وزیر علی ولد میر بندہ علی لکھنوی از تلامذہ خواجہ آتش بود دیوانے  
دارد در اشعار در گزشت در سخن سخنان لکھنوی غنیمت است ۵

|                             |                         |
|-----------------------------|-------------------------|
| کیا بنایا ہے بتوں نے مجھ کو | نام رکھا ہے مسلمان میرا |
|-----------------------------|-------------------------|

کو چہ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے  
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

**صبا** منو لال لکھنوی از شاگردان مصحفی ۵

|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| چرخ کو کب یہ سلیقہ تہا شمع گاری میں | کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگار میں |
|-------------------------------------|---------------------------------|

**صبا** منشی محمد صابر حسین فرزند منشی احتشام الدین محمد سسوانی از چند ماہ پہلے  
اقامت در بہوپال افترودہ در پارسی از مولوی نجف علی خان صاحب سفر نگار نایت  
نسبت تلمذ دارد و در ریختہ زانوئے تلمذ پیش مولوی محمد ایوب خان گلشن تخلص  
راہپوری تہ کردہ و چندے بندت برادر بزرگوار خود منشی محمد انوار حسین تسلیم  
مشق سخن نمودہ سپس بزرطبیعت خدا داد ترقی فن کردہ در معاصران خویش

ممتاز آمد در تارنجگوئی محسود روزگار است ہر چند در راہپور از کمالان این فنون  
موجود بودند لیکن میگویند کہ بمقابلہ تارنجگوئی و صنعت نگاری و سہ انگشت  
حیرت بدندان و از مقابلہ ہشیام امروزیہ در ملک اوست غزلے چند است  
کہ در شاعرہ کلیمش دادہ اند و پیوند محبت او بانامہ نگار خیلے استحکام دارد  
از معنات دوران است از تالیفات اوست مثنوی شوکت خسروی پیرداز  
سکندرنامہ در ستایش والی راہپور و لسان العجم در فن لغت و سراپا سہ سخن  
در مصطلحات

اوسے غم دوست ٹھیلون تو بہہ ڈرائیو  
تم ذرا یاس سے کھدو کہ ماتم میں ہے  
عیش کا ٹاسا کھٹکنا دل پر غم میں ہے  
گھر کے دلمین مکر دیدہ پر غم میں ہے  
فقیر مست کو لمبائے چلو بھر پیالے میں  
سویدا دلمین بتائی نکمہ میں ہی داغ لالہ میں  
اندیشہ نہ دلمین ہونہ آنکھوں میں جیا ہو  
چلتا ہوا نسخہ ہو تو عاشق کی دوا ہو  
ہو خیر تری شرم کی جیتون کا بھلا ہو  
کچھ پتے ہیں تری نزاکت کے  
بین نشان مجھ میں ٹوٹی تربت کے  
یہ بھی سن لینکے وقت فرصت کے  
مرچکے ہیں صبا تو مدت کے  
بچ گیا ناک کان سے قاصد

جگر کو دلو و دنون کو برابر تول کہا ہی  
کوئی ارمان نہ باقی دل پر غم میں ہے  
نر ہے عاشق غم دوست الہی دل شاد  
درد ہو جائے محبت تری آنسو ہو جائے  
بھلا ہو خیر کی بہت رہی بیچانے والے میں  
ہر اک جاہر نیا ہی نام اونکے خال سنگین کا  
اغیار سے خالی ہو شب و صبح کی خلوت  
چٹکی کوئی خاک قدم یار کی دیدو  
لمبائے فقیر و فاسے ہی آنکھ دیشہ خوبی  
نا تو انی میں لا غری میں مرے  
مردہ دل ہوں شکستہ خاطر ہوں  
چھوڑ کر وعظ میکدے کو چلو  
کون ہے کسکو کوستے ہو آج  
کیسا خط کا جواب خیر ہوئی



قضا پر فوجہ خوانو نہیں اصل ہر سو گور نہیں  
 کونسا وقت ہے تنہائی کا  
 ٹھہریے ہم بھی تو اسے بندہ نواز آتے ہیں  
 ہم دفاسے وہ جفا سے کہیں باز آتے ہیں  
 پیشِ مہمان سے یوں ہی بندہ نواز آتے ہیں  
 تیرے کوچہ میں حواری باب نیاز آتے ہیں  
 کچھ گئی ہے مانی و بہنراو میں  
 آنکھ کہہ کوئی حسانہ صیاد میں  
 ملکیا شیون مبارک باد میں  
 کٹ گئی شبِ نالہ و فریاد میں  
 دیکھیں کیا کیا ہیں اثر فریاد میں  
 ہو گیا تما تمہاری یاد میں  
 ہے مزہ سبکو تری بیداد میں

ہوئے ہیں کشتہ حشر کے دشمنِ سدا نہیں  
 لگو آئینہ سے فرصت ہی نہیں  
 دل جو قابو سے چلا نالہ دل کہہ اوٹے  
 اپنی اپنی ہے ادا دہنگ سے اپنا اپنا  
 ہائے وہ اوسکا شب وصل بگڑ کر گنا  
 شکل درداوٹتے ہیں گر پڑتے ہیں آنسو بکری  
 کھینچتے ہی اون کی ابرو کی شبیمہ  
 ہم ندیدے کیا کہیں لطیفِ چمن  
 کسے آنے سے یہ شادی مرگ ہے  
 تم نہ آئے تو بھی اک جلسہ رہا  
 کہتے ہیں صدر سے کرینگے اور ظلم  
 دل ہی اب پہلو تہی کرنے لگا  
 رادخو ابی کون محشر میں کرے

**صفا** مرزا سعید الدین کہیں برادر مرزا رحیم الدین حیا وہم شاگرد آؤ

پوچھتے ہیں کہ کمان بہتے ہو اور جانی ہیں  
 کھڑے ہیں اور اتنا نہیں کہتی سند سے  
 کہ بجز دشتِ ٹھکانا نہیں دیوانوں کا  
 کون ٹکرائے ہے دیوار سے سر دیکھو تو

**صفا** پیرن شاہ فرزند رتن شاہ دہلوی سے تلمیذ ذوق دہلوی

میں نے بوسہ طلب کیا تو کسا  
 یہ خرابی ہے منہ لگانے میں

**صفدر** صفدر بیگ خلف حیدر بیگ از سکنا سے کراں

بوسہ مانگا تو وہ کہنے لگے صفدر افسوس  
 اب تلک تم مری عادت سے خبردار نہیں

**صفدر** کی میر صادق علی کہیں برادر میر نظام الدین عمنون کا فرے بیگنا ہر

از ہم گذرانید ع این ماتم سخت است که گویند جوان مُرد ۵

|                                   |   |
|-----------------------------------|---|
| نہن معلوم دلین صفدری کے درو گیتا  | کہ ہر دم ہاتھ سینہ پر وہ بیٹا بانہ کہتے ہیں |
| صفدری قد کو کین اسکے کما تا گل سر | سید ہی اوس شوخ نے کیا کیا نہ سالی بھگ       |

صفیر میان جان دہلوی از تلامذہ سومن خان ۵

|                                      |                                     |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| کہتے ہو جان جائے تری اور تھیں ہو جان | ہے ہے خدا خواستہ یہ تھنے کیا کیا    |
| ہوا ہو سہو تو پھر خوب یاد کر لیجے    | کہ رہ بجائے کوئی جو ر امتحان کے لئے |

## ضابطہ

ضابطہ مہر علی موطنش دہلی ست ۵

|                                     |                                       |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| حشر میں خاک سے سب لوگ تو بکے لیکن   | قبر عاشق سے جو دیکھا تو دیوان سا نکلا |
| نام کی تو شرم کر ضابطہ خدا کی واسطے | یہ تر اگر یہ تجھے آخر بہا لیجائے گا   |

ضاحک میر غلام حسین پسر میر عزیز اللہ دہلوی ۵

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| کیا دیجئے اصلاح خدائی کو لیکن | کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہ ہوتا |
|-------------------------------|----------------------------------|

ضیا میر ضیاء الدین دہلوی در غظیم آباد پائے اقامت افشرہ در ۹۴ھ

۹۶ھ آنجہاں فی شد از شعرائے نامی ست ۵

|                                       |                                   |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| نے دل جلا ہوں آہ نہ میں سینہ لفتہ ہوں | میں داغ یاس و حسرت یلوان رفتہ ہوں |
|---------------------------------------|-----------------------------------|

## طالب

طالب مرزا سعید الدین خان دہلوی برادر غور و نواب شہاب الدین خان

شائبہ از تلامذہ میرزا غالب است گویند امر و زمشورہ سخن با مولوی الطاف حسین  
حالی میکند ۷

|   |  |
|---|--|
| دہ جب کرتے ہیں طالبِ عدہ رہتا ہے بیجا جگہ | ہمیشہ آس میں اور یاس میں اور شوق و رنج |
| در سے اوکے اوٹھے اوٹھائے ہوئے             | نا تو انی ذرا سنبھال ہیمن              |

**طرب** مولوی رحیم بخش نواسہ شیخ نور محمد قادری تھانہ سری رح استفاضہ  
علمی از مولوی مہربانی نمودہ و اصلاح شعر از مولوی عبدالکریم سوز گرفتہ ۷

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| بہت ہی ملتی ہے کسی طرب سے کچھ صورت  | موایط اسے ترے در پہ اک جوان کیسا         |
| اور ملتا ہی نہیں مجھ کو ٹھکانا کوئی | پھر پھر اگر ترے دروازہ پہ آجاتا ہوں      |
| کیون کیا ترک ملاقات کو رفتہ رفتہ    | یوں ہی کمد و کہ ترے ملنے سے میری عار نچھ |

**طرز** احمد حسین دہلوی از شاگردان مرزا قیصر ۷

|                                     |                                  |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| بڑی بہن حسین خون گشتہ لاکھوں        | مے مدفن سے اوکی رہگذر تک         |
| اتنا تو صبر دے ہیمن یارب کہ بہر وصل | جلدی کریں نہ او سب تیرا شناسے ہم |
| ابکے لمبائے وہ تو کام نہیں          | اگلی پچھلی حکایتوں سے ہیمن       |

## طیام مجہ

**ظفر** ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی احوال و اوصاف ن بیان  
ستغنی سے در اکثر خطوط دستی تو انا داشت سخن بر شاہ نصیر دہلوی میگز رانید  
سپس نسبت تلمذ بجا قافی بہند ذوق درست کرد بعد وفات ذوق خدمت و استاد  
بہ میرزا غالب متعلق گشت و سے را چہار دیوانست فرصت کجا کہ بانتخاب آنہا پردا بیم  
این بیتے چند ست کہ از تذکرہ چند برداشتیم خدائش بیامرزا دخیل خوش گفتہ ۷

چھری کو دیکھے دیکھے مرے گلو کی طرف  
پڑانے مَر دوئی وہ ڈیلان اوکھارتے ہیں  
کہ ایک تار ہی چوڑا ہو تو کفن میں لگے

جو دیکھوں بزم میں اوس شوخ جنگجو کی طرف  
ہمارے آگے ہی ذکر اگلے دوستدار کا  
جنوں میں کیا مری پیوند پیرہن میں لگے

کبھی تو آؤ ہمارے گھر میں سنا ہماری بھی چار باتیں

عجب ہے شکوہ رقیب کا یہاں ہزار منہ ہیں ہزار باتیں  
پر بڑے پتھر ہیں یہ شکل سر کینچے جائینگے  
اجل کو آفرین ہر وقت پر پہنچی تو یہ پہنچی  
ظفر ملاتے ہیں جو ہاتھ ان نہیں سے نہیں  
کچھ کہیں یا نہ کہیں آپکی صحبت والے  
پوچھو کیا دیتے ہیں بازارِ محبت والے  
اے نالو ہاتھ آئے بقیمت اثر تو لو  
پہر نہیں لکھنے کا کہتے تو مچکا لکھن والے  
اے بتو تم نہ لو دیکھو خدا کا نام لو  
آپ کہتے رہے یوں ہی ہمیں کیا کیا منہ سے  
کرے جو اونسے جواب و سوال دشمن سے  
وہ مجھے کہتے ہیں کہ تو کیا ہے

ہم تو بکے دل کو جذبِ دل سے کینچے جائینگے  
نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جبکہ وقت اپنا  
بیشہ بہتہ ہیں اونکی مصاحبت میں ہی  
ہم کو کیا کام ہر دم کون شکایت والے  
قیمتِ جنسِ دل اپنی میں کہوں کیا تم سے  
لے دوں گا اپنی جان تلک بچکر تمہیں  
اب تو خطر میں نے لکھا تلک ہوئی مجھے خطا  
قتلِ عالم کو کر دو تم اور قضا کا نام لو  
نہ دیا بوسہ نہ منہ منے لگا یا منہ سے  
او سیکو دو سچتے ہیں وہ جو کچھ نہ کہے  
میں جو کہتا ہوں بیوفا ہے رقیب

سید ظہیر الدین حسین عرف نواب مرزائی دہلوی  
خلف میر جلال الدین خوشنویس استاد محمد بہادر شاہ از شاگردان ذوق  
دہلوی بود

کیا مجھ سے خاک میں بھی ملایا نہ جائیگا  
اے وہ رفتارِ قیامت ہی سہی

مانا کہ تم سے دل نہیں ملتا نہیں ملے  
کوئے دشمن سے گزرنا کیا تھا

## عین مہملہ

**عارف** میر عارف علی از باشندگان امروہہ و شاگردان مصحفی از عرض و ضحیہ قافیہ  
خیلے آگاہ بود آخر الا یام در مراد آباد طرح سکونت رنجیہ و ترک شعر و شاعری گفتہ ہذا  
خلق اللہ پیش گرفته ۵

رات ساری مجھے دونوں کی تسلی میں کئی ۱ ہاتھ دلیپ سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا

**عارف** نواب زین العابدین خان خلع نواب غلام حسین مسرور تخلص از  
جرعہ نوشان سرچشمہ فیض میرزا غالب بود دیوانے دارد در ۲۹ جلسہ در رسید  
از گفتار و سے می تراود کہ دستگاہے بلند درین فن داشتہ ۵

سکھایا ہر او سے چلنا اوٹھا کہ جس نے دانا کا  
دشوار ہے آناتری آنکو میں حیا کا  
چھیرے نہاتا تو کوئی شکوہ جیسا کرتا  
اب ماننا ہے کون بڑا میری بات کا  
کہا ٹینگے کیا نہ اگر زہر میسر ہوگا  
یہ بھی ہے فضل خدا جو مجھے آرام میں  
کیا لطف ہم نے شکوہ اوٹھائے غائب میں  
لب جان بخش تر سے دیکھئے کیا کہتے ہیں  
دل سے ارمان مرنے لگے تو کیونکر نکلے  
کوئی جو قوت مرے سر پہ بلا آتی ہے  
کہیں آپس میں اگر ذکر وفا آتا ہے

ہماری خاک سہاؤ سکھ کہ دستکب کی تھی پائے  
شونہی وہ بھری ہر کہ ذرا جان میں پاتی  
سخت شرمائے میں اتنا نہ سمجھتا تھا انہیں  
دیوانگی میں غیر کو دون خاک گالیان  
مفسون کو تو ہی مرزا بھی جدائی میں محال  
استحاناً وہ مرض کامرے کرتے ہیں علاج  
غصہ میں اوں کو کچھ نہ بات بدن کا ہوش  
دیکھا ہے تر سے بیمار کو عیسیٰ تو جواب  
نہ تو روزن کوئی سیدہ میں نہ پہلو میں نہ گنا  
بیکسی میں مجھے ہوتی ہر غنیمت وہ بھی  
کس تعجب سے او سے غور سے ہم سنتے ہیں

**عرشی** میرا محمد حسن برادر کلان پدر عالی گہر منست در شباب از جهان رفت و  
 کان ذلک فی سہ ماہ گفتار خویش بر میرزا غالب میگزرا نید در قصیدہ گوید ۷  
 منسوب بین سبائل بان میرے سخن سے ہوں زلزلہ غالب اعجاز رقم کا  
 و بر ہر صنف از اصناف سخن قدرتی داشت و در ہر ستہ زبان تازی و پارسی و  
 ریختہ حرف می زد قوت طبع و جودت ذہن کہ اور ابو دکتہ از کسے بر فراز پیدائی  
 آید کلام پاکیزہ اش بیشتر صنائع شدہ انجہ مایافتہ ایم بنا برضا بطہ بیستے چند  
 ازان ہی آریم ۷

|  |   |
|--|---|
| بجھے خوشی ہے ترے عشوہ ہائے پیہم کی<br>شعلہ عشق وہ ہے جس سے زمانہ جل جائے<br>جولان کہا نہ کیجئے گرا مکان نہو<br>اسے وضع احتیاط یہ فصل بہار ہے<br>اتنی ہی آرزو ہے ہمیں تجھے لے نلک<br>حاضر ہوں آج مجمع دیوان عام میں<br>کیا اک بات میں جامہ سے باہر<br>خود آرائی پنھوڑینگے یہ کافر<br>ستا ہی میں کوئی مرے درد نہا لکو<br>سچ جوینے کہا ہو تصور شب کا معان | رہے نہ کوئی ستم عذر امتحان کے لئے<br>یوں تو بہتر کے ہی سینہ میں شہر ہوتا ہے<br>بہت کسے دکھائیے گرا آسمان نہو<br>گلابا نگ شوق ز فرمہ خیر فغان نہو<br>یہ ادنیٰ اک نہیں ہی نہو بگو بان نہو<br>پھر کچھ کیو جو صلہ امتحان نہو<br>شب وصل اس نے جب مجھ سے حیا کی<br>خدا کی یوں تو برحق ہے خدا کی<br>قلقل نہیں کہتا کہی مینا مرے آگے<br>تو ہنسکے بولے کہ چل دو رہو ہوا سو ہوا |
|--|---|

**عرشی** منشی عبدالحی خلیف منشی رسول بخش از اہالی کاکوری ۷

|  |  |
|--|--|
| بجھ یاد آگئی صبح شب وصل<br>تبسم سے تمہارے بلبلوئیں | بہت کچھ دھوم تھی روز جزائی<br>ہنسی ہونے لگی آخر چمن کی |
|--|--|

**عزیز** مولوی عبدالعزیز خلیف مولوی صہبائی کتب درسیہ بخدمت پدر بزرگوار

گذرانیدہ طبع ہموارہ داشتہ ۷

|  |   |
|--|---|
| خدا سخاوت کیا بکھواس سے تہا انکار<br>ساتی جلے بے بزم میں کسکا جگر کہ آج<br>خرام ناز مبارک بجھے دے اسے برق<br>یاد کرتے ہو مجھے گرچہ بڑی طرح سے پر | عزیز کعبہ اگر کوچہ بستان ہو تا<br>ہر سوراں ہے قافلہ بوی کباب کا<br>خیال رکھو ہمارے ہی آشیائے کا<br>میں اسی بوجہ سے احسانکے دیا جاتا ہوں |
|--|---|

عزیز محمد عبدالعزیز ابن شیخ مخدوم بخش انصاری خیر آبادی نواسہ منشی  
عبدالکریم میرمنشی ریاست ہو پال از شاگردان استاد می افتخار الشعر اشہیرت  
و در پارسی نیز سخن میگزارد ۷

|   |   |
|---|---|
| بوسہ تم غیر کو دو غیر تمہیں پیار کرے<br>آج ہوتی ہے بیکسی بیکس | منہ کو بیٹھامیں نکون ہائے رمی شہری<br>تیرا ہمیں سار جبر مڑتا ہے |
|---|---|

عشق شاہ رکن الدین دہلوی عرف شاہ کسٹانیرہ شاہ فرہاد معاصر  
سودا در عظیم آباد سکونت ورزیدہ بوقاریہ برد دیوانے دارد ۷

|                        |                          |
|------------------------|--------------------------|
| تیر کے نام پر ٹڑپتا ہے | اس طرح کا کہیں جگر دیکھا |
|------------------------|--------------------------|

عشق حکیم میر عزت اللہ خان خلف حکیم قدرت اللہ خان قاسم از تلامذہ  
شاعر اللہ خان فراق و از پدر خود نیز مستفید بود دیوانے دارد ۷

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| تم غیر کے گھر بیٹھ کے دل شاد کرو گے | ہم کون ہیں صاحب ہیں کیوں یاد کرو گے |
|-------------------------------------|-------------------------------------|

عشق شیخ غلام محی الدین از سکنا میرٹھہ بتلاہم تخلص میکرد دیوانے دارد ۷

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| کے ہے سن کے وہ یوں بتلا کے قصہ کو | کہ خواب ناز کو تازہ یہ اک فسانہ ہوا |
|-----------------------------------|-------------------------------------|

غین مجبہ

**غالب** فخر عرفی و غیرت طالب میرزا نوشته اسد اللہ خان المخاطب نجم الدوله  
 دبیر الملک نظام جنگ بها در انرا سیاهی دو دمان اکبر آبادی مولد دیوئی سکن  
 لفظ غریب تاریخ ولادت اوست و فاش در ۱۲۸۵ هجری واقع شده از تالیفات اوست  
 پنج آهنگ دستنویس و مهر و وز و قاطع بر بان در پارسی زبان دیوانه دارد  
 مجموع ابیاتش ده هزار و چار صد و ست و چهار است در او اعلیٰ بر دوش میرزا  
 بیدل حرف نیز در آخر الامر اندازے دیگر مطبوع ابیاع نموده و دیوانے که در  
 ریخته است فراوان ابیات از ان ساقط کرده قدر قلیله انتخاب زده است اولاً  
 اسد تخلص میکرد چنانچه در بعضی مقاطع غزلیات هنوز موجود است مدت مشق  
 و سه پنجاه سال است در پارسی پایه اش از فحول اساتذہ کم نیست و در ریخته  
 هم مرتبه اش بیار اگر کسی است اگر حد لقیه نظم را نو بهار است در عرصه نشر نیز مرقوم است  
 قدرتی که بر جمیع اصناف سخن او راست نتوان گفت نه می بینی که توجیه بعضی سخنان  
 همه بغزل معطوفست و جز بغزل نغمه دیگری نمی توانستند سرودن و راس المال  
 بر نه همه قصیده است و جز قصیده ترانه دیگر از ایشان نتوان شنودن و  
 علی بن القیاس غالب سخنور است که اگر زمین غزل است یا سمان برده اوست  
 و اگر عرصه مثنوی است پائمال کرده او چکامه اش بقصیده عرفی هم پایه است  
 و چامه اش چون غزل نظیری گرانمایه و شگفت تر آنکه و سه هر وادی که قدم  
 میکشود بر سرت تمام می پیود و با این همه فروغ مضامین و چستی ترکیب و شوکت  
 الفاظ و رنگینی معنی و متانت بیان و شستگی زبان که از شعر کمتر کسی را بالقوه میر  
 بود بالفعل نصیب او بود آنچه به نسبت دیگران مبالغه اش نامند در اینجا نفس لام شر  
 خوانند انصاف بالا سے طاعت اگر به پیشینیان همش نگویم که الفضل  
 للمنفذ مبین دیوانه نیم که بسترش از ایشان پنداریم و با کمال سخنوری



کمال سخن فہمی داشت و چنانکہ می شاید لطف شعری برداشت حضرت شیفتہ می نگار دوسے  
 مضامین شعری را کا مو حقیقہ می نمود و جمیع نکات و لطائف پی میبرد و این فضیلتی است کہ مخصوص  
 بعض اہل سخن است اگر طبع سخن شناس داری باین نکتہ برسی چہ خوش فکر اگر چہ کیا است  
 اما خوش فہم کیا بہ تر خوشا حال شخصے کہ از ہر دو شرعے یافتہ و خطے رہودہ انتہ بنابر ضابطہ شعری  
 چند ثبت میشود و در نہ دیہ انش سہ نقطہ انتخاب است ۷

کشتہ رخسار رسوم و قیود تھا  
 دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درو تھا  
 وہ سنگ مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا  
 درو دیوار سے ٹپکے ہے بیابان ہونا  
 ہائے اوس زرد پشیمان کا پشیمان ہونا  
 صاحب کو دل ندینے پہ کتنا غور تھا  
 مجھے دماغ نہیں خندہ ہاے بیجا کا  
 اب ملک تو یہ توقع ہو کہ وہاں ہو جائیگا  
 غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا جھم پر ہوا  
 وشت کو دیکھ کے گسریا د آیا  
 عقل کتنی ہے کہ وہ بے مہر کا آشنا  
 ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر درو دیوار  
 کہ مشق ناز کر خون در عالم ہیری گردن پر  
 دیتے ہیں بادہ ظرف قمع خوار دیکھ کر  
 بیٹنا اوسکا وہ اگر تری دیوار کے پاس  
 رکھ لیجو میرے دعویٰ و استغلی کی شرم

تیشہ بغیر مرنہ سکا کو بکن اسد  
 جاتی ہر گنگش کوئی اندوہ و درد کی  
 میں نے چاہا تھا کہ اندوہ و فاسے چوٹوں  
 گریہ چلبے ہر خرابی مہرے کا شانہ کی  
 کی مرے قتل کے بعد اوس نے جفا سے توبہ  
 آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لیکے رہ گئے  
 غم فراق میں تکلیف سیر گل ست دو  
 واسے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہوا  
 اعتبار عشق کی خانہ خرابی دیکھنا  
 کوئی ویرانی سی ویرانی ہے  
 رشک کہتا ہے کہ اور کا غیر ہے اخلاص حیف  
 نظرمین کشکے جون تیرے گہ کی آبادی  
 اسد بمل ہر کس انداز کا قاتل سے کہتا تھا  
 گر نی تھی ہم پہ برق تجسلی نہ طور پر  
 مہر گیا پوڑ کے سر غالب وحشی ہے  
 وہ حلقہ باسے زلف کین میں ہیں ایخدا

لون و ام بخت خفته سواک خواب خوش  
 مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں  
 ترے سر و قامت سے اک قد آدم  
 کہتے ہیں جیتے ہیں اسید بہ لوگ  
 میں نے کہا کہ بزم ناز چاہئے غیر سے تہی  
 قیامت ہو کہ سن لیلیٰ کا دشت قیس میں انا  
 اہل تدبیر کی واما ندگسبان  
 تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو  
 عاشق ہو گئے ہیں آپ ہی اک اور شفیق  
 مے سے غرض نشاط ہے کس و سیاہ کو  
 رہے اور شمع ہی آرزو ہم چند تکلف سے  
 مرے دل میں یہ غالب شوق وصل و شکوہ ہجران  
 غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے  
 نقش کو اسکے مصور پر ہی کیا کیا ناز ہیز  
 غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر و ٹھانیکی  
 اوگ رہا ہر دور و دیوار سے سبزہ غالب  
 بس جہوم نا امید کی خاک میں بلجائیگی  
 نظارہ نے ہی کام کیا و ان نقاب کا  
 پھسرا و سی بیو فاپہ مرتے ہیں  
 نے مژدہ وصال نہ نظارہ جمال  
 دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ شکر

غالب یہ خون ہر کہ کمانسے ادا کروں  
 ایک پکڑے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں  
 قیامت کے فتنہ کو کم دیکھتے ہیں  
 ہمسکو بچنے کی بھی امید نہیں  
 سکے ستم ظریف نے جھکوا و ٹھادیا کیوں  
 تعجب سے وہ بولا یوں ہی ہوتا ہزارے میں  
 آبلوں پر ہی حنا باندھتے ہیں  
 ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہمکو  
 آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہئے  
 اک گو نہ بیخود دی مجھے دزات چاہئے  
 تکلف بر طرف تھا ایک انداز جنوں وہ ہی  
 خدا وہ دن کرے جو اس کین ہی ہوئی کوئی ہی  
 گر حیا بھی و سکوائی ہو تو شر ما جائے ہے  
 کھینچتا ہے بس قدر و تنہا ہی کھینچتا جائے ہو  
 فلک کا دیکھنا تقریب اسکے یاد آنے کی  
 ہم بیابان میں ہیں اور گر میں بہار آتی ہے  
 یہ جو اک لذت ہماری سعی لا حاصل میں ہے  
 مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی  
 پھسرا وہی زندگی ہماری ہے  
 مدت ہوئی کہ آشتی بچشم و گوش ہے  
 کچھ جھکومزا بھی مرے آزار میں آئے

|  |  |
|--|--|
| <p>اچھا ہے سر انگشت خنای کا تصور<br/>منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید<br/>وعدہ آئین کا وفا کیجئے یہ کیا انداز ہے<br/>کبھی نیکی بھی اور سکے جی میں گر آجائے مجھے<br/>گرچہ ہر کس کس برائی سے دلے باہیمہ<br/>میں بلاتا تو ہوں اور سکو مگر اسے جذبہ دل</p>                                 | <p>دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی<br/>نا امید ہی او سکی دیکھا چاہیے<br/>تم نے کیوں سوچی ہر میرے گھر کی در بانی بچہ<br/>جفا میں کر کے اپنی یاد شرمناک ہے ہر مجھے<br/>ذکر میرا مجھ سے بہتر کہ اوس محفل میں ہے<br/>اوس پہ نبھائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے</p> |
| <p><b>غضنفر</b> غضنفر علی خان نیرہ غلام حسین خان کڑورہ لکھنوی از شاگردان جرات<br/>است حضرت شیفتہ می فرماید کہ ارباب تذکرہ نوشتہ اند کہ از سہ شاگردانش ممتاز است<br/>وفقیہ شعر سے ندیدم کہ نظر بران این معنی باید پذیرفت الالبیت اول سیار شاہ بانداز<br/>استاد دوست و مہو ہذا</p> | <p>کردے کوئی معاف کسی کا کما سنا<br/>تو گو یا بیٹھے ہیں بس ہو ہو ہوسم</p>  |
| <p>آتے ذرا نہ اور تو مری چکے تھے ہم<br/>کی کریم بگرو دل تو کیا کروں یارب<br/>اب آیوں ہی میرے سینہ سے لگیا<br/>چاہئے تھا کوئی مرنے کا بہانا دل کو</p>   | <p>تم نے تو کہدیا کہ ہمیں کچھ خبر نہیں<br/>کچھ اور دے مجھے مڑگان خوشنما کے لئے<br/>گرہ وایو جسکی بند قبا کی<br/>تم چلے روٹھ کے اب دیکھئے کیا ہوتا ہے</p>   |
| <p>الفاء</p>   | <p>الفاء</p>   |

## فاخر مرزا جینگا قوم منغل از باشندگان دہلی ۷

لب ہی تک آگے چھڑ گیا نالہ  
تہا دلین بوسہ سوتے مین لیجے پک کیا کہین  
ور نہ کیا جانے کیا سے کیا ہوتا  
سوئے نصیب یہ کہ وہ بیدار ہو گیا

فاخر منشی محمد فاخر حسین خلیف منشی محمد احتشام الدین سہوانی در اواکل اصلاح  
از مہین برادر خود منشی انوار حسین تسلیم میگرفت اکنون از منشی منیر اتفاق می افتد  
قانون شریعت محمدی اور است شنیدہ شد کہ دو دیوان ریختہ دارد و دیوان ثانی  
در یک تافیه وردیف است قریب یکہزار غزل دران بودہ باشد ۷

شرط بوسون کی وہ اگر جیتے  
آئینہ کستا ہے فاخر دیکھ کر میری طرف  
فاخر اس مین بھی اپنی بار نہیں  
کیونکر آجائے ترا انداز حیرانی مجھے  
میں تو روٹھا ہوا بیٹھا ہوں مناتا ہوا وہ شوخ  
نکھل ایسی کوئی تصویر مین ہزار ہے

فدا مرزا بلند بخت و بلوی خلیف شہزادہ مکر م بخت بہادر از شاگردان مولوی مہربانی ۷

چتر مین پر شش مری پہلے ہوا رب رنہ مین  
جب تک چپکار ہونگلا جی مرا گہرائے گا

فدا حسین خان خلیف ضیاء الدین حسین خان غوث آغا مرزا قوم منغل  
از سکنا لکنئو اولاً در سک تلامذہ میر ممنون منتظم بود عاقبت زانوسے ادب پیش  
مصحفی تہ کرد از دست ۷

نہین کہتا وہ قسم غیر کے گہر جانیکی  
سچ جو پوچھو تو یہی بات ہے مر جانیکی

سراق حکیم شہنشاہ اللہ خان برادر زادہ بہایت اللہ خان ہدایت  
از ارادتمندان خواجہ میر درد بود قدس سرہ و نیز نسبت تلمذ با ایشان داشت  
دیوانے گذشتہ از سچتہ گویان بود ۷

چمن کی سیر کو آجائے مین کہو گلچین  
یہ نعم ہے ساغر و مینا مجھے کہ میرے بعد  
دماغ کو بیان آشیان بنانے کا  
ذرا بھی تھکونین کوئی منہ لگانے کا

دامن تلک گیا تاکین اوسکے دست ہم  
 ہم گالیان جو دو توین چکی ہی کیا ملیں  
 اللہ سے ناز کی وہیں بولی سنگائی  
 پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زبان چلی

**فرس** محمد عمر سلطان دہلوی خلف مرزا صابر اور راست ۷

دل تو ہم دینگے اوس سنہم کو  
 برنج دینے لگی دنا دل کو  
 وہ بھی سمجھے اسے اگر اپنا  
 اپنا انداز تو سکھا دل کو

**قصیدہ** مرزا جعفر علی مرثیہ گوٹھ مرزا ہادی لکنوی از تلامذہ شیخ ناسخ ۷

نجمہ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوئیں  
 تم میں دو نصف ہیں بد خوئی ہو مغرور ہیں

**فغان** اشرف علی خان بخاٹک کوکل تاشن خان کوکل احمد شاہ بادشاہین مرزا علی خان از

باشندگان عظیم آباد و شاگردان علی قلی خان ندیم بود دیوانے دار و در ۱۶۸۸

جامہ گزاشت ۷

تاصد جو نا امید پھر اکو سے یار سے  
 ذکر کیوں غیر کا کرتے ہو فغان کے گے

دل میں اوس شوق کے ہو یاں و فاسو معلوم  
 کہنے سننے کے لئے بات بنا کر کسی ہے

**فیض** میر فیض علی پسر میر تقی در سرکار وزیر الممالک با پدرش بسری برد

اور راست ۷

گل کھا موکے تہے جنگے لئے جسم زار پر  
 دو پھول بھی نہ لاسے کبھی وہ مزار پر

**فیض** مولوی فیض الحسن سہارنپوری حافظ کلام اللہ حاجی بیت اللہ جامع

مقول و منقول حاوی فروع و اصول در نظم عربی ید بیضا دار و دیما پائے اودرین

فن کے نیت واجیاناً در پارسی و ریختہ ہم فکرینما ید و بحر طراز ہما بکار می برد در تصانیف

اوست شواہد تفسیر بیضاوی و شواہد خمسہ و تذکرہ صحابہ صف و حاشیہ بر مشکوٰۃ و جلالین

و حماسہ و کتابے در انساب و ایام عرب و تحفہ صدیقیہ و از منویات معروفہ اوست

۷۷  
 باب ۱۰  
 فیض

روضہ فیض و چشمہ فیض درین نزدیکی رجب طالب نامہ گرد آوریتے چند کہ لطف داشت  
بگماشتہ می آید کلاش لطیفکہ دارد توان گفت ۷

|   |   |
|---|---|
| غنیمت ہے کہ بعد از مرگ عاشق اتنا کتنے ہو<br>گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسی حلیہ سے<br>مرنے کے بعد فکر قیامت محسوس ہا<br>پہلے ہی مدتوں سے منتی قدر و منزلت<br>ختم اپنی زندگی سے میان فیض سخت تنگ | جرات تھا یا بھلا تھا خیر جیسا تھا وہ اپنا تھا<br>ایک دو بات محبت کی سنا جاتے ہیں<br>سوئے سہی مگر نہ ملی داد خواب کی<br>پر شب کی مٹوں نے ڈوب دی رہی سہی<br>آخر یہ سن لیا کہ وہ کچھ کہا کہ مر گئے |
|---|---|

## القاف

قابل مرزا علی بخش از دودہ تیمور قلاندرہ شیخ ابراہیم ذوق بود ۷

|  |   |
|--|---|
| کیا جو قتل مجھے تو نے آج خوب کیا<br>احوال گریہ سنکے مرا یار نے کسا | کہ میں غذاب سے چھوٹا مجھے ثواب ہوا<br>اے لواہی سے عشق میں اس نے تورودیا |
|--|---|

قاسم سید قاسم علی خان نواسہ عطا حسین خان تحسین صاحب نواز  
مرصع کہ مخاطب بر صقع رقم بودہ از باشتندگان لکنہؤست در موسیقی دست گاہے  
داشت ۷

|  |                                  |
|--|----------------------------------|
| جو بان ہوئی تو حسین گے نہیں تو جا لگئی | ہماری زریست و مرگ آپ کی زبان میں |
|--|----------------------------------|

قاسم حکیم میر قدرت اللہ خان دہلوی تلمیذ ہدایت اللہ خان ہدایت  
از مریدان حضرت مولانا فخر الدین بود قدس سرہ در ۱۲۳۷ھ وفات یافت دیوانے  
دار و تذکرہ کہ دران کلام ارباب ریختہ فراہم آورده ۷

|                                  |                                     |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| قاسم کے ساتھ بادہ خوری تھی تا شب | اور نام سے ہے اس کے تجاہل علی اصباح |
|----------------------------------|-------------------------------------|

|  |  |
|--|--|
| دشنام دے مناتے ہو روٹھے کو آن مین<br>تقصیل سے کہ قاسم حال دل دیوانہ<br>کسا مان قاسم نہ روک آنسو و نکلو | کیا جانے کیا فسوں ہے تمہاری زباں میں<br>ہم سے نہ چہا ظالم ہم یار مین یاروں کے<br>یہ لڑکے مین ناحق گلو گیر ہوں گے |
|--|--|

**قائم شیخ قیام الدین** از باشندگان چاند پور متعلق سنبھل مراد آباد وارشد شاگردان  
سودا دیکھند میر درد ہم اور انوشہ اند در شاہ داعی اہل رالیک اجابت گفت  
دیوانے دارد و تذکرہ شعرا ریختہ ہم اور است حضرت شیفۃ میفرماید انچہ بعض نشان  
سخن بمکانت سودا می شمارندش حرف در دیوانگی شان از جنون ست از بہرہ اندوزان  
دانش نیاید پستی زمین را با فراز فلک یکے دانستن وارباب بصیرت چشم از  
حق نتوانند بست چگونہ ذرہ را آفتاب می توان گفتن بہر حال قایم در سخن و نگاہ  
و پسند دارد گو بیایہ سودا مباحش احاطہ بر اصناف سخن اورا میسر است لایستادہ  
قطعات و رباعیات مضامینے کہ دلالت بر شوخی فکرش کند از طبعش تراویدہ  
انہی از گفتار پاکیزہ اوست ۷

|  |   |
|--|---|
| قسمت کو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کسان کند<br>غیر سے ملنا تمہارا شکے گو ہم چپ ہے<br>تا بہ فلک نالہ تو پہونچا تھا رات<br>کو چہ گردی دل مجھونے مری کی ایجاد<br>معاملہ ہی یہہ دل کا اسے کیے گا وہ کیا<br>ہر دم آنے سے مین بھی ہوں نادم<br>ظالم تو میری سادہ دلی پر تو رحم کر<br>بنسنے کا یار یہہ بھی کوئی طور ہے کہ آج<br>گر زیت ہے جتہ تلک تو پھر کیا | دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا<br>پر سنا ہو گا کہ تلو اک جہان نے کیا کہا<br>مین ہی کچھ اللہ کا ڈر کر گیا<br>بتدل جانکے ڈھب باد یہ پیمانی کا<br>پیامبر کے مین ساتھ آپ جانا تھا<br>کیا کروں پر رہا نہیں جاتا<br>روٹھا تھا آپ ہی تجھے مین اور آپ ہی گیا<br>قائم نے تیرے ہاتھ سے گہرے رد دیا<br>صدقے ترے مر ہی جائینگے ہم |
|--|---|

یاں کچھ اتنی تو احتیاج نہیں  
 بے طلب اب بھی جو مل جائے تو انکا نہیں  
 یوں وہ نادان ہو رہا تھا تو بد آموز نہیں  
 تو چاہتا ہے اوسکو تو کتا ہو نہیں  
 لیکن افسوس یہی ہے کہ کمان سننے ہو  
 کیا شکوہ تم سے روئیے اپنے نصیب کے  
 ہے کیا برا جو نفقت میں اک شعر خوان رہا  
 تہی ایک بات ہمارے ہی یہ جلانے کی  
 ہاں مگر اتنے ہی کچھ یہ جنس سستی کیجئے  
 کہنے کو رہ گیا یہ سخن دن گذر گئے  
 ہنسکے کہنے لگا طالع کی بددگاری سے  
 مجھے کچھ اور ارادہ نہیں خدا کرے  
 کیا بار اوسکے ہی تو کرین رو برو مجھ

دو جہاں بھی ملین تو بس ہے ہمیں  
 مکی تو بہ کو تو مدت ہوئی قائم لیکن  
 قائم اور تجھ سے طلب ہو سکی کیونکر کیئے  
 اتنا تو ہون لیل چو پوچھے ہے یہ کوئی  
 سنگ کو آب کرین پل میں ہماری باتیں  
 مان وہ تو آدمی ہیں کہ جنسے نہیں ہر ربط  
 قائم کو اپنی بزم سے جانے نہ سکے یار  
 خدا نہ کر وہ اوسے غیر سے تو کیا سرو کا  
 مفت تک دن ہو نہیں دل تو بھی کوئی لیتا نہیں  
 گو ہم سے تم ملے نہ تو ہم بھی نہ مر گئے  
 روکے پوچھا جو میسر ہو تر کیونکہ وصل  
 بتوئی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم  
 آخر تو جرم عشق سے کرتے ہیں مجھ کو قتل

**قدرت** شاہ قدرت اللہ برادر عمر او میر شمس الدین فقیر ازباشندگان  
 دہلی درمرشد آباد سکونت ورزیدہ از شاگردان میرزا مظہر ج و جعفر علی حسرت  
 بود درشتا درگذشت دیوانے گذشتہ از شاہ میر شمس الدین

سینہ اوسکا ہر دل اوسکا ہر جگر اوسکا ہر  
 تیر بیدار جد ہر رو کرے گہرا اوسکا ہے  
**قسمت** نواب شمس الدولہ ملف نواب بارگاہ تلخان دیوبی مقیم لکنؤ از شاگردان  
 جعفر علی حسرت بود در سرکار مرزا جہاندار شاہ اقتدار سے داشت

امید وار بوسہ لب ہے کھڑا کوئی  
 دیتا ہے تھکودیر سے پیار دعا کوئی  
 پھر مجھ کو کیا جو غیر کے تم جا کے گھر ہے  
 میرے تو ساتھ وعدہ شام و صبح ہے



**قلق** امجد علی ولد محمد علی در گلستان سخن نام پدرش اسد علی نگاشته و ہندو علم از با سہندگان لکھنؤ بود و از شاگردان نذر الملک نواب میر منو بٹیاب دیوانے دارد

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| ہجوم آپکے در پر ہے داد خواہوں کا | ستم تو دیکھیے ان شرکین نگاہوں کا  |
| سنگ در جانان سے سر سیکو ٹپک آنا  | دو چار گھڑی دن کو دو چار گھڑی شکو |

**قلندر** شاہ قلندر از شاگردان میرزا مظہر حنڈ بے خود ترک گفتہ در سلک اہل اسلام منظم گشتہ

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| تھیستے ہی تھیکاکا اشک ناصح | رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے |
|----------------------------|-----------------------------|

**قمر** مرزا قمر الدین عرف مرزا حاجی مخاطب باقتدار الدولہ نایب غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنؤ فرزند منشی مرزا جعفر لکھنوی در گلشن پنجار مہین پور مرزا تقی ہوس نوشتہ بہر حال از تلامذہ مرزا قتیل بود دیوانے دارد

|                                   |                                  |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| صلح کرتے ہوئے آخر وہ بجنک آبی گیا | عشق کا نام بڑا ہے اسے ننگ ہی گیا |
|-----------------------------------|----------------------------------|

**قمر** قمر الدین خان اکبر آبادی از طایفہ یوسف زئی بود کہ شعبہ ایست از قوم افغان

|   |   |
|---|---|
| کیسی کے عشق سے پابند صدر پنج تعب میں ہم | ہزاروں آفتین میں ایک ہم میں کچھ جب میں ہم |
|---|---|

**قتاحت** مرزا غلام نصیر الدین خلف مرزا ولی الدین نبیرہ شاہ عالم بادشاہ از تلامذہ عبدالرحمن خان احسان و مرزا صابر دیوانے دارد

|  |   |
|--|---|
| اوسکے یہ کہنے کے میں صدمہ کہ گہرا کر کسا | سانس اولیٰ مانے کیوں یہ نہو جوان لینے لگا |
| ضعف اپنا یان تلک پھو خپا کہ ہم           | آنہیں سکتے تمہارے دہیان میں               |
| مجھ میں اور تجھ میں ہر موصاف تجلی کا ربط | ایک مژدہ ہے یہ کہنا بھی کہ نہ نظر نہیں    |
| بظاہر آپ تو آئے ہیں صلح کو لیکن          | اسے کہ تیغ بھی زیب کرے کیا کیسے           |
| تاغمزہ خونخوار کا پاک اوس سے ہوا مژ      | شوخی سے لیا نام قضا کا مرے آگے            |

|   |   |
|---|---|
| لے بتوجہ جا ہو سو کر لو ستم<br>شوق کو کثرت نظارہ سے نیک اتا ہو<br>یڑ پڑ کے پاؤں جھکو بٹھاتے ہیں غارِ شست  | ہو رہے گی کچھ خدا کے سامنے<br>خشر سے پہلے میسر ہو وہ دیدار مجھے<br>پھر ایسے قدر دان ملیں گے کسان مجھے |
| <b>فیض</b> مرزا احمد علی بیگ عرف مارا بیگ خلیفہ مرزا مراد علی بیگ درگلشن بجا<br>امداد علی بیگ نام پدرش آوردہ ہمانا شہدی اصل لکنوی مولد ست سخن را<br>بر حسرت عرض می نمود |   |

|  |   |
|--|---|
| پھر تا ہوں ہر کسی سے مین القاب چھتا<br>آئینہ دیکھ دیکھ کے کتا تا ناکل وہ شوخ | خط کے ترے جواب نے رسوا کیا مجھے<br>اس عالم شباب نے رسوا کیا مجھے              |
| <b>قیصر</b> مرزا خدا بخش نواسہ شاہ عالم بادشاہ نسبت تلمذ بہ مومن خان داشت    |   |
| ہوس غیر سے عشق اپنا اوسے یاد آیا<br>تو لطف کرے یا نکرے خوش ہو کر نانو ش      | کیا نئی طرح سے ہم دلیں گز کر کرتے ہیں<br>اس بات پہ مڑتا ہوں کہ عاشق ہوں تڑمین |

## کاف تازی

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| <b>کامل</b> مرزا ناصر الدین المعروف بہ محمد مرزا نیرہ عالمگیر ثانی از برادر عم زاد خود مرزا<br>حسین الدین حیا با استفادہ پرداختہ  |                                     |
| کامل آشفہ سر کو دیکھ کر کہنے لگے<br>کہم شیخ غلام ضامن از اہالی کوتاہ بود یکچند بہ شاہجہان آباد بسر بردہ و مرتبہ در<br>حیدر آباد گزرانیدہ در بہو پال وفات یافت از تلامذہ مومن خان بود بہر دو زبان سختہ<br>و پارسی فکر میکرد و قوت نظمیہ بسیار داشت | رہ گئے تھے اک یہی عاشق مری تقدیر کے |
| تیر ناخوردہ ہمارے کس سے کیا کیا تڑپا<br>استخوانون مین مرے دیکھ کے پیکان تیرا  |                                     |

|  |  |
|--|--|
| <p>فرا دو قیس عشق میں سرگرم لاف تھے<br/>         کیا ہی برہم ہوئی زلف اوس نے جو پوچھا جسے<br/>         سوہنیکے جو طاقت و تاب و توان ملک<br/>         چین چین میں بے موج تبسم نگاہ میں<br/>         اے طفل اشک دیکھ کے برباد کیجئے<br/>         اوسکو شہرت کی تمنا مجھے رسوائی کی</p> | <p>خاموش ہو گئے جو مرا نام آگیا<br/>         اسے کرم کس نے کیا حال پریشان تیرا<br/>         لیکن یہ پوچھتے ہیں تجھی سے کہاں ملک<br/>         در بے مجھے فرب کا تیرے یہاں ملک<br/>         ہر پارہ جگر ورق انتخاب ہے<br/>         ہر کوئی آرزو سے نشوونما کرتا ہے</p> |
|--|--|

**کلیس** میر محمد حسین دہلوی یزنہ میر تقی ہم درپارسی سخن میگفت وہم در ریختہ  
 فکر میکرد سخنوران اوستاد سلسلش داشتہ اند دیوان و فتویٰ ہا از و یادگارست  
 و سے فصوص الحکم را بر ریختہ آورده

|   |  |
|---|--|
| <p>آتی ہے دلپہ قاتل مینا سے تبکست<br/>         ہو چکا حشر گئی دوزخ و جنت کو خسلق<br/>         رکھوں میں آنکھوں میں کیونکر تجھے کہ ہی بہات<br/>         غور حسن کیا ممکن اگر فریاد کو پہونچے</p> | <p>وہ دن گئے کلیم کہ یہ پیشہ سنگ تھا<br/>         رہ گیا میں ترسے کوچہ میں گرفتار ہنوا<br/>         پھر ایسا گھر کہ جو خانہ خراب ٹپکے ہے<br/>         غرض تم سن چکے احوال مریم داد کو پہونچے</p> |
|---|--|

**کلیس** المعروف بہ نور الحسن بن امیر الممالک والا باہ نواب سید محمد صدیق حسن  
 خان بہادر کان اللہ لہما بکدام رو سے خود را در ضمن نچتہ فکران لغز بنج شمارم کہ انچہ  
 از رطب و یابس می نگارم از اتفاقات است و آن ہم بیشتر بہ سلسلہ جنبانی اجباست  
 ورنہ بہ شعر و شاعری سر سے ندارم و نفسے کہ بیاد کسے گذر و مفتنم می انگارم آرسے بیشتر  
 ازین عہد کما بیش دو سال شوق سخن کردہ ام و شب و روز مصروف این کار بودہ است  
 کہ ازین فن وارم از انجاست و ذریعہ این کتاب درین عالم اسباب ہمت حضرت  
 شہیرہ بود سلمہ اللہ تعالیٰ این بیتے چند از انکار غولیش ثبت می نماید

|   |   |
|---|---|
| <p>کیا لے گئیں لگا کے وہ عالم فریبیان</p> | <p>کتنا بچن بھی نزل کے لگانے سے مار تھا</p> |
|---|---|

دل تو زندون کے صاف ہوتے ہیں  
 اسے جوشِ عیش جی نہیں لگتا کیطرح  
 دونوں جہان سے ہے دلِ حشری کنارہ گیر  
 جو درخور قبولِ نہو وہ سلام ہوں  
 آتے ہیں یادِ صحبتِ احباب کے مرے  
 اقتضا وقت کا کتنا ہے کہ زاہد بنیے  
 ہو گیا آج مسلمان کلیں خستہ  
 کوئی بدلے تو دل بدلتے ہیں  
 ہر چند چاہتا ہوں میں ترکِ وفا مگر  
 در سے اٹھینگے نہ تیرے کہی مر جائینگے  
 ہائے کسور و لادیا تو نے  
 روشِ التماس کیا کتنا  
 کیوں مجھ کو بگے سے لگاتے ہیں تو نزع  
 ذوقِ شنید نے مجھ مارا کہ ہائے ہائے  
 مر نہیں سکتے تجھ میں بھی سمین  
 کتنا تما حال و جد میں کوئی جلا جھنسا  
 اس غمزدہ سے ضد ہی رہے ہر فراغ کو  
 اب بھی حسرت ہے تڑپیدا کی  
 ہوں خیر خواہ پیرِ مغان دے مجھے شراب  
 اچھا نخل ملا ہے شکایت کا یار کی  
 دل سا کمان ملے گا تجھے صید گاہ میں

خطِ سرہ آتا نہیں عبادت کا  
 پیدا کہیں سے ناخنِ غم کی خراش کہ  
 کچھ ربط اس کو ہے تو تمہاری بغل سے ہے  
 جس کا جواب کچھ نہ ملے وہ پیام ہوں  
 خلوت میں کیا ستمزدہ از دھام ہوں  
 وضع کتنی ہے کہ یہ بات تو کچھ نہیں  
 اس کا بھکو تو یقین ہی نہیں پرکتے ہیں  
 آدمی ہی تو میں ضرورت ہے  
 بنتی نہیں ہے بات وہاں بن و ناکے  
 تو ہی جب بھکو اٹھائے تو کد بھجائینگے  
 نگہ یاس کیا کیا تو نے  
 کام بگڑا بنا دیا تو نے  
 اور یہ بھی جانتے ہیں کہ نہج نہیں ہوں  
 بجا ہی تو کہے تو او سے میں بجا کہوں  
 اتنا بے اختیار ہونا تھا  
 دیکھو تو کیا نہیں ہے دل داغ داغ میں  
 تم لیکے کیا کرو گے دل داغ کو  
 داو دینا اس دلِ ناشاد کی  
 ورنہ کہیں گے لوگ کہ اس میں کرم نہیں  
 منہ شکوہ ستم کا سوئے آسمان ہوا  
 اس صیدِ رم شمار کو رکنا نگاہ میں

ہے ایک بادہ نشہ ہے جسکا عروج پر  
 خجالت نصیب ہم سے نہ تم سے کرم شعار  
 ہیں حضرت حکیم ہی کیا خوب آدمی  
 سستی کسی نگہ کی ہے اپنی شراب میں  
 ہیں کو رہم ہی ورنہ وہ آیا کئے مدام  
 پیرِ مفاخرات کو جو کچھ نہ سنا سوج  
 مڑتا ہوں اسکو دیکھ نہفتی کے ہاتھ میں  
 کیلہ دھرا ہے قصتِ فریاد میں  
 ہیں بہت سے جو رہے بھی بے نصیب  
 شورشِ کمان سے لائے جو ہسا ہو درند  
 درخورِ عشقِ حقیقی ہیں یہاں اہلِ تقویٰ  
 ڈرتے ہیں یا اس سے کہ ادھر اسکا قصد  
 دیدار کی طلب پہ وہ کہتے ہیں اگر ملے  
 کچھ بھی نہیں ملے یہ حرم میں اگر ملے  
 ہم اور بوستان بہ تنگاپوے ہمصفر  
 لاؤں کمان سے میں وہ عدالت کدہ جلا  
 ہے گرچہ دور شیوہ اربابِ ناز سے  
 زاہد نہیں ہی یا بہت کچھ ہیں جانتے  
 خوگرِ عیشِ نون جان سے جانے والے  
 لطف کا کوئی تو پہلو ہے کہ ہم جاتے ہیں

کچھ اپنے سر میں اور کچھ اوسکی نگاہ میں  
 تم اور آؤ دل سے دیارِ تباہ میں  
 ہیکو بھی کل ملے تھے وہ اثنا و راہ میں  
 آتی ہے بو کسی کی ہمارے کباب میں  
 روز سیہ میں اور شبِ مابتل میں  
 منہ سے نکل بجائے کہیں اضطراب میں  
 آواز آرہی ہے کسی کی رباب میں  
 فرق آتا ہے کسی کی یاد میں  
 مہرانی ہے نہ سان بیدار میں  
 شوخی کمان سے پائے جو تما جمل ہو  
 ہم سے لوگوں کے لئے عشقِ تباہ چاہے  
 بیٹھے ہیں شوقِ حوصلہ فرسائے ہوئے  
 جب دل سے دل ملے تو نظر سے نظر ملے  
 جب بادہ میکہدہ میں ہمیں اسقدر ملے  
 دامن میں دہر لئے جو کین بال پر ملے  
 دادِ نکِ فشانِ زخمسِ جگر ملے  
 کرنا پڑا ہے لطف ہمارے نیاز سے  
 حضرت بھی میکہدہ میں ہمیں بیشتر ملے  
 کوئی بازار سے لے آئے رو لانیوالے  
 جی بٹھا دیتے ہیں مجھ سے اوٹہ انیوالے

کوثر مرزا احمدی ولد مرزا قطب الدین حیدر لکھنوی دہلوی موطن از قلمذہ

## ناسخ دیوانے گزشتہ ۵

|   |   |
|---|---|
| تیرا تو آسرا تھا جدائی میں یار کی<br>تربت پہ میری ایسی برستی ہے بیکسی | اے موت تو بھی مجھے گریزان ہراندہ نون<br>بے اختیار شمع کے آنسو ٹپک پڑے |
|---|---|

کیف شیخ فضل احمد خلف شیخ اکبر علی کشمیری لکھنوی از تلامذہ وزیر علی صاحب  
دیوانے وارد ۵

|   |   |
|---|---|
| یار بسبیل رکھ کر پر مغان ہچکے<br>بیہوش گل اڑھا کر لائے تھے کیف کو ہم        | لشہ پیتے جاؤ پیاسو تو اب ہوگا<br>پھر آج میکدہ میں خانہ خراب ہوگا            |
| کسی نے باغ میں ایسا شگوفہ چھوڑا ہے<br>بزم میں یار کو پونچھ جو کوئی تبارا دن | کہ آج تک گل و بلبل میں بول جا یا نہیں<br>شمع کے پاس وہ بیٹھے ہیں جلانے والے |

## کاف پارسی

گویا حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان بہادر از امر اے نامی لکھنوست و از  
شاگردان ناسخ و وزیر بود دیوانش از نظر گزشت خوش گوست ۵

|  |  |
|--|--|
| اے بتو کل تو ہے اللہ کو منہ دکھانا<br>وہ ایسا نہیں چپ رہے بات سنکر | آج منہ نہکھو دکھاؤ گے تو احسان ہوگا<br>کوئی اور ہووے گا گویا نہوگا |
|--|--|

دعائیں مانگی ہیں مدنون تک جھکا کے سر ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر

|  |  |
|--|--|
| جاتے ہیں یا او سکو بلواتے ہیں ہم<br>زاہد و جرم کیا کرتا ہوں میں بہر نواب | ہوا ہوں تب میں بتوں کا بندہ خدا خدا کر خدا کر<br>دل کو یہ کہہ کہہ کے بہلاتے ہیں ہم |
| وصل کی رات ہی یوں جلد نہ آئی ہوتی<br>اسے نہ اور ذرا دیر لگائی ہوتی       | دل ہے کعبہ کے کرنا ہی سیہ پوش تجھے<br>دل سے نہ اور ذرا دیر لگائی ہوتی              |

گرتے اٹھنے نہینے سے بگڑ بیٹھا وہ  
تو تو گویا تسا کوئی بات بنائی ہوتی

## لام

**لطف** مرزا علی اسٹر آبادی الاصل دہلوی منشا عظیم آبادی مسکن تلمیذ  
میر تقی سجدہ آباد رشتہ قضاید انشا کردہ وصلہ یافتمہ از شاگردان سودا بنعلط مشہور  
است تذکرہ رشتہ گویان از ویادگارست ۷

نہ پھونچی ضعف سے لب تک عاہی مر نہ  
جو غم خضر ہوتا تو وصل ہوئے نصیب  
ہے یہ بھی نئی چھیر شب وصل میں سو با  
اگرچہ فرق زمین آسمان کا ہے تاہم  
در قبول تو اس آرزو میں باز رہا  
یہ زندگی جو تھی سیم تو امتحان با  
پونچھے ہے وہ کتنی ریشی شب کچھ نہیں معلوم  
سے ہر وضع فکر کی بہت تری فوہین

## میم

**ماہ** مرزا عنایت علی بیگ ماہ کمین برادر مرزا احاطہ علی تہراز باشندگان لکھنؤ  
وازا قاست گردیدگان اکبر آباد از شاگردان آتش دیوانے دارد ۷

جب میں کتاہوں کا اب جانے گزرتا  
ہائے کس ناز سے کتاہو وہ اچھا کتب تک

**ماہر** مرزا جمیعت شاہ دہلوی خلف مرزا زور آور رخت نبیرہ شاہ عالم بادشاہ  
از تلامذہ مرزا صابر ۷

سمجھ ہی اولیٰ ہے دیوانگاہ الفت کی  
رودیا قتل کے بعد اونس پشمان ہو کر  
کہ دیکھے جانے پر رکھتے ہیں نام آنے کا  
اوسکو پیدا جو جفا کش کوئی جہا نہوا

|  |  |
|--|--|
| <p>وصل کی رات ہر اک بات پہ منہ پھیر کے ڈ<br/>رونا تھا دل کے ساتھ سوخون ہو کے بگیا<br/>گہر کے بیٹھا اور کا بنا وہ ہے گویا<br/>بڑ مانی تلو تو مشق ستم ہے اور ہم ہی<br/>آنکھوں سے تو دکھا چکی کیا کچھ یہ چشم تر<br/>کتنا ہی ہم چورتے ہیں آنکھ اور چشم تر نظر</p>  | <p>ہیزہ یوں ہے کہ گویا اونہیں منظور نہیں<br/>اب دل نہیں تو نام کو بھی چشم تر نہیں<br/>ہر ایک بات میں خوبی ہی خوشنما کے لئے<br/>نہیں کچھ ایسی کہ اتنا جگر نہیں رکھتے<br/>کانوں سے کیا سنا سکیں کیوں بے بان بچے<br/>ناچار پڑ ہی جاتی ہے کجخت پیار کی</p> |
| <p><b>مائل</b> میر محمدی دہلوی از ارشد علامہ قیام الدین قائم و در گلشن بخار شاگرد<br/>مولوی قدرت اللہ اکبر آبادی نگاشۃ بہر حال و سے در عہد شاہ عالم بادشاہ<br/>درم شد آباد سکونت ورزیدہ ۷</p>  |  |
| <p>کیا کیا کمون میں تجھے دل زار کی ہو<br/><b>مائل</b> میر عالم علی خان خلیفہ میر مودود بخش خان سردار بہادر از باشندگان سہسولن<br/>شنیدہ شد کہ در سر کار بڑودہ او و بررگان او اقتدار پایا نشند و خطاب خانی<br/>بجلد و سے خیر سگالی از سر کار انگریزی تفویض گشت سخن بر میرزا غالب می گذرانید<br/>آمار و ش میرزا در گفتار او نمی یابم آرسے ہر کسے رابطہ بایں مختلف دادہ اند و مطبوع<br/>ہر یکے انداز سے خاص است گویند جوانے زیر پا بود در عالم شباب در گزشت ۷</p> | <p>مشہور ہے جہان میں بیمار کی ہوس<br/>مائل ہے اب بھی جی میں تیرے کچھ ہوس ہی<br/>یہ میرزا ز پرور نو گرفتار مصیبت ہے<br/>سنا ہے او کو غصہ میں چٹ جائی کی عادت ہے<br/>مائل ہے جی میں آج اونہیں آزمائیے</p>  |
| <p>منہ لکے تیرے منہ پہ وہ کہتے ہیں پیار سے<br/>دل مائل کی چندے آپکو لازم رعایت ہی<br/>خطا ثابت کرینگے اپنی ہم اور انکو چھڑینگے<br/>کہتے ہیں وہ ملام کہ ہیں تابع رضا</p>  | <p>مائل ہے اب بھی جی میں تیرے کچھ ہوس ہی<br/>یہ میرزا ز پرور نو گرفتار مصیبت ہے<br/>سنا ہے او کو غصہ میں چٹ جائی کی عادت ہے<br/>مائل ہے جی میں آج اونہیں آزمائیے</p>   |
| <p><b>مادہو رام</b> ساجو کار فرخ آبادی از شاگردان منشی میر طبع خوشی دارد<br/>دیکھ کر جھکو وہ شوخی سے کہن مانتے ہیں</p>   | <p>اک سلامت رہے تو چاہئے والا میر</p>  |



|   |  |
|---|--|
| <p>عہد کر کے اونہیں دیکھو تو یہ فرماتے ہیں<br/>         میں نے جو یہ کہا تمہیں الفت مری نہیں<br/>         چھتے ہیں خارِ دشت تو کہتی ہے بکسی<br/>         شکر ہے بعد مرے یار نے اتنا تو کہا<br/>         گلے لگا کے شب وصل کس ادا سے کہا<br/>         قتل کرنا وہ شوخ کیا جانے</p> | <p>شرم بھی تجھ کو نہ آئی پھر ادھر دیکھ لیا<br/>         گردن جھکا کے نانسے بولے کہ جی نہیں<br/>         حضرت کہہ رہے وہاں تمہارا یہ گھر<br/>         سچ تو ہے چاہنے والا نہیں ملتا کوئی<br/>         نہونی تجھے محبت تو پسار کیوں کرتے<br/>         ابھی کم سن ہے دل دھڑکتا ہے</p> |
| <p><b>مبین</b> حافظ غلام دستگیر شاگرد و فرزند حافظ قطب الدین شیر اور است</p>  |  |
| <p>کس منہ سے بیوفا کون ٹکڑے کہنے بھی<br/>         سخت جانی کو مرے کھیل کہیں سمجھے ہو<br/>         کوئے تباہ سے بچے تو کعبہ گیسے بدین</p>  | <p>شکوہ کیا ہے دلیں کی بار آپ کا<br/>         توڑنے آئے ہو کیوں خنجر بڑاں اپنا<br/>         شرمندگی اوتارنے کو یا رسا ہوئے</p>   |
| <p><b>مجرور</b> میر ہدی حسن خلیف میر حسین نگار از باشندگان دہلی و شاگردان<br/>         میرزا غالب از دست</p>  |  |
| <p>کچھ اکں بن ہو چلی ہے باغبان سے<br/>         تڑپتی کیوں مگر بجلی کے دل میں</p>  | <p>بس اب نکلا ہی سمجھو گلستان سے<br/>         کشک ہے میرے خارِ آشیان کی</p>  |
| <p><b>محبت</b> نواب محبت خان شہباز جنگ خلیف حافظ الملک نواب رحمت خان<br/>         والی کٹھیر از تلامذہ حسرت و میر درد بود روح لہر واقعہ شہادت پدرویش در لکھنؤ<br/>         سکونت گرفتہ در ۲۲ھ وفات یافتہ دیوانے گزشتہ</p>   |  |
| <p>جسکو تری آنکھوں سے سروکار ہوگا<br/>         بیٹھے دیوے جو وہ بزم میں اپنی نہ مجھے<br/>         گالی کا انتظار تو حد سے گزر چکا</p>   | <p>بالفرض جیا بھی تو وہ بیمار رہے گا<br/>         تو اٹھالیا لیمو اسے بار خدا یا مجھ کو<br/>         منہ کو کمان لگا کر ترے دیکھا کرے کوئی</p>   |
| <p><b>محمود</b> حافظ محمود علی خان برادرزادہ اعظم الدولہ میر محمد خان سرور دیوانے</p>   |  |

## از ویادگارست ۵

|  |  |
|--|--|
| اپنی برگشتگی بخت کا دیوانہ ہوں<br>انسوس ہوا حشر میں کیا بے گنہی کا<br>جو بے زہر بہن یہ گر ان جانیوں میں ہم<br>جان کیا چیز سے پر عشق میں تاثیر تو ہو<br>لاغری سے میں نظر آتا نہیں | کی شفاعت جو کسی نے تو وہ اغوا سمجھا<br>قائل جو بہن سر بگربان نظر آیا<br>اعدائے گہری مہمانیوں میں ہم<br>کوئی مر جائے اگر تو کوئی دلگیر تو ہو<br>چارہ گر بیٹھے ہیں ماتم دار سے |
|--|--|

## محنت مرزا حسین علی دہلوی لکھنوی منشا از تربیت یافتگان جرات ۵

|                                   |                                       |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| احوال مراد بیان سے سنتا تھا ولیکن | کچھ بات جو سمجھا تو کہا میں نہیں سنتا |
|-----------------------------------|---------------------------------------|

## محشر محمد احسان اللہ دہلوی اکتساب سخن از شیخ ابراہیم ذوق منودہ ۵

|  |   |
|--|---|
| بنا کر آئینہ خود میں کیا آئینہ روبرو کو<br>داعطا جسے کی ہو تو بہ پی جاتا ہوں میں | ہمیں حیرت پہنچنے کیا بگاڑا تھا سکندر کا<br>میرے لب تک اگر کبھی آتی ہی پیمانہ کی بات |
|--|---|

**مرہون** مرزا علی رضا شہیدی الاصل دہلوی مولد مدتے در حیدر آباد بسربردہ

## از تلامذہ میر ممنون بود ۵

|                                |                                     |
|--------------------------------|-------------------------------------|
| جزیک نگاہ خشم کبھی اوسکی خونین | قسمت تو دیکھ یہ بھی کبھی کبھوں نہیں |
|--------------------------------|-------------------------------------|

**مسرور** نواب غلام حسین خان بہادر خلف شرف الدولہ نواب فیض اللہ بیگ خان

## دہلوی در ستار نوازی دستگاہے تام داشت ۵

|                                  |                                     |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| لکھ کر زمین پہ نام بہار اسٹا دیا | او نکا تو کیسل خاک میں بھگو ملا دیا |
|----------------------------------|-------------------------------------|

|                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| سخت جانی سے دم فوج مرے ہاتھ نہ کینچ | کہ تجھے تجھ سے بہ قوت بازو ہی سہی |
|-------------------------------------|-----------------------------------|

**مشتاق** لالہ ہزاری لالہ نگار زندہ اکمل الاخبار دہلی از شاگردان

## مرزا نوشہ ۵

|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| یوں تیرے ساتھ زمزمین دشمن کا بیٹھنا | وہ اعراض ہے کہ اوٹھایا بجائے گا |
|-------------------------------------|---------------------------------|

جہان جاگے دین انگڑا سیان لو یہاں پھیلائی ہے سستی کہان کی

مشیر حافظ قطب الدین دہلوی شیوہ سخنوری از شاہ نصیر آموختہ ۵

الہی کون سی جنت ہے بے حور کہان لے جاؤں میں اوس ہم گمانگو

مصحفی غلام بھانی از اہالی امر وہہ منمنضات مراد آباد در آغاز شباب بہ

جہان آباد بصری برد عاقبت در لکھنؤ رفت وہاں حاجت پیوست روزے چند برفات

مرزا سلیمان شکوہ گذرانیدہ بود ابتداءیش انتہائے دورہ سوداست باجرات و

انشا در یک ردیف وقافیہ چادہ سخن می پیوود در رخیہ ہشت دیوان و دو تذکرہ

دارد و دربارسی دیوانے سبواب نظیری و تذکرہ اوراست در بلاد مشرق مسلم التبت

بود در استادی و سے سخن نیست بر جمیع اصناف سخن قدرتے داشت تمام و گزیدہ

اشعارش نتوان گفت کہ چہا شور انگیز است ۵

میں اسی رشک سے ترابون کہ کل غیر نے ہا ہاتھ ہنگام قسم کیوں ترے سر پر کہا

تھا اگر روز قیامت تو بھی ہم شادان رہے وہ جو اکدن اوکے ٹٹنے کا مقرر ہو گیا

شونی تو دیکھو تیر کو سینہ سے کینچکر کستا ہے میرے تیر کا پیکان رہ گیا

مجھ کو قاصد کے تعاضل نے تو مارا ہی ہے روز ظالم ہی کتا ہے کہ کل جاؤں گا

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہو گا کوئی زخم تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا کھلا

مت میرے رنگ زرد کا چرچا کرو کہ پینا رنگ ایکسا ہمیشہ کسی کا نسین ہما

بھیج دیتا ہے خیال اپنا عوض اپنے دمام کس قدر یار کو غم ہے مری تنہائی کا

چین سے کیونکہ میں سوؤں کہ شب بھر تجھے یاد آتا ہے وہ راتوں کا جگانا تیرا

تلموار کو کھینچ ہنس پڑا ہے مصحفی کشتہ اس ادا کا

تری کو میں اس بہانے مجھے دکھوات کرنا کہی اس بات کرنا کہی اوس بات کرنا

پھٹ چکا جب سے گریبان تب سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹے ہیں

وہی دشت اور وہی گریبان چاک  
ہائے وہ دل کہ جسے مینے بغلین پالا  
فلک گرہاں تاجے مجھ پر کہ سیکو  
کہا نے نہیں دیتے ہیں مجھے خونِ جگر ہی  
وہ سُسے پانہ سُسے اوسکو ہم اپنا حوال  
چو کٹ پہ جنگی مین نے رو رو کے تراکالی  
سُتھنی یار مین اسوقت کے سب مردہ پسند  
اودامن اوٹھاکے جلانے والے  
مہدی کو اپنی دیکھ کے کہنے لگا وہ شوخ  
وعدہ قتل سے رکستا ہوں دل اپنی کو نشان  
وہ جی مین بیہ نازان کہ مرعوب تو دیکھو  
مجھ کو پا مال کر گیا ہے ابھی  
غم کہا تا ہوں جتنا مری نیت نہیں بہتی

جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں  
اب اوسے یوں بدنِ ناوکِ مگر گانِ دیکھوں  
مین ہنسکر فلک کی طرف دیکھتا ہوں  
نالے تو مرے حلق کے دربان ہوئے مین  
پس دیوار کھڑے ہو کے سنا جاتے ہیں  
ستا ہوں صبح کیا وہ مہمان کی گھر مین  
بدنہا ہم ہی تخلص جو مزار می رلتے  
تلک ہکو بھی خاک سے اوٹھالے  
ہے ہے کسی کا خون ہوا میرے ہاتھ سے  
کہ اسی وعدہ پہ اک وعدہ دیدار ہی ہے  
مین خوش کہ خیال نگہ دور کسے ہے  
یہ جو دامن اوٹھائے جاتا ہے  
کیا غم ہے مڑے کا کہ طبیعت نہیں بہتی

مظہر قطب الاقطاب شیخ المشائخ شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جانان  
خلف الصدق میرزا جان رحمۃ اللہ علیہما حضرت ایشان بہ بست و بہشت واسطہ  
بتوسط محمد ابن حنیفہ بامیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میرسد در ۱۳۰۰ ہجری  
خلعت وجود پوشیدند و در عمر شانزدہ سالگی گردیتی بر روضت و در ۹۵ھ  
از دست رخصت شہادت یافتند میر قمر الدین منت عاش حیدر مآت شہید  
تاریخ وفات حضرت ایشان یافتہ حضرت ایشان علاوہ کمالات باطنی و ظاہری  
در فن شعر نیز درجہ عالی میداشتند و جز حرف عشق و در دبر لوح زبان نہ می  
نگاشتند و اصلاً در ضمن شعر غرض دنیا و اظہار بہر در میان نہ داشتند و گاہ

در مع و ذم کسے زبان را آلودہ نمی کردند و قتیکہ شیخ خزین در ہندوستان آمد کسے را از مستعدان ہند بخاطر نیاورد لیکن باوجود عدم ملاقات مع حضرت ایشان میگرد و روزی شیخ در مکان شارع عام نشسته بود ناگاہ حضرت ایشان بر اسب سوار از ان راہ می گزشتند چون نظر شیخ بر حضرت ایشان افتاد پرسید کہ این کدلم جوان است گفتند حضرت میرزا اجا بخانا نند شیخ گفت چشم بد دور بہہ دانی و ہمہ جانی حضرت ایشان را دیوانہ است مختصر در پارسی بیاضیت خریطہ جو اہرام بندہ دیدہ ام انتخاب اشعار بخانکہ میثاید در ان صورت بستہ است ۵

|   |  |
|---|--|
| نہین کچہ غم کہ کیوں ملتانین بیان گل میرا<br>لوگ کہتے ہیں موانظہ بیکس افسوس<br>توفیق دے کہ شور سے اکدم وہ چپ ہے<br>منظر چپا کے رکہ دل نازک کو اپنے تو<br>خدا کے واسطے اسکو نہ ٹوکو | کہ میں روتا ہوں ملکی بیکسی پر لائے دل میرا<br>کیا ہوا اسکو کہ اتنا ہی تو بیمار نہ تھا<br>آخر مر ایہہ دل ہی الہی جبریں نہیں<br>یہ ششہ بیچنا ہے کسی میرزا کے ہاتھ<br>یہی اک شہر میں متاقل رہا ہے |
|---|--|

**معروف** نواب الہی بخش خان دہلوی برادر خور و فخر الدولہ نواب احمد بخش خان بہادر رئیس فیروز پور جہ کہ خلف مرزا عارف جان برادر شرف الدولہ قاسم جان از تلامذہ شاہ نصیر دہلوی بود در آخر ایام ترک دنیا گفتہ در ۲۲ اھ از جہان رفتہ دو دیوان دارد درین فن دستگاہے شایستہ داشت و طراز ہا سے دلپذیر می یافت ۵

|   |   |
|---|---|
| کہا تنک راز عشق افشا نکرتا<br>غیر روتے ہیں مری حالت پہ وہ تو یار تھا<br>کی وصیت یہ کچہ رمان بھری آہ کہ رات<br>کتاب ہے جب وہ ہنسکر ہی گریہ اختیاری<br>اوسکے جانیکی اگر کچہ ہی خبر رکھتے ہم | مشکل یہ ہے کہ مڑا کیا نکرتا<br>دیکھ کر گڑھتا نہ آیا میرے گھر اچھا ہوا<br>سارے گھر کو ترے بیمار نے سونے ندیا<br>اتنا ہے اور مجھکو بے اختیار رونا<br>ایسے دیوانے تھے کہ میں جو در کہتے ہم |
|---|---|

کہا جو میں نے کہ اس ناتوان کا سنیے حال  
 کہ ہے مجھ سے کوئی تمکو یاد آلی ہے  
 دیا ہے اپنے سے ظالم کو اسنے دل معرو  
 آپ جو قوت رقیبوں کی قسم کھاتے ہیں  
 سے کہے پینے سے تو ہر چند نبا ہی تو بہ  
 گریہ و آہ و فغان کی کدیم نصرت نہیں  
 ہائے اوس شمع کا یوں روٹنے کا نام معرو  
 میرے مرنے سے موئی اوسپر خلق  
 غرق عادت اپنے دیوانے کی دیکھ  
 دمبدم پاؤں سے تو ہکو نہ ٹھکرا چل جا  
 معروفت اب تو دیکھتے ہو تمہیں غریب  
 دور جو بزم میں وہ آنکے بیٹھے ہم سے  
 روٹھنے کو تو چلے روٹھ کے ہم دانے دلے

کہا جو حال سناوے وہ ناتوان نہیں  
 کروں فرا جو میں اس بدگمان سے باتیں  
 اب اور اوس بہت بیدار کر کو کیا کوسوں  
 ہم رقیبوں کے نصیبوں کی قسم کھاتے ہیں  
 پر مغائے وہ خجل ہوں کہ الہی تو بہ  
 ہم سمجھتے تھے محبت کام بیکار و کا ہے  
 اور یہ کہنا کہ میں اب نہ منائے کوئی  
 میں نہ مرنے تو نہ مرنے کوئی  
 جس طرف کو وہ چلے پتھر چلے  
 خیر ہم دیکھ چکے فندق پاچی ہے  
 ٹھک منہ لگائے یار تو پھر ہکو دیکھئے  
 کیا ہی بچائے کہ آگ سے دین کیوں نہو  
 طر کے تکتے تھے کہ اب کوئی سنا کر بجائے

معین معین الدین دہلوی از حال تلمذ او اگلی دست مذاہنیکنی از گفتار او  
 پیدا است جیسے خوش گفتہ است ۵

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| مر گیا آج خدا بخشے معین خستہ                     | ایک موزوں سا جوان تھا کہ بی بکھا ہوگا |
| نحت دل آنکسوں میں کچھ آتے ہیں کس کس شوق سے       |                                       |
| میری مڑگان پر گمان کر کے تمہارے تیر کا           |                                       |
| مثل نقش پا اوس در سے اوٹھہ منن سکتے کوئی اوٹھائے |                                       |
| ضعف کی دولت بارے ہم بھی اتنی طاقت رکھتے ہیں      |                                       |
| نہ چاہا حسن آزدہ اوس نازک کلائی کو               | کیا طرز تبسم نے ادا تیغ آزمائی کو     |

یہ عقدہ ہائے دل ترے بند قباہوں نے  
مگر یہ اپنا ہی زخم جگر ہے کیا کیجئے  
یہ بیٹنا تو یوں ہی عمر بھر ہے کیا کیجئے  
اور اپنی کیجئے تو وہ بے اثر ہے کیا کیجئے  
بندہ پروردگار کی بیان ہو

کچھ سے تیرے وصل کی شب بھی داہوئے  
ترے فراق میں بجا ہنسی کا تہانہ دماغ  
تری جفا کی حکایت اور اپنا حال فنا  
تمہاری بات ہے بے اعتبار کیا سیجئے  
دیکھ کر تجھ کیجئے نامصح

**ممنون** میر نظام الدین ملقب بہ فخر الشعر اوستاد اکبر شاہ بادشاہ دہلی  
خلف میر قمر الدین منت موطش سو فی پت مولد و مناش دہلی ست مدتے و کلثو  
ماندہ سپس دراجمیر بر عمدہ صدر الصدوری مامور گردید و فائش در شہ اجہری  
واقع شد دیوانے از و یادگار است قوت نظم اکثر اصناف سخن داشت از اسجا کہ  
ممنون از مشاہیر است و نیز کلام ہر کہ گواہ طبیعت او باشد حاجت ستایش ندارد

تمہیں حق نے ایسا بنا یا تو دیکھا  
گردن پر کس کی خون ہے اس گیناہ کا  
ورنہ یاں کس کو سہرا بلہ فرسائی تھا  
ایک ایک شکن گنا تری زلف دراز کا  
ہم یہ سمجھے تھے چلے آئی گے دم بہر دیکھ کر  
کہتا تھا اک جوان بہت بار بار حیف  
ہے ذرا آدمی کشی کا شوق  
یہ مجھے پوچھے ہے کیوں کیسے طر حار ہنر  
گو یا ترے ہونٹوں ہی سے لیتے ہیں مزا ہم  
جسلا دہی کو بتائیں گے ہم  
ہاتھ اس نے کسی دیدہ تر پر نہ دہرا ہو

بڑا ماننے مت مرے دیکھنے سے  
قربان ناز نقش مری دیکھ کر کسا  
ہاتھ میں جنبش محل کی عنان ہے اپنے  
شغل شب فراق ہی تھا کہ دیباں ہیں  
یہ نہ جانا تھا کہ اس محل میں دل بجا لگا  
قابل ہی وہ نہ ہوے جو ممنون کی نقش پر  
یوں تو وہ ہے فرشتہ خولیکن  
میں اس سخن کے تصدق وہ کچھ آئینہ  
اس ذوق سے کہتی ہیں حدیث لب شیرین  
پوچھنے کے آرزو دم فوج  
یوں رشک کے کہ جو وہاں رنگ خا ہو

|  |   |
|--|---|
| <p>اوس مرگ پر سو جان ہری صدقہ کہ دم نزع<br/>آہ خلوت میں جو نہا کبھی پاؤں نہج کو<br/>تفاوت تماست یار و قیامت میں کچھ کیا مینوں<br/>رضعت کے وقت ہوں ترے گریاں کراؤنی</p>   | <p>گہرا کے کہے تو کہ بس اب دیکھئے کیا ہو<br/>جس لئے تھمکو بنا یا ہر دکاؤں نہج کو<br/>وہ ہی فتنہ ہی لیکن یان درسا پنچے میں دلتا کر<br/>رودے ہو اوس گھڑی کہ نہ جوت بس چلے</p> |
| <p><b>ممنٹ</b> میر قمر الدین مخاطب بہ ملک الشعرا شاگرد میر نور الدین نوید و میر شمس الدین<br/>فقیر اصلش از مشہد و مولدش سوئی پت و منشاش دہلی است در لکھنؤ رفتہ مذہب<br/>امامیہ پذیرفتہ از انجا بجلگتہ شتافت و در مشاء العبر چل و نہ سال وفات یافت رنجتہ<br/>کتر میگفت اشعار باری اوترب یک و نیم لک بودہ باشد</p> | <p>اس آئے کا کچھ ہے لطف پیارے<br/>ہر دم جو کہو کہ جائیں گے ہم<br/>نقشہ نور الاسلام لکھنوی خلف شاہ فیض علی از گزین تلامذہ مصحفی ست دیوانے<br/>گزاشۃ</p>                      |
| <p>وہ دل لیکر مکر جانا کسی کا<br/>دولت حسن و جن باس یہاں سے ہی سوال<br/>نہ تو عشق سے مجھے عشق ہے نہ تو چاہ کی مجھے چاہ ہے</p>  | <p>یہ جی ہی جی میں غم کھانا کسی کا<br/>کچھ نہ لے اور نہ دے یہیں نوکر سمجھے</p>  |
| <p><b>منشی</b> میر محمد حسین خلف سید ابوالحسن عرف میر کلن ایرانی الاصل دہلوی مولد<br/>مدتے در لکھنؤ بسر کار مرزا سلیمان شکوہ بسر بردہ پدر و سے از شاہیر خوشنویسان بود<br/>و سے نیز بدرستی خطوط متصف بود</p>  | <p>وہ جو بات منہ سے نکالی تھی سو اسی کا مجھ کو نباہ ہے</p>  |
| <p>جو بوجھا اوس سے لوگوں نے کہ منشی کون ہے بولے<br/>مجھے کچھ یوں ہی اوس سے دور کی صاحب سلامت ہو<br/>غیر سید اسماعیل حسین خلف منشی احمد حسین شکر شکوہ آبادی از تلامذہ رشک و</p>   | <p>مجھے کچھ یوں ہی اوس سے دور کی صاحب سلامت ہو</p>  |



ناسخ است امروز در راسپور نفل عطف والی انجا با عراز بر می برد سحرور سینه گوست  
وانچه از گفتارش بنظر رسیده همه نکوست و دیوان دارد

|   |   |
|---|---|
| آتش حسن کو کیون ناز ہے کیٹائی کا<br>بیکسی آپ سے باہر نہیں جانے دیتی<br>ایک دن حشر کا تشہیر کو کافی نہوا<br>کیا بتائیں کہ کہاں جا کے شب غم میں ہے<br>کوئی حیدر تو عارف کا خوشی کی بیکہ<br>چھوڑ دوں میں بھی ملاقات تو بیکہ ہو جائے<br>سب سے ملنا تو چوڑا یا ہے گرج باغین<br>دور سے بھی کبھی ملنے کے اشارے ہوئے<br>بھولے سے پچانس نکالی نہ ہمارے دل کی | شعلہ طور شریک آمین ہے جو تھائی کا<br>مجھ سے آباد ہے عالم مری تنہائی کا<br>حق ادا ہونہ سکا ذلت و رسوائی کا<br>آپ کی جان سے دور اور ہی عالم میں ہے<br>کاش تقدیر ہی پر آئے تبسم بھگ کو<br>ستم یار پر آتا ہے ترخہ بھگ کو<br>بیکسی سے بھی اگر ملنے نہ دو تم بھگ کو<br>ہم کیسے ہوئے تم جو ہمارے ہوئے<br>ایک تنکے کے بھی شرمندہ ہمارے ہوئے |
|---|---|

**مومن** حکیم مومن خان فرزند حکیم غلام نبی خان دہلوی در طب ید طولی داشت  
و در نجوم پایہ والا بر جمیع اصناف سخن قادر بود از لطایف شعر و شاعری کما ہو حقہ ماہر  
بقوت سخنوری مومن کم تر کسی بر خاستہ و بہ ہر دو لفظ چند ان دست گاہ نصیب او  
گشتہ کہ پارسیان از ان خود می انکارند و ہندیان بشرق ہمزبانی ناز ہا دارند دیوانہ  
ملوا از اصناف سخن ست مثنویات متعدد دارد و فر صتم نیست کہ با انتخاب دیوان و سے  
پیر و از مہمانان از گلشن بجا بیستہ چند برداشتہ کہ ہر یکہ از ان دستنبوے فصاحت  
و گلدستہ بلاغت میتوان شمر داکت درین فن محسود اناسے روزگار ست و مشہور ہر  
شہر و دیار نا طور ہ بیان نازکش سر مایہ حیات عشاق نا کام و معشوقہ کلام دلا ویزش  
تلی خاطر ہاسے پیر آلام مذاق آشنایان معنی از عنایت کلام شیر بخش ذائقہ لطف بہشت  
و نکستہ شناسان نغمہ گفتار سخن جادو و فریبش را افسون دلربا بگشتہ اند ہمانا وفات او

در ۲۸ واقع شدہ از دست و پس نکوست ۵

اوس نقش پاکہ سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل  
 یہ نہ ماتوان ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا  
 خواہش مرگ ہوتا نہ ستانا ورنہ  
 کیا سناتے ہو کہ ہے ہجر میں جیسا شکل  
 وصل کی شب شام سے میں سو گیا  
 دل لگانیکے تو اوٹھائے مرے  
 نہ مانو مگنا نصیحت پر نہ سنتا میں تو کیا کرنا  
 کیا تم نے قتل جہان اک نظر میں  
 وہ کرتے ہیں بیباک عاشق گشتی یوں  
 ان نصیبوں پر کیا اختر شناس  
 یہ عذر امتحان جذبے کی کیا نکل آیا  
 پھر نے سے شام وعدہ تھکے یہ کہ سو سے  
 وقت وداع بسبب آزر دہ کیوں ہو گئے  
 کیا جی لگا ہے تذکرہ یار میں عبث  
 دشنام یا طبع حزمین پر گراں نہیں  
 بد کام کا مال ہر اے جزا کے دن  
 میرے گھر ہی پھرتے چلتے ایک دن آجائیگا  
 بستہ دم غضب لئے اولیٰ سمجھتو دیکھ  
 آغوش گور ہو گئی آخر لو آسان  
 اس حال کو پہونچے ترے قصہ سحر کابیم

میں کو چہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا  
 مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا  
 دلین پھر ترے سوا اور بھی ارمان ہوگا  
 تم سے بے رحم پھر نے سے تو آسان ہوگا  
 جاگنا جسد ان کا بلا ہو گیا  
 جی بلا سے رہا رہا نہ رہا  
 کہ ہر ہر بات میں ناصح تمہارا نام لیتا تھا  
 کسی نے نہ کیا تمہارا شا کسی کا  
 نہیں کوئی دنیا میں گویا کسی کا  
 آسان بھی ہے ستم ایجا د کیا  
 میں الزام او سکودیتا تھا تصور اپنا نکل آیا  
 آرام شکوہ ستم اضطراب تھا  
 یوں بھی تو ہجر میں مجھے پہنچ و عذاب تھا  
 ناصح سے مجھ کو آج تلک اجتذاب تھا  
 اسے ہمنفس نزاکت آواز دیکھنا  
 حال سپر تفرقہ انداز دیکھنا  
 دو مبارکباد ابکے یار ہر جا ہی ملا  
 بل جو پڑا حبیب یہ تمنا کولب ہوا  
 آسان نہیں ہے آپکے بسل کو تنہا سنا  
 راضی ہیں گرا عدا بھی کریں فیصلہ اپنا

رازِ نمان زبانِ اغیار تک نہ پہونچا  
 ہٹ گیا ہوگا دہشتہ منہ سے سوچیں کہین  
 ہجرِ تباہ میں تھکاوے مومن تلاش نہ ہر  
 جلوہ دکلائے تا وہ پردہ نشین  
 مٹی نہی مرازِ ملک آکے اسیہ بھی  
 سجدہ پہ ستر قلم ہو دعا پر زبان کٹے  
 رکھ لے رہ اپنے زانوئے ناز کیہ شوق سے  
 تو نہ کمانِ کدورتِ باطن کے ہوش تھے  
 وصلِ تباہ کے دن تو نہیں بیکہ ہوا بال  
 مجھ سے نہ بولو تم اسے کہتے ہیں کیا بھلا  
 بیزارِ جان سے جو نہوتے تو مانگتے  
 اوس کو میں جاہل بن گئے مرداے ہجومِ شوق  
 خنجر تو نہ توڑ سخت جانی  
 وہ جفاکش ہیں اے فلک کہ کیا  
 اب تپِ جبر و دیکھ مومن ہیں  
 گریہ شوقِ شہادت ہو تو مومن جی ٹھکے  
 جانے دے چارہ گشتِ ہجرِ انین مٹ بلا  
 ہے دوستی تو جانبِ دشمن نہ دیکھنا  
 منظور ہو تو وصل سے بہتر ستم نہیں  
 بے جرم یا مالِ عدو کو کیا کیا  
 عاشق کشتی ہے شیوہ اگر بے ہوس سہی

کیا ایک بھی ہمارا خط یا رنگ نہ پہونچا  
 شبِ بیدان رہنے کا تیرے جسمین چر جا ہو گیا  
 غم پر حرامِ خوار تو کل نہو کا  
 میں نے دعوائے کیا تحلل کا  
 کہتے ہیں لوگ خاک میں اوسنے ملا دیا  
 گویا نہ وہ زمین ہے نہ وہ آسمانِ آب  
 تیرا مریضِ عشق بہت ناتوان ہے اب  
 غش ہو گیا میں رنگِ مے ناب و دیکھ کر  
 مومن نازِ قصر کرین کیوں سفر میں ہم  
 انصاف کیجے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم  
 شاید شکارِ یوتوان پہ ترے مدعی سے ہم  
 آج اور زور کرتے ہیں بیطاعتی سے ہم  
 پھر کس کو گلے لگا سینگے ہم  
 اوس ستمگر نے انتخابِ ہمین  
 ہے حرامِ آگ کا عذابِ ہمین  
 مار ڈالے کاش کوئی کافر دیکھو ہمین  
 وہ کیوں شریکِ ہون مرے حالِ تباہ میں  
 جادو بھرا ہوا ہے تمہاری نگاہ میں  
 اتنا ربا ہوں دور کہ ہجران کا غم نہیں  
 مجھ کو خیال ہی ترے سر کی قسم نہیں  
 آخر کچھ اپنی جان کے دشمن تو ہم نہیں

مین گاہ کرتا ہوں اپنا تو نہ سن غیر ذکی بات  
 غیر سے سرگوشیاں کر لیجئے پھر ہم بھی کچھ  
 ابرورہ گئی مریگی کہ روتے تو ہیں وہ  
 وہ ہر فعل میں تو ہی تو یان نیندا وڑ گئی  
 بچا ہوں روز جزا داد یہہ ستم دیکھو  
 ہیں غیسر مرے بھکنے سے خوش  
 کیا کیجئے کہ طاقت نظارہ ہی نہیں  
 شبنم خراب مہر و کمان سینہ چاک ماہ  
 کیسے لگے رقیب کے کیا طعن اقربا  
 وفا سکھلا رہے گا دل ہمارا  
 موتن تم اور عشق تباں اپر و مرشد خیر ہے  
 جب تو چلے جنازہ عاشق کے ساتھ ساتھ  
 سنگ اسود نہیں ہے چشم تباں  
 اولٹے وہ شکوے کرتے ہیں اور کراہا کے تہ  
 بے پردہ خیر پاس اسے بیٹھا نہ کیستے  
 خوشی نہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی  
 کر علاج جوش و خشت چارہ گر  
 چھڑکے ہے کان ملاحظت لون کیا  
 اب تو مر جانا ہی مشکل ہے ترے بیمار کو  
 ایک ہم ہیں کہ ہوئے ایسے پشیمان کہ بس  
 پامال اک نظر میں قرار و ثبات ہے

ہیں یہی کہنے کو وہ بھی اور کیا کہنے کو ہیں  
 آرزو ہائے دل رشک آتشا کہنے کو ہیں  
 اشک شادی ہی سے گو چشم کو کم کرتے ہیں  
 یہہ سوچ ہے گیا ہوا عدا کے خواب میں  
 کب آزماتے ہیں جب وقت امتحان نہیں  
 گویا کہ میں انکا سٹھسا ہوں  
 جھٹنے وہ بے حجاب ہیں ہم شہر سا ہیں  
 لواور ہی ستمزدہ روزگار ہیں  
 تیرا ہی جی بچا ہے تو بائیں ہزار ہیں  
 تمساری خراطینا مہربان کو  
 یہہ ذکر اور منہ ایک صاحب خدا کا نام لو  
 پھر کون وارثوں کے سننے اذن عام کو  
 بوسہ موتن طلب کرے کیا منہ  
 بیطاعتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ  
 اوٹھ جاتے کاش ہم ہی جہاں سے تھکتے  
 خبر ہے نعل پر اس بیوفا کے آنے کی  
 لاوے اک جنگل مجھے بازار سے  
 خود لیٹ جا سینہ انکار سے  
 ضعف کے باعث کمان دنیا سے اوٹھا جا ہے ہر  
 ایک وہ ہیں کہ جنہیں چاہ کے ارمان ہو گئے  
 اوسکا نہ دیکھنا نگہ التفات ہے

|   |  |
|---|--|
| <p>پیغامبر قیامت ہوتے ہیں مشورے<br/>عیش میں بھی تو نہ جاگے کسی تم کیا جانو<br/>میرے تغیر رنگ کو مت دیکھو<br/>اسے قیامت نہ آئیو جب تک<br/>لے تو ہی بھید سے کوئی پیغام تلخ اب</p>   | <p>ستائین کسی کی یہ کہنے کی بات ہو<br/>کہ شبِ غم کوئی کس طور سحر کرتا ہے<br/>بجھ کو اپنی نظر نہو جائے<br/>وہ مری گور پر نہو جائے<br/>تجویر زہر ہے ترے بیمار کے لئے</p>     |
| اجل سے خوش ہوں کیسی طرح ہو وصال تو ہے   |  |
| نہ آئے نقش پہ وہ پر یہ احتمال تو ہے   |  |
| <p>جفائے یار کو سونپا معاملہ اپنا<br/>تسلی دم واپسین ہو چکی<br/>تھی بدگمانی اب اونہیں کیا عشق جو رکی<br/>رنگ دشمن بہانا تھا سچ ہے<br/>شب ہجر میں کیا ہجوم بلا ہے</p>  | <p>اب آگے ہو نوا مید انفضال تو ہے<br/>ہمیں ہو چکے جب نین ہو چکی<br/>جو آگے مرتے دم مجھے صورت دکھا گئے<br/>میں نے ہی تم سے بیوفائی کی<br/>زبان تھک گئی مر حبا کہتے کہتے</p> |
| <p><b>مولنس</b> سید اعظم حسین نبیرہ حکیم خادم حسین کہ از مشاہیر اطباء ایخبا<br/>بودہ اند جو انیسٹ تحصیل تمام کردہ با کثرت علوم آشنائی دار و درین فن نیز اور<br/>دست گاہے ست آتا تو جملہ بیماریاں بیشتر مصروف است بر سنجہ کمر فکر میکنند لکن<br/>در اوائل مشق رنجیتہ کردہ است گاہے گاہے بانامہ نگار بر سیخورد و اخلاص تمام<br/>دار و این بیت از زبان او استماع افتادہ بود ثبت میشود خدے خوش گفتہ است</p> |  |
| لا کر شفیع ہم عمل ناصواب کو   | کیا کیا سنا رہے ہیں کسی کے عتاب کو   |
| <p><b>مہجور</b> نقشبند خان خلف نواب مصطفیٰ خان شیفتہ جو انے بود زیر باطبع شگفتہ<br/>داشت حک و اصلاح کلاش بہلولوی الطاف حسین حالی متعلق بود در نیجا آمدہ<br/>بود بانامہ نگار بر خوردہ خوش تہذیبی داشت ہر گاہ از نیجا بدہلی رفت ہما نیجا در گذشت</p>  |  |

خدایش بیامرزادین بیتا کہ می بینی از گرفتہ بودم ۵

|  |  |
|--|--|
| <p>دل غمیدہ بہ آتا ہے ترجمہ مجھ کو<br/>صاحب کسی کے دلی بہلا کیا خبر مجھے<br/>احسان رہیگا یاد ترا عمر بھر مجھے<br/>وصل عشاق کی شب گردش دوران میں نہیں<br/>اوسین کچھ بات ہو ایسی کہ جوانان میں<br/>ہم نہ کہتے تھے کہ کیا کچھ غم نہا نہیں<br/>باتیں نہ بنا دہراود ہر کی<br/>ہم کو بھی امید ہے اثر کی<br/>پر سخت بلا ہے چارہ گر کی</p> | <p>نکہ لطف سے جب دیکھتے ہو تم مجھ کو<br/>کہتے ہیں سکر کے منہ سے وصل پر<br/>اے شوق رشک غیری دل سے بہلا دیا<br/>کیا خوشی ہو اگر غیر بدشان میں نہیں<br/>ایک صوفی نے کہا محو تاشا ہو کر<br/>تم نہ سنتے تھے کہ بیدار کیا ہو انجام<br/>قاصد جو کہا ہے اوسنے کہہ چک<br/>کہتے ہیں دعائے وصل پر وہ<br/>الفت میں ہیں اور بھی بلا میں</p> |
|--|--|

حرم مرزا حاتم علی لکنوی خلف مرزا فیض علی از مشاہیر تلامذہ ناسخ است و ۱۲۹۵  
راہ عدم پیو دو دیوانے گذاشتہ ۵

|  |  |
|--|--|
| <p>روکے ہوئے ڈانٹے ہوئے ہم کائے ہوئے ہیں<br/>جو آنکھوں میں نہیں کہوں توڑا ہوا نظر ہوگی</p> | <p>کر تا غضب ابتک تو ہمارا دل تیار<br/>تمہارے واسطے دے نہیں کوئی مکان بہتر</p> |
|--|--|

میر تقی اکبر آبادی از قدماست و استاد مسلم الثبوت و نزد جمیع اساتذہ مقبول  
زبانے دلپذیر دارد و بیانے سادہ پرکار کہ غنی توان گفتن بر جملہ اصناف سخن قادر  
بود لاسیما بر غزل و مثنوی حضرت آزر دہ نوشتہ اند در تذکرہ خود کہ در حال  
ارباب نظم ریختہ است حیثہ قال پستش اگر چہ اندک پست است اما بلندش بسیار  
بلند و جناب شیفۃ نگاشتہ پست و بلند کہ در کلامش مینی و رطب و یابس کہ در  
ابیاتش بگری نظر کنی کہ گفتہ اند ۵

|   |   |
|---|---|
| <p>دریدر بیضا ہما نگشتہ یک دست نیست</p> | <p>شعر گرا عجاز باشد بے بلند و پست نیست</p> |
|---|---|

انتہے سے شش دیوان رنجیتہ دار و حاوی اصناف سخن دُست سے کہ بضامین بدخست  
گفتہ مشہور است میر در قصیدہ فکر خوشی نہ داشتہ چند آنکہ غزلش بلند مرتبہ تر قصیدہ  
اش بہت پایہ تر ذوق دہلوی بہ نسبت میر گوید ۵

نہوا پر نہوا میر کا انداز نصیب ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں لیا

و میرزا غالب میفرماید ۵

رنجیتہ کے تمہیں اوستاد نہیں ہو غالب کہتے ہیں اگلے زمانہ میں کوئی میر ہی تھا

و نیز می سراید ۵

غالب اپنا ہی عقیدہ بے بقول ناسخ آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

انتہو این ابیات اور است و خیالہ دلرباست ۵

|  |  |
|--|--|
| <p>دل ستمزدہ کو مینے تھام تھام لیا<br/>صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا<br/>کل تک تو یہی میر خرابات نشین تھا<br/>دل ساعزیز جان کا جنجال ہو گیا<br/>تراہوں میں تو ہائے رے صدف نگاہ کا<br/>رہے ہی خوف مجھے و انکی بے نیازی کا<br/>بہسہ ہمارا بھی ناز پر درتسا<br/>بیچارہ گریہ ناک گریبان دریدہ تھا<br/>ستم شریک ترانا زہے زمانے کا<br/>میری طرف بھی دیدہ خونبار دیکھا<br/>یہیں سے کعبہ کو سلام کیا<br/>اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرورتسا</p> | <p>ہمارے آگے تیرا جب کسی نے نام لیا<br/>اتنی گزری جو ترے بھرمین سوا اسکے سبب<br/>مسجد میں امام کج ہوا آگے وہاں سے<br/>او بکھاؤ پڑ گیا جو یہیں او کے عشق میں<br/>آنکھوں میں جی مرا ہے ادھر دیکھتا نہیں<br/>خدا کو کام تو سوچے ہیں مینے سب لیکن<br/>دل کی کچھ قدر کرتے رہیو تم<br/>قاصد جو وائے آیا تو شرمندہ میں ہوا<br/>فلک کا منہ نہیں اس فتنے کے اٹھانیکا<br/>آنکھیں چڑائیو نہ تک ابر بہار سے<br/>تیرے کو پہ کے رہنے والوں نے<br/>ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن لمے فلک</p> |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| <p>کسی نے حشر کو ہم سے اگر سوال کیا<br/>اے کشتہ یستم تری غیرت کو کیا ہوا<br/>نزدہب عشق اختیار کیا<br/>ہمارے وقت میں تو آفتِ زمانہ ہوا<br/>پھر ملین گے اگر خدا لایا<br/>جب بسکے تیرا نام وہ بیتاب سا ہوا<br/>اے اہل مسجد اس طرف آیا ہونین ہیکل ہوا<br/>مرتے مٹا پر اوسکے کبھی گھر نہ جا پھرا<br/>کاش اکبار زمین موند نہ دکھایا ہوتا<br/>کنہ کی ہیں سب باتیں کچھ بھی نہ کہا جاتا<br/>مجنون کے دماغ میں نخل تھا<br/>سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا</p> | <p>جواب نامہ سیاہی کا اپنے ہے وہ زلف<br/>جاتا ہے یا رتیغ بکف غیر کی طرف<br/>سخت کا فر تھا جس نے پہلے میر<br/>جہان سے فتنے کو خالی کبھی نہیں پایا<br/>اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر<br/>سمجھے تھے ہم تو میر کو عاشق اور سیکھ رہی<br/>مستی میں غرض ہو گئی معذور کر کہا جائے<br/>خانہ خراب میر بھی کتنا غیور تھا<br/>کم کم اوٹتا وہ نقاب آہ کہ طاق تڑپتی<br/>کہتے تو ہوں یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا<br/>میرا ہی مقلدِ عمل تھا<br/>کھلا نشہ میں جو گھڑی کا بیج اوسکے میر</p> |
| <p>کو سون ہم سے بہا گو ہو کیا سیکھ طرز غزلوں کا</p>   |   |
| <p>دشت کرنا شیوہ ہے کچھ اچھی آنکھیں والوں کا</p>  |   |
| <p>عشق ہمارے خیال پڑا ہے خواب گیا آرام گیا</p>  |   |
| <p>جی کا جانا ٹھہر رہا ہے صبح گیا یا شام گیا</p>  |   |
| <p>جانتا تھا کہ اسے ہے مری قنار پسند<br/>آتا ہو جی بھر اور دیوار دیکھ کر<br/>یعنے آگے چلنے کے دم لیکر<br/>آیا ہے اب مزاج ترا استخوان پر<br/>جیتا مرنے کو رہا ہے یہ گنگنا ستونز</p>  | <p>دو قدم ساتھ جنازہ کے نہ آیا وہ تیر<br/>جاتا ہے آسمان لئے کوچہ سے یار کے<br/>مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے<br/>کچھ ہو سیکا عشق و ہوس میں ہی قنار<br/>منظر قتل کے وعدہ کا ہوں اپنے یعنی</p>   |



اوسکے کوچہ میں نکرشور قیامت کا ذکر  
 اوسکے نزدیک کچھ نہیں عزت  
 ایک بیمار جذباتی ہوں میں آپ ہی سپر  
 اک وہیم نہیں بیش مری ہستی وہیوم  
 مدعی مجھ کو کھڑے صاف بڑا کہتے ہیں  
 ایک ہمت صرف کر جو اوس سے جی اوچھے مرا  
 عشق کا گھر ہے میرے سے آباد  
 نازک مزاج آپ قیامت ہیں میری  
 کاشکے دل دو تو ہوتے عشق میں  
 جائے ہے جی نجات کے غم میں  
 قتل کیے پر غصہ کیا ہوا لاش مری اوٹھوانے دو  
 کب تیسرا اوسکے منہ کا دیکھنا آتا ہے میر  
 رات ساری نو گئی سننے پریشان گوئی  
 یہ اضطراب دیکھ اب دشمنوں سے بھی  
 زور و زکر کچھ نہتا تو بارے میر  
 تجھ کو مسجد ہے مجھ کو میخانہ  
 آج پھر تہا بے حیثیت میر و ان  
 میں جو بولا کسا کہ یہ آواز  
 جب نام ترا لیجے تو چشم بھر آئے  
 اوس سنگار کے کوچہ کے ہوا دار و نین  
 باہم سلوک تھا تو اوٹھاتے تھے نرم گرم

شیخیاں ایسے تو نہ گامے ہو کرتے ہیں  
 تیر جی یوں ہی غوار ہوتے ہیں  
 پوچھنے والے جدا جان کو کھا جاتے ہیں  
 اسپر بھی تری خاطر نازک یہ گراں ہوں  
 چپکے تم سنتے ہو بیٹھے اسے کیا کہتے ہیں  
 پھر دعا اسے تیر مت کیجو اگر ایسا کروں  
 ایسے پھر خانان خراب کہاں  
 جون شیشہ میرے منہ نہ لگو میں نشہ میں ہوں  
 ایک رہتا ایک کہوتے عشق میں  
 ایسی جنت گئی جنتسم میں  
 جانے ہی ہم جلتے ہو میں تو تم ہی جانے دو  
 پھول گل سے اپنے دلوں تم ہی بھلایا کرو  
 میر جی کوئی گھڑی تم بھی اب آرام کرو  
 کہتا ہوں اوسکے ٹٹنے کی کچھ تم دعا کرو  
 کس بھر دے پر آشنائی کی  
 راعظا ابنی اپنی قسمت ہے  
 کل لڑائی سی لڑائی ہو چکی  
 اوسی خانہ خراب کی سی ہے +  
 اس زندگی کریں کو کہاں سے جگر آئے  
 نام فردوس کا ہم لیکے گنہگار ہوئے  
 کاہیکو تیر کوئی دے جب باڈو گئی

گھبرانہ میر عشق میں اس سہل نیست پر  
 اپنے تو ہونٹ بھی نہ پہلے اوکے روبرو  
 پھنچا تو ہوگا سمع مبارک میں حال تیر  
 میرے تغیر حصال پر مت جا  
 اب چھیڑید رکھی ہو کہ عاتق ہی تو کہین  
 تیر صاحب بھی اوکے ہاں تھے پر  
 آئے کہنچ و ہانسے تو یہاں سہی تہو او دل  
 وہ تو بگڑے ہے میر سے ہر دم  
 کعبہ میں جان بلب تھی ہم دوری تہاں سے  
 ڈر کیوں نہ تھلہ میں رہے رونے سے سیر  
 پیدا کہاں ہیں ایسے پر اگندہ طبع لوگ  
 مفقہ ورتک تو ضبط کروں پر میں کیا کرواں  
 واعظ نا کس کی باتوں پر کوئی جاتا ہے تیر  
 فریاد شب کی سنکے کہا بے دماغ ہو  
 پھرتے ہیں تیر خوار کوئی پوچھتا نہیں  
 اور کا غضب نامہ نہ لکھنا تو سہل ہے  
 نہیں ہے چاہ بھلی اتنی بھی دعا کر تیر  
 کشتی ہر اک فقیر کی پھر دی شرب سے  
 دل سے شوقِ ترخ نکو نہ گیا  
 تیر ہی کہنے لگا دیر کی لو کو نکلی سی  
 تیر کے ہوش کے بین ہم عاشق

جب بس چلا نہ کچھ تو مرے یار مر گئے  
 رنجش کی وجہ تیر یہ کیا بات ہو گئی  
 اسپر بھی جی میں آئے تو دکو لگا ئے  
 اتفاسات بین زمانے کے  
 القصد خوش گذرتی ہوا میں گمان سے  
 جیسے کوئی غلام ہوتا ہے  
 آخر کو تیر او سکی گلی ہی میں جا رہے  
 اپنی سی یہ بنائے جاتا ہے  
 آئے ہیں پھر کے یار واکے خدا کے ہاں سے  
 سیلاب نے اس کو چہ میں گھر مول لیا ہے  
 انسوں تکو تیر سے صحبت نہیں رہی  
 منہ سے نکل ہی جاتی ہے اک بات پیار کی  
 آؤ بیخانے چلو تم کس کی باتوں پر گئے  
 دیکھو تو اس بلا کو یہ شاید کہ تیر ہے  
 اس عاشقی میں عزت سادات ہی گئی  
 لوگوں کے پوچھنے کا کوئی کیا جواب دے  
 کہ اب جو دیکھوں اس سے میں بہت نہ پیار  
 اس دور میں کلاں عجب مرد ہو گیا  
 جھانکنا تاکنا کہو نہ کیا  
 کچھ خدا لگتی بھی کہتا جو مسلمان ہوتا  
 فضل گل جب تلک تھی مست رہا

ہر چند میر بستی کے لوگوں سے ہے نفور  
صبر تھا ایک مونہ جس پر ان  
ایسے بت بے مہر سے ملتا ہوں کوئی بھی  
کہتے ہیں آگے تہا بتوں میں رحم  
نظر میر نے کیسی حسرت سے کی  
مہرے میں سب یہ میر نہ اس بیگی کے ساتھ  
شکوہ آبلہ ابھی سے میر  
اس وقت ہے دعا و اجابت کا وقت میر  
وہ لوگ تھے ایک ہی شوخی میں کودنے  
نہیں دیر اگر میر کبہ تو ہے  
میر صاحب کو دیکھیے جو بنے۔  
ہنوز طفل ہے وہ ظلم پیشہ کیا جانے  
میر کو کیوں نہ منتہا نہ جانے  
ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے  
بہت سنی کیجے تو مر رہیے میر  
اب خدا مغفرت کرے اور سکو  
سہا نے میر کے آہستہ بولوں

پہاٹے آدمی ہے وہ خانہ خراب کیا  
سو وہ مدت سے اب نہیں آتا  
دل میر کو بہاری تھا جو پتھر سے لگایا  
ہے خدا جانے یہ کب کی بات  
بہت روتے ہم اسکی رخصت کے بعد  
ما تم میں تیرے کوئی نہ رویا پکار کر  
ہے پیارے ہنوز دتی دور  
اک نعرہ تو بھی پیشکش صبح گاہ کہ  
پیدا کئے تھے چرخ نے جو خاک چھانکر  
ہمارے کوئی کیا خدا ہی نہیں  
اب بہت گھر سے کم نکلتے ہیں  
لگا دے تیغ سلیقہ سے جو لگائی ہو  
اگلے لوگوں میں اک رہا ہے یہ  
اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے  
بس اپنا تو اتنا ہی مقدور ہے  
صبر مرحوم تھا عجب کوئی  
ابھی تو روتے روتے سو گیا ہے

**میکش** ارشاد احمد دہلوی درباری زبان محو می کند از سال چند  
در نیا دار دست بانامہ نگار تعارف در میانست مذاق صحیح دارد و سخن خوش می گذارد  
از دست و نکوست ۵

دشمن کے ساتھ صفر کرین رسم و ایازین

رابط نہان غیر کا پردہ ہے ورنہ آپ

جادو اسی نگاہ کار کرتا ہوں آہ میں  
کسی بے رحم کے چین جبین سے  
وہ رہزن اور پھر ایسی کمین سے  
مرے دامن سے اپنی آستین سے  
غرض دل ٹھرتا ہے دلشین سے  
لیکن آگے تمہارے قامت کے

آتا ہے رحم او سکی نزاکت پہ ورنہ میں  
ستانے میں فلک کو مشورہ ہے  
بچے دل کم نگاہی سے یہ معلوم  
سرشک گرم کی حدت کو پوچھو  
رہے پہلو میں وہ یا اوسکا خنجر  
سیج سہی نقتے سب قیامت کے

## النون

ناسخ شیخ امام بخش از مشاہیر اساتذہ لکھنؤست از اصناف سخن جز بر غزل رباعی  
قدرتی نداشت بشیوہ غود و در سخن ممتاز است بلکہ کم انباز این قدر است کہ مضامین  
بیگانہ پارسی گویان بیشتر بستہ است کما لا یخفی علی ارباب البصیرت گویند روزے  
چند از محمد عیسیٰ المتخلص بہ تنہا اصلاح گرفتہ سپس انحراف ورزیدہ وفات او در ۱۲۵۷  
صورت بستہ دو دیوان دارد این اشعار از دست و پس نکوست ۵

فاصلہ خیال آئینہ کا خط کے جواب کا  
آج آتی شب فرقت میں تو حسان ہوتا  
میں نے سو بار تجھے مرغ سحر چوڑ دیا  
گو نہ قاتل سے نزاکت کے سبب خنجر اوٹھا  
ایک دم پاس جو وہ حور شام گل ہوا  
کنج لحد میں شور قیامت مغل ہوا  
مسجد و مین بیٹھے اپنی اپنی دوکان چوڑ کر

محشر میں جملو نامہ اعمال دیکھ کر  
اے اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہے ولے  
فرج کرڈالو لگا کر کہے تو بولا شب وصل  
تھی شہادت غرض سواسلاد میں ہو گئی  
لے چلی موت مجھے سو گھینان بہشت  
کس چین سے ہم اوسکے تصور میں مچوتے  
مر گیا کیا ناسخ میکش جو سارے می فروش

جی میں ہی ہو جاؤں عاشق حیدر روز غیاثر  
عزیز و اسکے سوا اور انتقام نہیں  
مسجد ہے میفرش کی ناسخ و کان نہیں  
بچ رہے ہیں ننگ کچھ میخانے کی تعمیر سے  
بدگمان سمجھا کہ اسکو اشتیاق حور ہے

بس ہی تدبیر بابا و نکے بھکا دینے کی ہے  
جو بھکویا نے مارا تو غیر کو کر و قتل  
دہو کا نہ کھا طروف وضو کو تو دیکھ کر  
مے پر ستواؤ کر لین مجتنب کو نگار  
تنگ اگر جب کہا میں نے کہ مجاؤں کہیں

**نظم** نواب یوسف علی خان بہادر والی راسپور خلع نواب محمد سیف خان  
بہادر اوصاف او استغنی از بیانت درین فن دست گاہ بلند داشتہ و مرزا غالب  
بتہذیب گفتار او پر داخت این اشعار از دیوان و سہ برداشتہ آمد بلند فکری او  
پیدا ست و نغز بنجی او ہویدا

چھینا عدو نے دوست کو یہ کیا ستم ہوا  
مے ہے تمہیں بقیب کے مرنے کا غم ہوا  
باقی رہا نہ دن ہی جب اظہار ہو چکا  
جب بعد مے کوئی نہ مجھسا نظر آیا  
طنز سے کہتے ہیں کہ کیا ہوگا  
وہ ہمارا ہی مدعا ہوگا  
ایک بوسہ میں کیا بھلا ہوگا  
تو ستم پیشہ نہوتا تو فلک کیا کرتا  
آدمی اوسکی اگر اتنی تمنا کرتا  
جسکو مٹی کے کھلونے پہ چلتے دیکھا  
اور پھر بزم میں سبے اوسے چلتے دیکھا  
میں نے میخانے سے کس کو نکلتے دیکھا

بڑھتا گیا جو رشک تو اخلاص کم ہوا  
ہونے دیا نہ شاد یہ دن پر کہاں مجھے  
حکم اخیر کی تھی توقع بروزِ حشر  
بیدا سے تو یہ اونہیں کرتی ہی بن آئے  
جی میں ڈرتے تو قتل کیوں کرتے  
سننے ہیں مٹ گیا ہے کوئی نقش  
ہے طلب کی یہی روش ورنہ  
آپ دذرات پڑا بے سرو پا پھر تا ہے  
تو نہ آیا پر اجل وقت سے پہلے آتی  
دلکے لینے میں یہ قدرت اوس اللہ دی  
ہے یہ ساتھی کی کرامت کہ نہیں جام کو پاؤں  
واغظ و شیخ سہی خوب ہیں کیا تباروں

کچھ نہ سیم و زرا و نسے نہ دین دل چھوٹے  
 بھنجی کو تم پہ مسلط کرے تو دیکھو سیر  
 اوس در پر آنے ہائیکلی صورت بنی ہے  
 بیوتا جو دل پذیر تو جاتا نہ دل سے دور  
 کیا تم نہ جانتے تھے کہ بے خانان ہونین  
 بارخو تھین نین اور اگر بزم بین میں  
 کر کے خون ایک کا جانیٹھے بین گہر میں اور پھر  
 یہ تو نکلا وہ نہ نکلا دل سے  
 اور کمانے کو دہرا ہے یاں کیا  
 ڈھونڈون تو کس پتے سے اوسے پاؤں انجیا  
 آبرو کیا پیر میں جب بے گریبان رہ گیا  
 سینہ چیر و دشمن سے یہ خوب گنجائش ملی  
 فقیر بنے گیا وان تو کیا سوال کروں  
 خرمیاری ہر شہر و شیر و قصر و حور و علما کی  
 نہ کبھی کوئی خط آیا نہ پیغام یا آیا  
 ترے گروہ آئے ناظم تو یہ اضطراب کیا ہے  
 سخت ہوئی زیادہ بنانے سے رقص کے  
 قتل ہونے سے مرے خوش نظر آتا ہر قریب  
 اس لیے لیکے براہم اوسے کہ تیرا بار  
 آدمی کے ساتھ موازنہ میں یہ کیا کہ بس  
 بنگلی ہے کوچہ جانا نین اک دار الشفا

کچھ اور خاک نین جانتے مگر لینا  
 ستم کا چاہے خدا انتقام اگر لینا  
 دربان مٹوا تو شحہ شہر آشنا ہوا  
 وہ نالہ کام کا نہ رہا جو رسا ہوا  
 پھر تا ہے نامہ بر مر اگر پوچھتا ہوا  
 حال دل عرض کروں کتے میں تنہا کنا  
 پوچھتے ہیں کہ مرے در پہ ہے غوغا کیسا  
 تیر تیرا ہے تو بیگان میرا  
 میرا غم کماے گا معان میرا  
 عاشق ہوں جن سادہ بیخط و خال کا  
 بارے آنسو چھپ گئے میرے کہ دامن رنگیا  
 کینچنے پر تیرے دلین جو بیگان رنگیا  
 مگر کہوں کہ بھلا کر تر ابھلا ہوگا  
 غم دین بھی اگر سمجھو تو اک دہندہ ہی دنیا کا  
 مگر اک جواب اولٹا کہ ہزار بار آیا  
 کوئی بادشاہ آیا کوئی شہر یا آیا  
 شانہ بھی آئینہ کا مددگار ہو گیا  
 وہ بھی خوش ہوتے اگر انکا اشارہ ہوتا  
 غیر اچھا تھا کہ سمیتا م تمہارا ہوتا  
 آہ کی اور راز الفت آشکارا ہو گیا  
 اب تو وان رہنے کا کیا اچھا سہارا ہو گیا

بے پردہ آکے کل مجھے صورت دکھا گیا  
 ہوتے ہی درد دل کا بیان وٹھک کر ہے ہو  
 ہے ترقی عشق کو بھی حسن و زلف و نکستہ  
 مجھ میں کیا ہے مگر اکدم کمین اٹکا ہوگا  
 چارہ گزستہ غم کو نہیں جینے کی خوشی  
 جب کہا اونسے کہ ہر کچھ مجھے کھنا تو کہا  
 کس سے کمون کیا ہے مری وقت نزع  
 مستعد ہوں کعبہ کا ناظم مگر جا کر وہاں  
 بستم میں شہرہ جو وہ آفت زمانہ ہوا  
 تری مٹل میں خوشی نہ تھا کیا معلوم تھا مجھ کو  
 یہ غصہ ہے کہ دل مضطرب نشانہ تھا  
 جب شبکو میرا غل نہ سنا سر گر ان ہوا  
 صبیّا دغوبر کو نہیں احتیاج دام  
 عشق اور مدعا طلبی داہرے سمجھ  
 کرتے ہیں ایک عذر دنیا ہر قسم کے بعد  
 جھکو تقصیر کا دہبانا لگایا ہوتا  
 انداز نیا ہے دل لگی کا  
 بات ایسی کون سی ہے کہ جسکو ڈرایے  
 کہلند ٹرے ہیں پر ایسے کہ راہ میں ہر روز  
 مرنے سے اپنے خوشی معن کہ انجان بنکے وہ  
 عشق کی کینج ہو گرا زمین ہوئے ہیں جمع

اک پردہ تہانہ آئیے گا وہ بھی اوٹھا گیا  
 یعنی یہ ایسے ہیں کہ نہ ان سے سنا گیا  
 آگے بڑھ کر میرا تیرا امتحان ہو جائیگا  
 وہ عبادت کو بھی آجائینگے تو کیا ہوگا  
 مان تری ناموری ہی اگر اچھا ہوگا  
 سن لیا ہم نے کوئی شکوہ سچا ہوگا  
 اوسکا یہ کہنا کہ یہ کیا ہو گیا  
 عبرت آتی ہے کہ کیا تجا نہ ویران ہو گیا  
 فلک کو عذر ستم کے لئے ہسانہ ہوا  
 کہ تھکتا آکے پہاڑ لٹا چلے گا دور ساغر کا  
 ہوا جو تیر خطا میں گناہ گار ہوا  
 قدرت خدا کی مین نہوا یا بیان ہوا  
 جسر پڑی نگاہ وہ نسخہ ہو گیا  
 دہشتا ہوس کا داغ مٹا ٹھ گیا  
 گریوں ہی ہی تو قاعدہ اچھا ٹھ گیا  
 تم خفا ہوتے اگر تم کو خفا ہونا تھا  
 سننے میں پتا نہیں سننے کا  
 اک مختصر سوال ہے یا بوسہ یا جواب  
 بگاڑ دیتے ہیں دو تین چار کی صورت  
 ہر اک سے پوچھتے ہیں مجھے بار بار آج  
 غمہائے جانگداز و مضمہائے لا علاج

وہی تم ہو وہی خنجر ہے پر انصاف کرو  
 راز میرا ہے او نہیں خیر سے کہنا منظور  
 شیخ نے جگر کا دروازہ رکھا ہے نیچا  
 کیوں آکے کہو در پہ کہ وہ گھر میں نہیں  
 میں نے کہا کہ دعویٰ الفت مگر غلط  
 کہتے ہیں کہ وہ بھی ہی کہتے ہیں کروں کیا  
 مرنے کی جگہ ہے کہ وہ سنکرمی تقریر  
 ہم تلو جڑا کہتے ہیں یا خو کو نہاری  
 اب لکھیں گے شکوہ بیداد ہم دل کو لکر  
 فسانہ ستم ہجر ہے سوال نہیں  
 وفا شکاری ناظم یقین نہیں نہ سہی  
 یہی سمجھو کہ نکالے ہوئے ہونگے ورنہ  
 میری وفا کی داد نہ جرم عدو سے بحث  
 سبکے اس عمر میں ہو جاتے ہیں ایسے ہی خوا  
 ہمت مع سحر خوا نکا ہوں قائل کہ اوسے  
 گل کا نام اک نکل گیا تو کیا  
 مل جاتے ہیں تو کہتے ہیں اچھی طرح تو ہو  
 خوش ہو رہے تھے ہم کہ بنایا ہے ہمنے یار  
 چاہتے ہیں کہ سنیں مہربانا  
 رخصتِ عرض حال کیا ناگوں  
 کہتے ہو جائینگے پر کیوں نہیں جاتے جاؤ

ماتہ پر ماتہ دہر بیٹھے ہو کیا میرے بعد  
 اور میں خوش ہوں کہ سن لیتے ہیں نہما ہو کر  
 یعنی یان آئیگا بیساختہ نہان جھک کر  
 کیا ہم نہیں پہچانتے سرکار کی آواز  
 کہنے لگے کہ ہاں غلط اور کس قدر غلط  
 کہتے ہو کہ دجھوئی اعدا نہ کرو تم  
 بولے ہی تو یہ بولے کہ غوغا نہ کرو تم  
 لو غوغا کے ہی اچھے سہی جھگڑا نہ کرو تم  
 نام اوزکا آسمان ٹھہرایا تحریر میں  
 ند و جواب سنے جاؤ کچھ ملال نہیں  
 یہ کون شخص ہے اسکا بھی کچھ خیال نہیں  
 کیوں پہلوس بزم سے ہم خانہ خرابا تے ہیں  
 کیا خوبیاں ہیں میرے تغافل شعار میں  
 تجھ سے کچھ شکوہ ہیں اے فلک پر نہیں  
 مالے سے زمر نہ مقصود ہے تاثیر نہیں  
 تم ہی اچھے ہو رنگ میں ہوں میں  
 گویا ہمارے جی میں کچھ ارمان ہی نہیں  
 دیکھا تو اونکے در پہ وہ دربان ہی نہیں  
 پوچھتے رہتے ہیں اکشر مجھ کو  
 کہہ نہ بیٹھیں کہیں کہ رخصت ہو  
 میرے جینے کی مجھے راہ بتاتے جاؤ



واجب القتل نہیں ریت سے نیر تو ہوں  
 میں تو سائل ہوں خریدار نہیں کیوں اور بچوں  
 مجھے اوٹھاتے ہو لکڑی کہ ہے یہ خلوتِ خاص  
 غلط سی اثر آہ و نالہ پر ناظم  
 اک مژہ البتہ ملتا ہے سو وہ بھی مشترک  
 اور کیا نالہ و فریاد سے حاصل مجھ کو  
 تکلف کیا ہے گر صورت میں مہر وہ سے بہتر ہو  
 ڈرنے لگا ہے اب مہر و غور سے ہی دل کہ یہ  
 اب کچھ نہیں تو باندھتے ہیں خنجر و شمشیر  
 کہتے ہو کہ ہم غیر کو آنے نہیں دیتے  
 وفا کی ہم نے اور تم نے جفا کی  
 نگاہِ شوق نے کیا کچھ نہ دیکھا  
 کروں آج اس کو ناز و غزہ میں تیز  
 نکالا ہم نے کچھ فاضل اور نہیں پر  
 قصہ کو کہن و قیس کو تہ کر رکھیے  
 جانتے ہم بھی کہ ہر خلد میں راحت کیسی  
 جو چھینے ہی ہو دکھ تو مول کیوں پوچھو  
 بیان سوز غم عشق سنکے کہتے ہیں  
 ضد سے وہ بزمِ میں نہیں تیتے جا بھج  
 مرنا تو ہر طرح ہے مسلم پر اسکی تیغ  
 میں نے جو کی حسد کی مذمت تو اپنے

لو اب آئے ہو تو جھکاؤ ہی مٹاتے جاؤ  
 قیمتِ بوسہ لب و روز بڑھاتے جاؤ  
 وہ کون لوگ چلے جاتے ہیں اور دیر دیکھو  
 رہے نہ دل میں ہوس آویہ بھی کر دیکھو  
 بوسہ کیا شے ہے کہ جسکے دینے میں تیرا ڈھو  
 پھیر دیجے کہیں گھبرا کے مراد ل مجھ کو  
 طلقِ ظلم میں بھی و قدیم گردن سے بڑھ کر ہو  
 پھر تے ہیں رات دن فلکِ فتنہ زاکے ساتھ  
 کیا جانے کیا باندھتے ہوتی جو کمر کچھ  
 سچ ہو یہی پر مینے سنا اور ہی کچھ ہے  
 تم اچھے ہم بُرے قدرتِ خدا کی  
 گرہ جب کھل گئی بندِ قبا کی  
 کوئی کشتی کہوں تیغِ ادا کی  
 و فاس سے کم رہی گنتی جفا کی  
 اپنی ہتی کے یہ خاک نشین تھوڑی  
 ملتی اوس میں سے اگر بھوکو ہیں تھوڑی  
 خریدنے میں نہیں اسطرح چل جاتے  
 یہ بات ہوتی اگر سچ تو تم نہ چل جاتے  
 میں جانتا ہوں جانتے ہیں پارسا بھج  
 ملتی اگر گلے سے تو ملنا مزا بھج  
 پیرائے میں ہنسی کے کہا مر حباب بھج

ثبوت جرم کی تا او کو احتیاج نہو  
 عدو کو دیکھو تو دیکھو انہیں نہ انکرے  
 جنت میں شہد و شہید و گل و میوہ ہو تو ہو  
 لکے کیا دل در و دیوار کے آثار باقی ہیں  
 اوس بت کا کو جب مسجد جامع نہیں ہر شیخ  
 ڈرتے ہیں محتسب بھلا آئے تو سہی  
 ناظم کہی نہ کوچے میں تیرے قدم رکے  
 بوسے لب تو دیا کیا کہنا  
 نامہ بر ہو کے ذیل آتا ہے  
 کسائے کہ بید ہوں کہا یہ قول باطل ہے  
 کہ یہ کون کہ تم کیوں و فائین کرتے  
 میں خفا ہو کے جو محفل سے چلا آیا تھا  
 اک جہان کشتہ انداز خود آرائی ہے  
 گزرے گی شغل حلیہ تراشی میں شب مجھے  
 عذرستم فریب و تناسے صلح جوٹ  
 انبار میں غموں کے مے دلین ہر طنز  
 انتہی تم سے توقع یوں عدو کے دم میں انکی  
 جنے گا کون کل تک جو تم او سکے پاس آو گے  
 ہو اگر نامہ بران قتل ہم کیوں غم کرین ناظم  
 اس سے کیا بحث کہ ہوگی شب و وقت کیسی  
 نہ گذر دوست تک اپنا نہ بغیر او سکے قرار

لئے تو نشہ میں بوسے مگر جنتا کے لئے  
 کہ مدعی سے ملوں اپنے مدعا کے لئے  
 ناظم خوشی تو یہ ہے کہ وان سے حلال ہے  
 ہوا ہر چند گہ ویران صحرا بھر بھی صحرا ہے  
 اوٹھئے اور اپنا ہانے مصلّا اوٹھائیے  
 اچھی کمی کہ ساغر و مینا اوٹھائیے  
 بیچارہ کیا کرے کہ یہی رنگنا ہے  
 کہیے کچھ بڑھ کے بھی ہمت ہوگی  
 خیر آگے کو نصیحت ہوگی  
 زبان ہر کے منہ میں اور بکے سینہ میں ہے  
 وہ کیا کہینگے مگر یہ کہ جانہیں کرتے  
 آج کہتے ہیں کہ کل زہر نہ کھایا تو نے  
 آپ جو چاہیں کریں آپ کی بن آئی ہے  
 جانا ہے بزم یار میں کل بے طلب مجھے  
 صحبت بگڑ گئی تو بساتے ہیں اب مجھے  
 اک گوشہ میں بڑا ہے غم روزگار ہی  
 کمان جاتی رہے وہ صحبت آزمانے کی  
 قسم سچی سہی پر پھر ہی کیا حاجت ہو کیا نیکی  
 چلو ہاتھ آئی اک تقریباً و کو چہر جانیکی  
 موت او میں نہیں آئی یہ نصیبت کیسی  
 کسپر آئی ہے اور آئی ہے طبیعت کیسی

|  |   |
|--|---|
| <p>بہ نہ دیکھا کہ بگڑ جاتی ہے صورت کیسی<br/>         سچے نہیں اور وعدہ بھی ہوٹا نہیں کرتے<br/>         چپکے ہیں ابھی ہم بھی تقاضا نہیں کرتے<br/>         وان بھی جنہلا کر کے یوسف علیخان چوڑ<br/>         ملک الموت ہی آجائے وہ کس کام میں ہے<br/>         اوسیکو درد دل کہتے ہیں جو گفتار میں آئے<br/>         وان وہ اور اوسکا بستر وی بگڑ رہا<br/>         ملنے جب جشمین دوبار تو قرض باقی ادا کرینگے</p> | <p>غصہ آئینہ دکھانے سے ہو دونا کیا خوب<br/>         آئے ہیں جنازہ پہ بانڈاز تجا ہل<br/>         دل لیکے ندین قہریت دل ایسے وہ کیا ہیں<br/>         حشر کو کینچون ترا داسن بھلا دیکھوں کہ تو<br/>         قاتل آیا نہیں کہتے ہیں کہ آرام میں ہے<br/>         جو کہیے درد دل سنئے تو کہتے ہیں کہ ہاں کہیے<br/>         یان صبح دشام دہیان مرانا نہ بریں ہے<br/>         دے میں دوتے ہمو بوسے ہم ایک جاں باب نہ کرینگے</p> |
|--|---|

نشا محمد امان دہلوی فرزند سعادت اللہ معمار از شاگردان شاہ حاتم دیوانے

گراشتہ

|  |   |
|--|---|
| <p>پوچھا جو اوس نے خوش ہو کہا میںے شکریہ ہے<br/>         نونی میں ترے حسن کی کچھ حرف تو کہے ہے</p> | <p>بولا کہ ہے یہ شکر شکایت بہرا ہوا<br/>         لیکن یہ ذرا خط ہے سوا اصلاح طلب ہے</p> |
|--|---|

نشا ابو محمد عبدالنفور خالیدی امروڑ در کلکتہ است و باعز از تمام بسرمی بردندہ  
 اش دیدہ ام اشعار بسیارے از سخنوران دران گرد آورده سخن شعر انام دار و لیلیہ  
 انتخابش از ان پیدا است اور است

|   |   |
|---|---|
| <p>میرے مریکا یہ غم ہے کہ حجاب و ریشہ<br/>         آتے ہی اونکی جان کو بوسے جو پچھ گئی<br/>         تم سے ہوا نہ درد دل زار کا علاج<br/>         تم سے ڈر تا ہوں کہیں تو کی نہ نوبت آئے<br/>         بیباکیوں سے آتی ہے صاحب حیا مجھ<br/>         مشکل آسان جو ہوئی دیکھئے اونکو دم نزع</p> | <p>گور پر بیٹھ رہی مرود و فامیرے بعد<br/>         کہنے لگے مرو بھی کہیں جان بلب ہو تم<br/>         پہر کون سے مرض کی تباؤ دو اہو تم<br/>         آپ سے آپ لگے کہنے جواب تم بھگو<br/>         تم بھی خدا کی شان کو بے وفا مجھے<br/>         بولے وہ آئی نہ آتی تو نہ مرنا کوئی</p> |
|---|---|

اصغر علی خان دہلوی ابن نواب آغا علی خان از تلامذہ مومن خان  
و مشاہیر سخوران است در لکنؤ اتانست داشت دیوانے دارد در ۱۲۲۲ھ درگزشت

از دست ۵

ادنین بہت تہی مجھے خواہش رہا جگہ ادنین مان کا

و مان دامن ندین یان صان تہا مطلع گریبان کا

اشارہ ہو کے رہ جاتا ہے ہمیر مہربانی کا  
کاش اے آفت جان بین تر آنسو ہوتا  
ہائے منہ دیکھے گا اگر وہ مسلمان میرا  
کہ بالائے زمین کیا کیا نہوگا  
جھکو ہنگام سفر یاد آیا  
ہوئی تھی صلح کس مثل سے پر جھکا کل آیا  
تم نے تو خود آپ کو رسوا کیا  
مانند قول یار میں بے اعتبار تھا  
شکر خدا کہ آج تو کچھ راہ پر ہیں آپ  
یہ ارادے ایک شت خاک پر  
کیا کیا اٹھائے ہیں شب غم میں قضا کا زمان  
خیر کسی طرح سے شر ماؤ بھی

حیا بڑھنے ندین دیتی ارادہ نو جوانی کا  
کبھی آغوش میں رہتا کبھی رخسار و پیر  
صلح کے بعد جو سوچا تو یہ بولا کافر  
کے دیتی ہیں یہ نیچی نگاہیں  
بیکسی اپنی وہ رونائیں  
گلے میں بخت کے اذکا ہی کچھ تنہا کلا  
نام میرا سننے ہی شرما گئے  
منت ہی کی مگر نہ کسی نے مری سنی  
آنکھوں میں سے لحاظ قسم نہز این لب  
ہاتھ میں خنجر کمر میں تیغ تیز  
کس کس مصیبتوں سے ہوئی ہے نصیب گر  
دیتے ہو بوسہ تو کہیں لاؤ بھی

اصغر شاہ نصیر الدین دہلوی عرف میان کلو فرزند شاہ غریب اللہ سجادہ نشین  
شاہ صدر جہان رح تلمیذ میر محمدی مائل از مشاہیر سخوران است پانزدہم و  
بست و ہم بزم مشاعرہ می آراست و در زمین ہائے سنگ لاخ طرح میکرد در آخر  
عمر بہ حیدر آباد رفت و آنجا درگزشت دیوانے گزاشته ۵

|  |  |
|--|--|
| پشت لب پر ہی ترے یہ خطر بجان ایسا<br>سب سے ملاؤ ابرو ہم سے نفاق رکھو<br>دیکھ لیتی جو اوٹھا کر ترے کیا ٹوٹے ہاتھ<br>دل کا کیا مول بھلا زلف چلیا پٹھیرے<br>دل یہ کہتا ہے کہ تے یاد تباں دلاؤ | منہ تو دیکھو لکھے یا قوت رقم خان ایسا<br>اس دوستی کو اپنی بالائے طاق رکھو<br>لیلیٰ ایسا تو نتسا پردہ محل بہاری<br>کچھ تری گانٹھ گرہ میں ہو تو سودھیں<br>چھٹرنے کامے پھر آپ مزا دیکھیں گے |
|--|--|

**نطق** مقصود احمد کا کوروی بر حال او آگئی دست نداد این بیت چند از دست  
دو دیوان دارد

|  |  |
|--|--|
| زیر زمین بھی جو رنک سے نہیں بجات<br>قتل منظور ہے تو بسم اللہ<br>سخت میں دو نوٹ کے یوں تو خیر جلنا ہو مگر<br>ہر نگاہ ماز ہوا اس عورت کی دل نشین | مرنے کے بعد قبر میں چوری کھن گیا<br>ڈھونڈنا کیا کسی روایت کا<br>شمع تو جیسے پھر ابھی ہر کلاوس نخل میں ہے<br>جو نکلے آنکھ سے وہ بھی ہمارا دلیں ہے |
|--|--|

**نظام** نظام شاہ رامپوری جزینقدر راز و اطلاع ہم نہ رسید

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| انداز اپنا آئینہ میں دیکھتے ہیں وہ | اور یہ بھی دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا ہو |
|------------------------------------|--------------------------------------|

**نواب** پدر عالی گہم امیر الملک والاحاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر  
ترجمہ حافلہ ایشان از اعصار علوم مثل اتحات النبلا وغیرہ تو ان دریافت و اگر از  
فیما سخن فیہ آرزو داری تذکرہ شمع انجمن پیش چشم باید گذاشت این قدر ناگزیر است  
کہ شاعری دون مرتبہ ایشان ست ہر نواسے کہ اصول سخنوری برداشته اند کہ  
در تازی و پارسی ست ہر چند کہ سخنوران بسیار بودہ باشند اما سخن نمی باین منزلت  
شاید کہ چشم روزگار ہم ندیدہ باشد در زبان ریختہ ہیچ از ایشان مرقوم نیست یک دو  
شعر از افکار عالم شباب کہ از مدتہاے دراز تحویل حافظہ خاکسارست بغرض ستعار  
زین وزینت درج این صحیفہ و نذر رباب ذوق کردہ میشود

کہتے کہتے دل سے حرفِ مدعا جاتا رہا  
آپ بھی بندہ کے عاشقِ مین بین  
آپ تو کہیئے کہ اسمین آپکی کیا رائے ہے  
ایسی رسوائی کے جینے سے یہ منہ اچھا  
یہی نہ کھدو کہ اوٹھ جاؤ میری نعل سے  
تا بلب آ کے خبر دار مدعا ہو جانا

باتوں بانو نین کچھ اوس نے بات ایسی چھپری  
غیر پوچھے ہے تو کہتے مین مجھے  
حضرت ناصح دل اوس ہدیر کو دون بانو  
سکے دیوانہ مجھے قتل کیا اور بولے  
عبث رقیب کی تعریف مجھ سے کرتے ہو  
جانتا ہے او نین اے شکوہ میری یار

**نواب** تخلص نواب کلب علی خان بہادر والی راجپور ترجمہ ایشان در نگارستان  
سخن بہ بسط مذکور است و نیز بخت شہرت تمام حاجت بیان ندارد درین فن دستگاہ  
بلند و مهارتے ارجمند نصیب ایشان است استفادہ از منشی امیر احمد امیر دارند  
چہار دیوان از افکار ایشان ترتیب یافتہ بطبع رسیدہ مطبوع گردیدہ بیتے چند  
از انہا پیش نظر سفنوراست ستایش آنہا نتوان کرد ہر چہ در شعر باید و شاید  
موجود است و پرارباب نظر واضح و لائحہ

مجھی سے ہو پورا لٹا شکوہ میری بدگمانی کا  
سیر ہو جائیگی دونی جو کہین تو آیا  
ترپ کے سمئے اگر سوئے آسمان دیکھا  
حشر مین بھی یہی خدا ہو گا  
بدل کے رنگ وہی گردش زمانہ ہوا  
کہ آج شکوہ تجھے مین نہیں بھانپکا  
وہ پتہ پوچھتے مین تربت کا  
پھر سبب مجھے پوچھو حیرت کا  
وقت ہو گا جو کوئی فرصت کا

مرے ہی سامنے غیار کی ہنسنے کے باتیں ہوں  
قابل دید ہوں حشر کا پر اے نواب  
فرشتے عرش کے بے اختیار رو دینگے  
کیا یساں سے وہاں سوا ہو گا  
بچا ہوا تھا جو کچھ تیری چال سے فتنہ  
وصال کا ہو جو وعدہ تو موت بھی کہنا  
بے نشانی تجھے مبارک ہو  
پہلے منہ دیکھو آرسی مین تم  
دل پڑ مردہ کو بھی رولین گے

ایسے حسرت کی نگاہوں نے بلیا میں نے  
وصل کا وعدہ نہ کرنا وقت آخر ناز سے  
گالیاں روز تین پر پہننے سنا ہوا  
بعد اک مدت کے اوس نے ہائے یہ بیجا جو  
حضرت نواب زاہد پر رحم واہ واہ  
چرخ سے آتی ہوا سوقت بلا جب سب  
کل جو قتل میں ادا سے وہ شکر آیا  
کس نے نواب چکارا تجھے جو تو گھر سے  
ترم برین ہو تو گھر میں پٹنگے ندوں کہی  
کتنی ہے جسکو فتنہ محشر تمام خلق  
انتظار نامہ برین ایک مدت ہو گئی  
وہ چیز نہیں دیکھ میں دوا تو نہیں دیدوں  
دل روز نیا مانگو نہیں کچھ یہ بڑی بات  
لیا ہے چشم تر نے خون عالم اپنی گردن پر  
سینہ میں رکھ لیں ذرا دلکی تسلی کے لئے  
قاصد کو بھیجا ہوں تو شوخی کی راہ سے  
پوچھو تو کوئی بات مرے ڈھب کی مجھ سے تم  
عجب حسرت سے دیکھا ہوسو جانان دم آخر  
ترے کو چہ میں ہر مدت ہمہ نزع کا عالم  
خواہش کروں وفا کی جفا کا گلا کروں  
سو ظلم ہمہراہ تو ہیں پر کچھ ہی یاد ہے

کہ مرے قتل کو روتا ہوا جلا دیا  
ورنہ جینے کے لئے اک آسرا ہو جائیگا  
اور کچھ شکو ہوا آپکا اعزاز نیا  
ہم نہ سمجھے کوئی مطلب آپکی تحریر کا  
حکم ہوا اسکے لئے تو حشر تک تشہیر کا  
پوچھ لیتی ہے بتا آئیے شیدائی کا  
میں بھی تھا سے ہوئے اپنا دل مضطرب  
باتہ باندھے ہوئے رومال سے باہر آیا  
آفت تو کیا ہے آئے اگر آسمان آپ  
ڈرتا ہوں وہ بھی کوئی تمہاری ادا ہوں  
روز پہر آتا ہوں نین دو چار نزل دیکھ کر  
مانگو تو ذرا ناز سے پہلو میں چل کر  
دو گنا میں اسی دلو تھیں پہر بد لکر  
ذرا تم ہی تو رو دو حسرتوں سے کیشیوں پہ  
کہا نہ جائینگے ترے نشتر کو ای فضا دہم  
میلاری نامہ بھیجتے ہیں وہ جواب میں  
دیکھو تو پھر میں کتا ہوں کیا کیا جو بسین  
ریگی یاد اوسکو بھی نگاہ واپسین  
کڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہی نہیں  
تم میرے بسین ہو تو ذرا جلنے کیا کروں  
کہنا وہ بے بسی میں کہ اللہ کیا کروں

ہوتی ہے رات وصل کی گھر میں انجیل  
 اتنی دعائیں مانگیں عدو نے کہ چمن گیا  
 خواب میں ہی جو طلب کرتے ہیں تو شوق سے  
 عاشقوں کو نہ ستا بہر خدا اسے ظالم  
 بنا و شب کے تو سب لوگ دیکھتے ہیں مگر  
 خدا جو پوچھتا ہے حال حشر میں تو ہم  
 یار آتا ہے تصدق کے لئے ای و اعظ  
 غیر کے وصل کا اوس دن مجھے آئیگا یقین  
 افسوس اپنے جی سے بھلائے اوس کو تو  
 شہرت تمہارے جو روستم کی ہو کس طرح  
 واعظ بیان کرتا ہے حوروں کی گریبان  
 ہر بات میں نکلتے ہیں پہلوئے نئے  
 ہو قصر خلد ہی تو نہیں قابل پسند  
 چھپاؤ شوق سے تم راز الفت کچھ نہیں پروا  
 مجھے دیکھتے ہو جنت چارہ ساز و  
 کیا جانے نامہ بر نے مرے مجھے کیا کہا  
 لے بھاگیں خشتیں نہ کہیں میری لاش کو  
 پڑ گیا عرشہ دست قاتل میں  
 ہو جیسے سچیں ایسے سیر قد پر کہ بول اوٹھے  
 ذرا سی بات پر مہر جاتے ہیں دم بہرین حسرت  
 نہیں ہم تامل الفت تو شاید

اوس سرزمین پر کوئی کیا آسمان نہیں  
 تھوڑا سا تھا آخر جو میری دلکی آہ میں  
 جہم سے پہلے وہ رفیقوں کو بلا لیتے ہیں  
 ان فقیروں کی تو سب لوگ رعایت ہیں  
 ہم اونکی بگڑی ادا میں سحر کو دیکھتے ہیں  
 نگاہ یاس سے اوس فتنہ گر کو دیکھتے ہیں  
 دے ذرا بہر خدا اپنا بھی ایمان مجھ کو  
 پیار کر لو گے کسی دن جو میری جان مجھ کو  
 جس دلو تیری یاد میں اپنی خبر نہ ہو  
 نشیمر میری لاش اگر در بدر نہ ہو  
 ایسے میں سیر ہو جو وہ گرم خرام ہو  
 سوچو تو کس طرح کوئی پہر بدگمان نہ ہو  
 جس گھر میں درد لے کوئی نوحہ خوان نہ ہو  
 خبر کر دیگے دونا لے مرے ساری خلیگ کو  
 ذرا میری آنکھوں سے قاتل کو دیکھو  
 پہلو میں دل اوچھلنے لگا کیوں خبر کے تھ  
 پھناؤ بیڑیاں بھی عزیز و کفن کے ساتھ  
 اضطراب دل و جگر کو دیکھ  
 ذرا پوچھو تو یہ کس شہادت کی تربت ہے  
 سمجھ کر کہو تم عاشقوں کی یہ بھی حادث ہے  
 ملائکہ آئیں گے عرش برین سے



گئے وہ غیہ کے گھمبہ نشینو  
 غضب حسرت بھری ہے اس میں ظالم  
 ہم ہی کو قتل کرنا سکر اگر  
 اتنے دن بھی گزر رہی جائیگے  
 تم اے خضر لو راستہ اپنے گھر کا  
 یہ آیا کون کہ آتے ہی جسکے مختارین  
 قتل کے بعد جسم آتا ہے  
 طلب ہے لطف سے تو نالنا قاتل ہے  
 ہاتھ رکھ لیتے ہیں آنکھوں پر وہ کل نڈاز سے  
 اداسے بگڑنا لگا وٹ سے ملنا  
 ہوا ہے بد تو نین وہ مگر مہربان اپنا  
 گور قیب کی فریاد سے کہ دم بہر کو  
 ہائے سحر جی قاتل کی شہادت کے لئے  
 ہوا ہے عزم الہی سوے عدم میرا  
 عدو کا خط سمجھ کر ماتہ قاصد کیا لیکن  
 سمجھو نگامین اے چارہ گرد گرے دل سے  
 کہے گام جاکون اے اجل تیری آداؤں پر  
 کعبہ جاتے تو ہو لیکن نواب  
 ماہم کو نہ امید ہو اس واسطے نواب  
 تم سے غیر کے جھگڑے میں عتب لوالٹے  
 جیسے جی بات نہ پوچھی کہی اب سیر کبدر

قیامت کو بلالو کمین سے  
 ذرا بچنا نگاہ واپسین سے  
 پھر اولٹا اوسکا شکوہ بھی بین سے  
 کاش ہو وعدہ روز محشر کا  
 خدا جانے ہے وہاں مجھ کو کدھر کا  
 ہر اک طرف سے اوٹھا شور و ادغواہی کا  
 یہ سہ پتہ ہے ہمارے قاتل کا  
 اداسے لیتے ہیں سب کام وہ اشارو کا  
 تذکرہ کرتا ہے جب کوئی کسی بیمار کا  
 یہ انداز بھی ہے نرالا کسی کا  
 بنائے اور عالم میں مکان اب آسمان اپنا  
 ہمساری آہ کو دیدے ذرا اثر اپنا  
 نام خود دہنے لگتا ہے سر محضر اپنا  
 بتا تو کون سے دلیں رہیگا غم میرا  
 بہت بگڑے لفافے سے جو خط میرا نکل آیا  
 ارمان کوئی بھرہ پیکان نکل آیا  
 جو مرتے دم ہی مجھ کو غمہ قاتل پسند آیا  
 کیا کر دے جو صنم یاد آیا  
 غیروں سے بھی غفلت میں اشار نہیں ہوتا  
 دیکھ لی ہوتی ذرا آج شرارت میری  
 پوچھتے پہرے ہیں ہر ایک سرتبت میری

اے پری دے تو زانا زسراک جام مجھ  
یہی اندیشہ ہے اب کون مر گیا تجھ پر  
آج تک مے ترے طعنوں سے نہ پی تھی واعظ  
کیسے کیسے تری وصلت میں مگر ٹوٹو نہیں  
ایسی عیروں کو ہمیں سے ہے سلام  
آتے آتے پھر گیا مسجد سے وہ  
پہلے روتے تھے حبان کو لیکن  
بسل کی ترپ پر نہیں الزام ذرا بھی  
ہو تانا حیا پر شب وصل اونکو بھروسا  
دیکھنا جنکا گوارا نہیں مجھ کو دم بہر  
یہ نہ سمجھتے تھے کہ اک عمر کے شکوے دے  
اغیار سے جو لطف تھا ملنے میں وہ تھا  
قاصد کی کچھ خبر نہیں نواب کیا ہوا  
امید وصل ترے صدقے آج پرشکوہ  
کسی پر دم نکلنے میں تو یہ سختی نہیں ہوتی  
لے تو چل اوس بزم میں اے شوق دید  
ہجوم شوق میں جب دل کی آرزو نکلے  
تمہیں تو ناز تے نواب پارسائی پر  
کیا کہتے ہو تم ہم سے کہ کیوں میر گہ آئے  
کسی یہ شب وصل ہے جو شور مچاتے  
دے عمر دوبارہ تو ہوں قربان الہی

کہ سمجھتے ہیں بہت نیک مے آشام مجھ  
مر گئے پر یہی نہیں گور میں آرام مجھ  
اوس نے سنگوائی ہے لے اب تو ہلاتا مجھ  
زندہ رہنے دے اگر لذت دشنام مجھ  
جنکا واعظ بھی تمنا ہی ہے  
واعظوں کی آج عزت رہ گئی  
اب تو آنکھوں کا اپنی رونا ہے  
طاقت نہیں خود ساعد و بازو میں تھکا  
واقف وہ اگر ہوتے مری بے ادبی سے  
ہائے وہ بھی نگہ ناز کے بسمل ہونگے  
دو ہی باتو نہیں ترے پیار کے رائل ہونگے  
یوں ملنے کو تو مجھ سے ہی وہ بار ہائے  
چڑے تو خط کے راستہ میں جا بجائے  
وہ آتے ہیں سر بالین ذرا سنبھال مجھ  
مے سینے سے پرکان آپکا شاید کلنا ہے  
دیکھ ہی لینگے اوسے دل تھام کے  
کہ پردہ کعبہ کا اولٹوں ہاں ہی تو نکلے  
تمہارے گہ میں تو نے کئی سبونکے  
دیوانوں کا کیا پوچھا آئے جد ہر آئے  
سورج نہیں ڈوبا ہے کہ مرغ سحر آئے  
مقتل میں ہے اک غل کہ وہ بار در گرائے

اللہ سے تری شرم کی شوخی کہ وقت دہ  
 چوری چہے نگاہ کرینگے وہ کیا ادھر  
 وصل کی بخت سے جن اغیار سی ٹھہری ہوگی  
 عیش کا نام نہ لیتا کہ ہی عالم میں کوئی  
 کون اوٹھائے گا لطف ناکا محی  
 غمیر کو سجدہ سے ہسم دیکھینگے  
 خفا ہو کیوں مگر نالوسے تم خوشی کی جگہ  
 ملا ہے یار تو نواب اتنے خوش کیوں ہو  
 تو بھی کچھ قہر کر اسکی کہ ہوا ہے ظالم  
 وصل میں اوس سے گھر جائے تو اچھو غنم  
 ستا تا ہے ہر دم نئے رنگ سے  
 غیر کے حال سے اوس بزم میں کیا ہوا  
 رات بھر وصل میں کرٹ ہی نہ بدلی تھے  
 شے کے فریاد مری جانب خنجر دیکھا  
 اوس حید گرنے کو تہی شب کے شکوہ سے  
 دیا ہے بوسہ اوسے پہرے لو تو ہم جانیں  
 آزار ندین ملک کہ رسوا نہ کریں ہم  
 ہم تو جب جانیگے یہ زہد تمہارا نواب  
 جنکار و ناتاہ مجھے وصل میں اونکو آگے  
 دل دیا تھا جسے نواب نے روز اول  
 ابھی تو ہولے ہوئے ہو مگر یہ یاد ہے

کیا کیا نگاہ ناز کو چوری لگا گئی  
 مجھے تو میری موت ہی آنکھیں چرا گئی  
 ہائے کیا اونکے یہاں عیش کے سامان ہونگے  
 ہم سے دو چار ہی ہوتے جو رولانیوالے  
 ہم اگر تجھے کا سیاب ہوئے  
 کس کی آنکھوں سے یہ ہم دیکھینگے  
 تمہیں تو قتل کی یہ خوب ہے نہانہ ملا  
 خدا ملا کوئی دولت ملی خزانہ ملا  
 بعد اک عمر کے ایسا دل مضطرب  
 تو ادا بنکے مرے حق میں قضا ہو جانا  
 زمانہ بھی تیری ادا ہو گیا  
 اوس سے آگاہ ہیں اپنا جو کچھ اعزاز ہوا  
 یہ بھی دل لینے کا شاید کوئی پہلو ہوگا  
 نہ ہوا اس سے بھی خاموش تو نہسکر دیکھا  
 رکھا ہے اپنا وصل قیامت کی رات پر  
 یہ دل نہیں ہے کہ لیجا و مسکرا کر تم  
 ہم تم سے ہوں تم ہم سے تو کیا کیا کریں ہم  
 آئین وہ ناز سے اور ملکوم قرب دیکھیں  
 اب وہ نالے شب ہجر انین مزا دیتے ہیں  
 پھر وہی آتا ہے اب دیکھئے کیا دیتے ہیں  
 نہونگے ہم تو کو موگے وہ یاد آتے ہیں

جب بین کہا ظالم اوٹھائے نہیں جاتے  
 غیر کے آگے نہیں چھپرتے ہو تم بھکو  
 وہوم ہے حشر نے برہم کئے دونوں عالم  
 اداسے ناز سے غمزہ سے مسکرانے سے  
 گرسادگی پسند ہے تمکو تو بھیج دو  
 لیا ہے وصل کی شب جس دانے دینا  
 جس پر ناز تھے نواب کو وہ دل  
 دلو تڑپنے سے تسلی ہوئی  
 ہر چند تھا عتاب عدویر وہاں مگر  
 ہو لے بنے تو ہو مگر اتنا تو سوچ لو  
 عشق آفت ہی سہی ناصح مگر  
 مرنا بہت ہے مشکل کہتے ہو منہ بنا کر  
 جذب دل کینچ تو لالین ترے صدق جانوں  
 اجل کی سختی کو کون دیکھے چشمِ مرت سے  
 جتا یا عشق تو انجان بنکے بول اوٹھے  
 تم عبث فریاد سے گہراتے ہو وقتِ اخیر  
 راز و صلت نہ بتاؤں تو کروں کیا ظالم  
 شبِ فراق یہ کیا سوچی ہے فرشتو تمکو  
 گو نہیں پہنچے پر میرے جلانیکے لئی  
 نواب مر کہیں کہ یہ قصہ تمام ہو  
 چرچا وہاں بھی کچھ ہو ہر دم مصیبتوں کا

جھنجھلا کے یہ کہنے لگے ہر سچو نچا ہو  
 انہیں باتوں سے تو ہوتا ہے تو تم بھکو  
 یہ سجد و تم ہی ذرا اپنی خود آرائی کو  
 وہ دل کو لیتے ہیں لمبائے جس بہانے سے  
 اپنا بناؤ میرے مقدس کے واسطے  
 جو دیکھ پاؤ تو صدقے ہو اوس ادا کے تم  
 دو ہی اداؤں میں تری پامال ہو گیا  
 در در جگر بڑھ کے دوا ہو گیا  
 دو جڑ کیونکو سنکے یہاں کام ہو گیا  
 کیا ہو گا اگر کسی کو کبھی پیار آ گیا  
 کیا کریں بیساختہ دل آ گیا  
 صدقے تمہارے منہ کے دیکھو تو سکر کر  
 حرکت گئے ہیں وہ اداسے سرِ غفل اگر  
 بند ہی ہے ٹٹکی اپنی طرف سے و جانان پر  
 یہ باتیں جھوٹ ہیں تم کو خوب جانتے ہیں  
 ہو چکا جھگڑا یہی دو چار ہیں اور ہیں  
 کہ مجھے غیر ترے سر کی قسم دیتے ہیں  
 کہ آسمان کو گردش سے تمام لیتے ہیں  
 روزِ غیر و نکو وہ اک نامہ لکھا کرتے ہیں  
 دن رات تیری جیب میں کب تک رہو کریں  
 جنت میں بھی الہی ایسا ہی آسمان ہے

وہ شوخ ایسے میں آجائے تو ناشابو  
 زندہ جب چھوڑے کہ میری کوئی تقصیر نہو  
 کہ وقت ذبح بھی بسمل کو اضطراب نہو  
 بات کس کام کی جو چار میں مشہور نہو  
 یہ کہ کسی لاش ہے اسکو اٹھا لو  
 تم دونوں ہاتھوں سے ذرا لٹک دو لکھو تھام لو  
 منع ہرگز نہ کرو وصل میں شرم آنے دو  
 اب آبرو ہے میری آلہی سحر کے ہاتھ  
 پر کہ سطح چھپاؤں میں صورت ملال کی  
 حرمت ہے بہت رند و زمین نواب ہوگی

بہت ہی ناز تمہیں اپنے صبر پر نواب  
 سو خطا میں تو میں خود اپنی بتا تا ہوں تجھے  
 یہ حکم ہے مرے قاتل کا اب تو قتل میں  
 عشق نہان کا جو دعویٰ ہو تو ہو محشر میں  
 ادا سے بولے مجھ کو قتل کر کے  
 کیا کچھ کرے یہ فتنہ گر نواب اسکو دیکھ کر  
 غیر سے بھی یہی عادت رہی نواب اوکی  
 مرنیکو کہ چکا ہوں میں صبح شب وصال  
 بنکر شگفتہ غیر کو افسردہ تو کروں  
 لینا سر سجادہ وضو کر کے ادب سے

## الواو

**وحشت** میر غلام علی خان خلف میر فرحت اللہ خان داماد مولوی رشید الدین  
 خان مراد آبادی مولد دربنارس و شاہجہان آباد نشو و نما یافتہ از گرامی شاگردان  
 مومن خان بود و مضامین بلند می یافت چہا خوش گفتہ است ۷

نہ کر سن سنکے رقیبوں کی ہے آشامی کا  
 طوق آہن جسے سمجھے تھے گریبان نکلا  
 مر گیا وحشت جان باز تری جان سے دو  
 کچھ اندزن میں پہلے سے لطف و کریمین  
 او نکو تو کچھ ہی رشک جفا و ستم نہیں

آیتین حرمت صہبا کی سنا تا ہوں اوسے  
 منفعل ضعیف بنوئے ہوئے ایسے کہ نہو چہ  
 میرے مرنیکی خبر غیر کو یوں دیتے ہیں  
 دلین عدو کے بڑھ گئی کیا الفت آہی  
 سن سنکے مجھے شکوہ لطف عدو کیا

|   |   |
|---|---|
| کیون نہ باطل سمجھو اقرار و فسا<br>گذرا اس اعتمادِ محبت سے میں خدا<br>کین مور دجفائے یار کی ہم ہوں بعد کے<br>بسکہ رنج افزا طبع نازک جانان نہیں | سم ٹپکے ہے تری گفتار سے<br>مجھے چہ پائین کاش وہ الفت قیب کی<br>مرے مرجان کا اغیار کو اس واسطے غم ہے<br>آسمان پر ہے دماغ اس آہ بے تاثیر کا |
|---|---|

**وحشت** مولوی حافظ رشید النبی فرزند مولوی حافظ حبیب النبی قریب مخلص  
از اولاد حضرت مجدد الف ثانی بود در حمتہ اللہ علیہ در ۱۲۷۱ھ در گزشت استاد  
مولوی عبدالغفور نساخست ۵

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| کہا نیکی تو مدت سے قسم کھائی ہی ہدم | یہ غم ہے کہ کہا تا ہوں کسی شک پری کا |
|-------------------------------------|--------------------------------------|

**وزیر** خواجہ محمد وزیر لکھنوی خلف خواجہ محمد فقیر سلسلہ نبش تاج خواجہ نقشبند علیہ السلام  
میرسد گزیدہ ترین شاگردان ناسخ بود دست دوم ذیقعد ۱۲۷۱ھ راہ عدم پیود  
خوش فرمود ۵

|  |   |
|--|---|
| سر مرا کاٹ کے چھتائیے گا<br>جو کتا ہوں ترا ہیسا رہوں میں<br>چلا ہے او دل راحت طلب کیا شاہان ہو کر<br>اسی خاطر تو قتل عاشقانے منع کرتے تھے<br>کیا غیر و نکو قتل اس نے مومن ہم رشک کھائے<br>گذرا فلک کے پار گیا لامکان تلک<br>وصل کی رات ہے بگڑو نہ برابر تو رہ کر<br>قتل بے شمشیر او ظالم کیا | کسی پھر جوٹی قسم کھائیے گا<br>تو کیا کتا ہے کچھ اپنی دو اگر<br>زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہو کر<br>ایکے پھر رہے ہو یوسف بے کار وان ہو کر<br>اجل ہی ووستو آئی نصیب دشمنان ہو کر<br>او تیرا آہ بے ادبی اب کہاں تلک<br>پہل گیا میرا گریبان تمہارا دامن<br>آئینہ دکھلا دیا دو ہو گئے |
|--|---|

**وفا** رائے کنور کشن کمار تعلقہ دار اضلاع مراد آباد و بدایون ست  
و شاگرد منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی ۵

مشکل ہے آن پھنسنے میں نہاہ کرتے ہیں  
حیا کو تم سمجھ لو اور خردی ہم نبٹتے ہیں

وہ ظلم کرتے ہیں ہم واہ واہ کرتے ہیں  
تکلف برطرف اسے جان عالم بیدار

## ہامی ہوز

**ہدایت** ہدایت اللہ خان دہلوی اکتساب باطن از خواجہ میر درد درج نموده  
و نیز از خواجہ اصلاح سخن گرفته در ۱۵۸۷ھ ازین خاکدان رفت دیوانے گزاشته  
گفتارش صفائے دارد ۵

ہماری گزری کی کیونکر آلی کیا ہوگا  
بس میری جان وہی پیاو نہیں چکیا  
کچھ دلو چین جان کو آرام آگیا

نہ رحم اوسکے ہے جی میں نہ دلیں اپنے صبر  
دیکھو و سکی چشم مست کو دل تو ہک گیا  
جسم زبانیہ یار ترانام آگیا

**ہوس** میرزا محمد تقی خان خلف نواب مرزا علی خان فیض آبادی در لکھنؤ قائم  
داشت شاگرد مصحفی بود دیوانے دار دغوشگو بود ۵

آئی چکی تو کسا اوس نے ہمیں یاد کیا  
رونے پر میرے دیر ملک وہ ہنس گیا  
مجھے وہ بگڑتے ہیں جب خوب نورتے ہیں

نزع میں ہم نے عجب طرح سے دلنا د کیا  
دی جھکودر در عشق نے غم میں بھی اک خوشی  
کرنجش کا اونہوں نے بھی کیا دقت مکا لا ہے

## الیا

**یاس** حافظ حفیظ الدین دہلوی برعاش آگئی دست نہاد ۵

مگر یہ کچھ نہیں کہتا کہ آرزو کیا ہے

جہان میں پرتے ہیں ہم ہر طرف سرا سیمہ

یاس خیر الدین دہلوی از موسن خان و ذوق دہلوی باستفادہ این فن  
پیرداختہ اور راست ۵

|  |   |
|--|---|
| اسطون کو دیکھتا بھی ہی تو شرمایا ہو<br>زانو سے یاس کمان اور سر دلدار کنا<br>ربط غیر دن سے بڑیا مجھے وفا چاہتے ہو<br>عشوہ و ناز و اداعن سے کہتے ہیں مجھے<br>شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کھانے دو<br>بے ستم میرا وہ بیتابی سے در پر جانا | اب تلک ہر آنکہ میں شب کا سامن چھایا<br>ہنشن بات وہ کر جسکا ہو کچھ ہی سراپا<br>دل میں سمجھو تو یہ کیا کرتے ہو کیا چاہتے ہو<br>ایک دل رکھتے ہو کس کسکو دیا چاہتے ہو<br>کیا قیامت ہے نہ جینے دو نہ مرنے دو<br>اور تر ناز سے کہنا اسے مت آنے دو |
|--|---|

**یقین** انعام اللہ خان خلف اظہر الدین خان سرہندی وطن دہلی مولد از  
اولاد حضرت مجدد الف ثانی بود قدس سرہ و از شاگردان میرزا مظہر علیہ الرحمہ  
در عمدت و پنج سالگی بہ تحت زنا از دست پدر خویش کشتہ شد دیوانے  
دارد طبع شگفتہ داشت ۵

|  |  |
|--|--|
| ہر گھڑی صحرانشینی پر نگر جرات یقین<br>بہار آخر ہوئی ہے ابوسینے دگر کیا نگو<br>اگر چہ عشق میں آنت ہی اور بلا بھی ہے | آگئی تھی راس مجھ کو بیا بانگی ہوا<br>یقین کرتا ہے کوئی اس قدر دیوانہ بن سکے<br>نرا برا نہیں یہ شغل کچھ بہلا بھی ہے |
|--|--|







در ذکر تافیه سبجان هندی جز اہم اللہ بجایزۃ اخیر شوق سخن ہندی ہر چند  
 اتفاق نیفتاد و فرصت تسخیر سبزان این فکر و دست ہم نداد آما ساسہ را از  
 نواسہ طوطیان ہند خطہ وافر است و ذائقہ را از چاشنی شکر فروشان این گل زمین  
 نصیبہ تکاثر موز و نان ہندی در بلگرام پنج کرہی قنوج فراوان جلوہ نمودہ اند  
 و دماغ مارا بر دایح صندل تر شگفتگی افزودہ لہذا این فصل علیحدہ بہ تحریر رسید  
 و شامہ معطری بدست بو شناسان حوالہ گردید **شیخ شاہ محمد بن شیخ**  
**معروف قمر علی** بلگرامی در روزگار اکبر بادشاہ صاحب ثروت و اقتدار بود  
 و حکومت احصار قیام داشت و در ہندی اوستاد کامل بود و گویہ حکمتہ سنجی  
 از اقران می ربود و در سرزمین ریرہی چند و حکومت محلی داشت روزی  
 با فوج خود بعزم شکار برآمد اتفاقاً از فوج جہا افتاد و عبورش بر سر دیہی واقع  
 شد در سواد آن دیہہ دخترے صاحب جمال را دید کہ سر گین گا و را پاچہ میاں  
 نام دختر چنپا بود در ساعد خود زیورے داشت کہ آنرا در ہندی تائیت گونید  
 و ابریشم سیاہ در آن تعبیه کنند شیخ اشارہ بہ آن زیورہ کردہ گفت کہ خوب بہنوس  
 بر کنول نشستہ است بھنور زہنور سیاہ و کنول نیلو فر را گویند ابریشم سیاہ  
 را بہ زہنور و دست را بہ نیلو فر سرخ تشبیہ داد کہ در موز و نان ہند استعمال

و عشق ز نور سیاه بر نیلو فرزند نکته سخنان ہند مقرر چنانچہ عشق بلبل بر گل عشق  
 قمری بر سر و نر و اہل فرس چنپا تر بان شکستگی جواب داد کہ ہنوز نیست گو بروند  
 است یعنی جمل کہ در سر گین پیدا میشود شیخ ازین جواب مخطوط شد و لطف طبع را  
 دریافت و او را بر اسپ گرفتہ در رہ بود و بخانہ آورده تربیت کرد و او در نظم  
 ہندی فایق و در لطافت و ظرافت بہ بدیہ گوئی یگانہ برآمد تا بحدی کہ در نظم  
 ہندی از شیخ شاہ محمد سبقت برد و ہا فراوان در سوال و جواب ہر دو میان  
 جمهور مشہور است اکثر سوال از شیخ و جواب از چنپا است و این دلیل افزونی  
 قدرت از چنپا است کہ سوال را فی البدیہہ جواب بہم می رساند و زسے شیخ  
 شاہ محمد و چنپا بر کنار دریا سے نشستہ بودند شیخ شاہ محمد مصرعے گفت کہ

دوہا

سوال از شیخ دہوم جو اوتہت ترنگ مین یہ اچرج مم آہ

جواب از چنپا ائل روپ کوئی کامنی مجن کر گئی ساء

و ہوم دغان ترنگ موج دریا اچرج تعجب مم محبو آہ ہے ائل  
 آتش روپ شکل و طرح کامنی زن سین و نوجوان مجن غل ساء  
 اے شاہ محمد حاصل دوہا شیخ شاہ محمد نے چنپا سے بمصرعہ اول سوال کیا  
 کہ موج دریا مین دغان کا نکلتا باعث تعجب ہے چنپا نے فی البدیہہ بمصرعہ  
 ثانی جواب دیا کہ کوئی شعلہ ر و نوجوان سوختہ آتش فراق اس دریا مین غل  
 کر گئی ہے

ایضاً سوال و جواب سورٹھا

سوال شیخ سیام رین مین کتنہ اوٹین چکن کوٹ دس

جواب چنپا من متہ باری دیتہ بن پیتہ تیتہ کو جت پھرے  
سیام سیاہ مینی تارکی رین شب چمکن کرم شب تاب کوٹ بشمار  
دس اطراف من متہ آتش شہوت باری مشتعل وٹھہ نظر بن پیتہ  
بہ مہاجرت شوہر تیتہ عورت کو جت پھرے جو یان ہے حاصل فی وہہ  
شیخ نے چپا سے سوال کیا کہ اس شب تار مین کرم شب تاب بے شمار اطراف  
مین کیوں پرواز کرتے ہین اوس نے بدیدہ جواب دیا کہ انکی نظر و مین فراق شوہر  
نے آتش شہوت مشتعل کی ہے لہذا اپنے مطلوب کو ہر چار سو تلاش کرتے ہین

ایضاً سوال و جواب سورٹھا  
کرم درگ ڈھری شمار مہم آیو بہاؤ نہین

لینہین نین پکسار لین ہتی تو دس بن

کم کیوں درگ چشم ڈھری پر از اشک ہوئے سنا زان نازنین و  
پاریا اپکھار صان کرنا من منبر حاصل دو ہا شیخ شاہ محمد سفر سے آئے  
چنپا او نکو دیکر جوش محبت سے آبدیدہ ہوئی شیخ نے کہا کہ اے نازنین و پاریا  
میرا آنا تمکو خوش نہ آیا چنپا نے فی البدیہہ جواب دیا کہ میری آنکھیں تمہارے  
فراق مین غبار آلودہ ہو رہی تھیں لہذا میں نے آب دیدہ سے او نکو صان  
کر لیا کہ تماشا مطلوب بخوبی تمام کریں +

دوہا

سوال شیخ جل تهن بیراگ رپ ہاری باہن سوئے

چنپا دی پر ہٹائے یہ جورئے تہاری ہونے

جل تهن مسد آب مراد از مسک بیراگ رپ خواب ہاری دور

کرنے والی رمی رائے باہن سواری حاصل دو ہا شیخ نے یہ دو ہا

لکھ کر اندر رکان کے چنپا کے پاس بھیجا کہ جو شے مسک و دشمن خواب اور میری

سواری ہے اگر تیری رائے میں مناسب ہو تو بھیج دو مراد افیون طلب کی ہے

روپ گنواؤن جبک ہسن تجھے کام کی کھاد

جواب از چنپا ہون تہ پونچھون ساہ یہ کمان بسا ہے بیاد

روپ گنواؤن خراب کنندہ صن جبک ہسن باعث خندہ خلق تجی

کام کی کھاد قاطع شہوت بسا ہے خرید کی بیاد وہ بلا و عارضہ حاصل

دو ہا چنپا نے افیون بھیج دی اور لکھا کہ یہ بلا خراب کنندہ حسن و باعث خندہ خلایق

و قاطع شہوت آپ نے کمان سے خرید فرمائی ہے

دو ہا شیخ شاہ محمد

کچھپ درشت اور کبج سن سح بہ لواتنت

بہر کی ہوی کہت پنچری تب ہنتی ہگونت

دو ہا ایضاً

کچھوٹی تہ سبیس سون بکچ رزی آنگ

مانو کچن کلکس میں تین امرت پیت ہو لک

نزدیکی  
۱۲۰

کچھ موے سرب و دونوں کچھ پستان اُتنگ بلند کچھ کلس سبوجہ طلائی  
 امرت آب حیات بھونگ مارسیاہ حاصل دو ہا موے سر مشوقہ  
 لکھتے ہوئے دونوں پستان پر اوپچے پڑے ہین گویا مارسیاہ سبوجہ طلا سے  
 آب حیات پیتے ہین ۛ

دو ہا ایضاً

پہپ تر این چہر نس مانگ بنگ گج راہ

بدن چند دن دیکھت ام کر ہو لوساہ

پچھپ گل تر این ستارہ چہر پارچہ چو نری بنگ سیاہ نس شب گج راہ  
 لکشان بدن چہرہ حاصل دو ہا شیخ شاہ محمد دن مین رات کو ثابت  
 کرتے ہین کہ مشوقہ پارچہ چو نری سیاہ گلدار سفید جو پینے ہوئے ہے اس کے گلہا  
 کو ستارہ اور اسکی زمین سیاہ کو شب اور مانگ کی خوبی و صفائی کو لکشان  
 اور چہرہ کو ماہتاب قرار دیکر کہتے ہین کہ روز روشن مین رات دیکھ کر شاہ متعجب  
 رفود فراموش ہو گیا ۛ

دو ہا ایضاً در صفت موے سر

ال مالا بین گین اہ کل دُری پتار

مرگ مد کر ن کو چھوئی بزن پاس تو یار

ال مالا زنبور ہاے سیاہ بین جمع صحراہ کل اقسام مار ہاے سیاہ  
 دُری پوشیدہ ہوئی پتار زیر زمین مرگ مد شک کرن ہر دو گوش  
 بزن پاس مراد کند بے خطا حاصل دو ہا اسے نازنین تیرے موسم

کمند ہے خطا بین کہ بخون او کے زنبور یاے سیاہ صحر کو فرار ہوئے اور  
انعام مار بازیر زمین پوشیدہ ہوئیں اور تنگ کو حلقہ بگوش کر رکھا ہے

دو ما ایضاً

تل نبت بھر گئی لہن عوسو بہا جیہ جباک

ادھر دہنک منون نرکمہ کی پانک پسات کاک  
تل نبت خال کج بھر گئی ابرو سو بہا خوبصورتی جیہ جاگ خوش  
آئندہ دل ہے ادھر لب و سنک کمان نرکمہ دیکر پانک بازو پر پسات  
کہوتا ہے کاک زراغ حاصل دو ما نازنین کے ہر دو ابرو کا لطف  
سے باہم ملنا اور بالائے ہر دو ابرو کے خال سیاہ کج کا ہونا دلو نہایت خوش  
آئندہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لب کمان کو دیکر زراغ خوش زدہ ہر دو بازو  
اپنے بہ ارادہ پر واز بار بار کشادہ کرتا ہے خال مراد از زراغ و ہر دو ابرو مراد  
از ہر دو بازو سے زراغ و لب مراد از کمان

دو ما ایضاً

میٹ میٹ بدہ بدہ سچت تو مکہ او یان لکٹ

جگ پتی نہت کرت نہت بہیو سو مکٹ

میٹ میٹ مٹاٹا کر بدہ بدہ طرح طرح سچت اطمینان خاطر او پان  
شال لکٹ لکھا جاگ زمانہ دراز نہت یقین و اطمینان مک گنگ  
حاصل دو ما تیرے چہرہ کی نظیر کو بہتوں نے باطمینان خاطر طرح طرح  
سے لکھ کر مٹاٹا کر پھر لکھا اور نقل مطابق اصل میں اطمینان کرنا چاہا مگر مدت دراز

گذر گئی اور اطمینان نہوا اور جسکو اطمینان ہوا وہ گنگ ہو گیا بمصدق اینکہ عصر  
آز کہ خبر شد خبرش باز نیامد

دو ہا ایضاً

تو تلمہ پانپ امیہ ندہ دیکت نیت نہ کات

نین بچتر اکمت رب پوت ہون نہ اکمت

پانپ امیہ آبجیات ندہ دریا نہ کات خارج از بیان بچتر عجیب  
اکمت خارج از بیان رب دونون حاصل دو ہا تیرے چہرہ کی خوبی  
دریاے آبجیات ہے کہ صفت اسکی خارج از بیان و متعلق بہ معاینہ ہے  
علیٰ ہذا القیاس دونون آنکھوں عجیب میری کی ہی صفت نین ہو سکتی کہ  
شب و روز اوس آبجیات کو نوش کرتی ہیں اور سیر نین ہوتیں ۴

دو ہا ایضاً

پر تیم نین ترنگ چٹہ چہا نہ جو میلت آئی

من پارا گمٹ کوپ تین ابھر دو ہون در جلای

پر تیم مشوق نین آنکھیں ترنگ اسپ میلت ڈالتا ہے من دل پارا  
سیاب گمٹ کوپ چاہ دل حاصل دو ہا ایک چاہ ہے کہ حسین  
سیاب رہتا ہے وہاں کے باشندہ کسی تاریخ معینہ پر ایک نازنین کو اسپ  
پر سوار کر کے اوس چاہ پر لیجاتے ہیں وہ نازنین اسپ سوارہ اوس چاہ میں  
اپنے سایہ کو ڈالتی ہے یعنی جہانگتی ہے بچر داوسکے دیکھنے کے چاہ سے سیاب  
جوش زن ہو کر نہایت تیزی سے اوسکا تعاقب کرتا ہے اور وہ اسپ کو نہایت

خیز کر کے جان برہوتی ہے ورنہ سیلاب او سکومع اسپ چاہ میں لیجا کر غرق  
 کر لیتا ہے اور سیلاب دوسکر وہ قد معینہ تک او سکا تعاقب کرتا ہے راہ میں  
 مردمان دہان کے اکثر مٹا کر کھود دیتے ہیں اون مٹا کون میں جا بجا پارہ  
 بہر رہتا ہے او سکو وہ لوگ لیکر فروخت کر کے اپنی شکم پروری کرتے ہیں -  
 شیخ شاہ محمد کہتے ہیں کہ معشوقہ کی آنکھیں کہ سوار شدہ اسپ شوخی میں جسوت  
 میری طرف دیکھتے ہیں چاہ جسم سے دل بقرار ہو کر مثل سیلاب دونوں آنکھوں  
 معشوقہ کا تعاقب کرتا ہے کہ او کھو کر تباہ کرے ۛ

دو ہا ایضا

مرگ نینی مرگ راج کٹ مرگ باہن مکہ جاہ

مرگ انگ مرگد تلک مرگ رحمت سراہ

مرگ نینی آہو چشم مرگ راج کت یوز کر مرگ باہن مکہ  
 ماہ رو جاہ ہی حکام مرگ انگ نازک اندام مرگ مد تلک تشقہ شک مرگ  
 رحمت آہو فریب سرتاہ تیر ہے جکا حاصل دو ہا آہو چشم یوز کر  
 ماہ چہرہ ازک اندام شک کا تشقہ پیشانی پر لگائے ہوئے ہے کہ آہو جلی تیر نگاہ  
 کا کشتہ و فریفتہ ہوتا ہے اس دوہو میں اطف رعایت لفظی ہے ۛ

دو ہا از چنپا

ساہا اکدن یون ہتے چتون کہنجی کاس

بیو کٹولن کو سہمی ایک ایک نہ پاس

اے شاہ محمد ایک دن وہ جوانی کے تھے کہ نظر آسمان پر تھی یا ایک وقت یہ



کہ چار پائی پر پڑے ہوئے یعنی حالت پیری آگئی اور علاوہ اسکے ہجرت بھی ہے

### دو ما چنیا

ناہن ساہ بارئے یہ اَد ہا ر جیوت

ہم کد ن تم سر دس کر پا کر ن موت

اد ہا را سید جیوت زندہ ہوں کد ن نیلو فر سر دس ماہتاب  
موسم سرا حاصل دو ہا اے شاہ محمد محکوم فراموش مت کرو میں اس  
امید سے زندہ ہوں کہ تم مثل ماہتاب موسم سرا کے ہو اور میں مثل گل نیلو فر  
کے پس مجھ پر مہربانی واجب ہے ماہتاب موسم سرا نہایت صاف و روشن  
ہوتا ہے اور گل ہاے نیلو فر کو شکستہ و شاداب کرتا ہے

### دو ما ایضا

برہ اوساس جرت اب تیت کمت بن نانہ

منون سراوت تن پت پرت بجای وہ مانہ

برہ فراق اوساس دم گرم کمت آزاد بن نانہ غیبت شوہرین  
منون گویا سراوت سر در کرتی ہے تن جسم تپت سوزان وہ  
تالاب حاصل دو ما غیبت شوہرین آزاد عورت غلیان ہجرت سے  
دم بدم دم گرم کہینچ کر جلتی ہے مگر وہ دم گرم کا کھینچنا اور جہناؤ سکاؤ سکو  
ایسا تسکین دہ ہے کہ گویا نیم سوختہ آب سرد تالاب میں غوطہ زن ہو کر  
فی الجہنم تسکین پاوے

سید نظام الدین تخلص بہ مدہنا یک بن سید علاء الدین

بن سید حمزه بلگرامی قدس سره شهره روزگار و در موسیقی هندی یگانہ ادوار  
 بود در صحبت کلمتہ سنجی و لطیفہ گوی میر مجلسی با و مسلم می شد طبع شریفش معلوم  
 ہندی نال گشت و در شہر بنارس کتب سنسکرت او با کاکب نمود و ہمار  
 عظیم پیدا کرد و در موسیقی ہندی از علم نادر و تال و سنگیت ساز یکتائی نواخت  
 و محقق این فن و نایک وقت شد و دو کتاب تصنیف کرد یکے ناو چند رکادوم  
 مد ہنایک سنگار نقشہاے او مشہور است خواندن او کیفیت داشت بعض  
 اوقات وحوش با سماع آن در مقام مستی و حیرت فرمیدانند تا بہ انسان  
 چہ رسید سید را با ہند و دخترے سند زمانم عشق ہم رسید دختر نیز بنجد  
 عشق کامل دل از دست داد سید معشوقہ را گرفتہ بہ شاہ آباد برد و زیور  
 اسلام پوشانیدہ در جبالہ نکاح آورد و غرہ رمضان سنہ یکہزار و نوودونہ  
 بہ گلگشت روضہ رضوان خرامید چند کبیت از وے رحم بقلم می آید :

### کبت سکیا برنن

سنگ لاگی ڈولت مکر سر سا کرن چتون پان کو چہ ہر کا ہو چہ تو  
 لالت رسن دت بولت کلت دنت ایکدہ ہسن ادہرن ہت ہتو  
 اوکت ہوت نہ سریر کنتی سار چہیر کنت مکہ کہتا کو کس کو کہہ ہتو  
 روس ہون سورس ال سنپت ملن جیسین دیوس کند یکہ گسا کاتی تیو

### کبت سکلا اہار کا

چندر او دی جلی چند مکھی تن گوڑہ چندن گھورن گھورین  
 دود مجوت بری چت جو نہ مانون پالی مینکہہ کورین

جانی نجاتِ جننی جلی جاتِ چہی نہ باتِ مگدہنِ حورین +

ہاتھ لینِ سرِ بجنِ کون کیو سترِ سخ پر چنہ نورین +

کبتِ نین برنن یعنی در بیان چشم

کاری کجاری انیاری جگ موہنی کون بچ تاری ات ترل تر پری ہین

جیسی مین ساوک جاوک جل پھرین پھر کین سوکیہ مین ریت نہ گہری

لال مد نہ ایک جو میر و سن موہنی کون پچری پچر رت نہ ہیری مین

ساوک کی سدا سو بہا مہا اد ہکا رایی مین کی کملوان نین پاری ہری

کجاری سرہ آلود انیاری نوک دار تاری مردک چشم ترل تیزو

فوبصورت تر پری کج و تھرک مین ساوک پچہ باہی جاوک رنگ ستر

مہا ورپٹ پچر نقاب پچر نفس سالود پٹ لشی مین بمعنی کام بمعنی حسن

حاصل دو ہا چشم سیاہ سرہ آلود نوک دار مردم فریب کی باغض ستر

مین مردک چشم اس خوبی سے متحرک ہین کہ گویا پچہ ماہیان آب ستر مین

بہ شوخی حرکت و تفرج کرتی ہون مد نہ ایک شاعر کا یہ بیان ہے کہ نفس نقاب

مین ہی باز نہیں آتی میری طرٹ دیکھتی اور دلو فریفتہ کرتی ہین مزید برآں

دو پٹ لشی سے نقاب چہرہ کی سنہال مین جو خوبی ہے اسکا بیان نہیں

ہو سکتا بہر حال اسے از نین تیری آنکھیں جن مجسم کا باز پچہ ہین +

کبت چکھ برنن گنوگٹ مین در بیان چشم اندر نقاب

جو چتر آن چٹ چڈ ہے نہ بد ہی بدہ بدن گرنہ نہ گامی ۛ

بہارتی ہوری کری بہرین جب جوگن جوگ ایتھ گنای

جو کٹہ جوت جلی نہ تھکی مد ہنایک گونکمت چنچل تائی ۛ

جمین دو کول چہی جلیکی اچھہ بر اجت اچھہ رہائی

چتر آن مراد جبریل علیہ السلام بدہ ہی ترکیب وصورت بدہ عقل و فضلا  
بدن کتب ساوی گرنہ کتب پارینہ تواریخ وغیرہ بہار شہی گویائی جب  
سجہ گردانی جوگن اقسام ریاضت جوگ متاض مد ہنایک نام صنف  
چنچل تائی شوخی جمین یارک دو کول و پٹیشی چہی خوبی اچھہ  
بے شل اچھہ چشم حاصل دو پاتیری آنکھین جہی اند زقاب کے  
خوشنماہن اوٹکی خوبی خیال ملا یک میں نہیں آتی اور نہ کتب ساوی میں  
انتھائے صفت ادکی پائی جاتی اور گویائی خود رفتہ ہو کر سرگردان ہے  
اور متاضون نے سجہ گردانی و ریاضت سے بھی برتر خوبی و صفت ادکی  
بیان کی مد ہنایک کتاب ہے کہ وہ آنکھین چہرہ منور پر ایسی نور نشان ہیں کہ  
حرکت نقاب مانع خوبی ادکی نہیں ہو سکتی بلکہ باریک نقاب میں ایسی خوبی دبا  
و عظیم النظر ہے کہ چشم جمہور فریفتہ ہوتی ہے ۛ

کبت چند کی سامتا برن یعنی دریا نغ سیاہ مانتا  
گوئے چند کی مرکنک اک دیکھت گوئی چہا یا چت ہوئل پر کاس کی  
گوئی اند ہکار بیو ہی سود دیکھت گوئی کالمان کلنک انیا سس کی

مدہ کئی سار ہر لینیوں کے تار سب تباہی کی سنواری بہا مان کا بعد کی تار کی

تا دین تین چھاتی چید پری بن چھپا کر کی وار پار کھیت نکلتا اکس کی  
مرکنک انک صورت آہو ہو تل زمین کا لمان سیاہی کلنک عیب  
انیاس بلا تکلف مدہ مدہ نکاشا سار خلاصہ کر تار خالق بہا مان  
عورت چھپا کر ماتھاب نیلٹا سیاہی حاصل دو مار داغ سیاہ ماتھاب  
کی نسبت کسی نے بیان کیا کہ ارا بہ سواری ماتھاب میں جو آہو سے سیاہ بین  
یہ اونکی سیاہی ہے اور کسی نے کہا کہ سایہ زمین کا جو ماتھاب پر پڑتا ہے  
یہ اوسکی سیاہی ہے کوئی کہتا ہے کہ ماتھاب فاسق و فاجر ہے یہ اوس  
عیب کی سیاہی بلا تکلف ہے مدہ نکاشا شاعر کہتا ہے کہ خالق نے ماتھاب  
کا خلاصہ نور و خوبی لیکر زن مرثقا کہ جسکو شاعرے ہندی ضرب النمل خوبی  
و خوبصورتی بہ کلام خود ہا کرتے ہیں خلق کیا اور بوجہ نکل جانے خلاصہ نور  
کے ماتھاب کے اندر سوراخ ہو گیا ہے اس واسطے سیاہی آسمان کی کہ جو  
ماتھاب سے بالاتر ہے براہ سولخ نظر آتی ہے +

**دیوان سید رحمت اللہ بن سید خیر الدین بگرامی محاسب قمار**  
بود و بہ منصب دوصدی و جاگیر از محال سانی پور سر فر از در سلیم پور شیر دہم  
ربیع الآخر سنہ یازدہ صد و بیچہد بہ رحمت حق پیوست در ہندی استاد  
عصر بود در ایام حکومت جاجموباد و فرشتی از تلامذہ پنتامن شاعر مشہور ہندی  
آوازہ کمال سید شنیدہ خود را بہ حاشیہ محفل شریفش رسانید و دو مانتیاں  
از منظومات استاد خود خواند سید در ان دخل فرمود و سے انرا تسلیم داشت  
و پیش استاد رفت و دخل مذکور نقل کرد و سے ہم اعتراض نمود و مانتیاں است +

دوہا  
بیوہرت اہر کت ات چتاسن چت چن

وامرگ نینی کی لکھی واہی کے سنے

یعنی دل ہی لیتے ہیں اور دیتے ہیں چتاسن کے دل کو قرار اس آہو چشم  
کی آنکھیں ہاوسی کی مثل میں نے دیکھیں یعنی عیدم النظر ہیں انمیا النکار  
کے خلاف لفظ مرگ نینی اس دوہا میں سید صاحب نے پایا لہذا دحل کیا  
کہ اس صفت میں مشبہ و مشبہ بہ ایک ہی ہوتا ہے لفظ مرگ نینی میں مشابہت  
چشم آہو کی آہو سے پائی جاتی ہے لہذا یہ لفظ خلاف ہے چتاسن نے تسلیم  
کیا اور بجائے لفظ مرگ نینی لفظ سندر بنا یا سندر کے معنی زن نہ لقا  
و نازنین کے ہیں مصرعہ یہ ہے

واسندر کی میں لکھی واہی کسی نین  
کبت چتاسن و صفت شجاعت سید حمت اللہ

گر بگہ سنگمہ جیون سبل گل گاج من پر بل گج باج دل ساج دہا یوہ  
بجٹ اک جھک گمن گمک دند بہن کی ترنگ کھر دہک ہوتل ہلا یوہ  
بیر تہ کبت بہی کنب ڈر جو رسن سین نو سور چوون اور چہا یوہ  
کہو چلپائی پنج ناہ سناہ یہ رحمت اللہ سر ناہ آ یوہ  
گر ب غور سنگمہ شیر زبان سبل صاحب طاقت گل گاج  
اظہار جو انفرادی وغیرہ پر بل زبردست گج نیل باج اسپ دل فوج

ساج آراستہ اک جھک ایک طور پر گھمن گھمک گردونچنگان وندہ من  
 نقارہ ہاے ترنگ گھر سم سمند بہو تل زمین ہیر تہ عورات دشمنان  
 جلیپای بہ آوار بلند و استبداد ناہ شوہر حاصل دو ہا اے سید  
 رحمت اللہ تم جو قوت بغور و بہادری اظہار جو اندر دی خود کر کے فوج گران  
 اسپان و فیلان قوی ہیکل سے لیکر مثل شیر ثریان یورش کرتے ہو آواز مچو  
 نقارہ ہاے وغیرہ سے گردون اور سم اسپان کی ٹوکری سے زمین ہتی دیکھ  
 کرا اور ہر چار سو سے غوغاے فوج سنکر عورات دشمنان ترسان و لرزان  
 باہم کہتی ہیں کہ اے عورات شوہر دار و اپنے اپنے شوہر دن سے بہ آواز بلند  
 و استبداد کہو کہ یہ سید رحمت اللہ نم سہیون کا سردار ہے دوسرے یہ کہ  
 جلد سید رحمت اللہ کی امان میں آ جاؤ ۛ

دو ہا سید رحمت اللہ

کاری سٹکاری کیری کیری سر سٹکاری

ٹوٹن ہاری جگت کی ٹوٹن ہاری بار

سٹکاری دراز کیری زیادہ سرس خوبصورت سکما نازک ٹوٹن ہاری  
 تاراج کرنے والی جگت کی خلق کی ٹوٹن ہاری غلطان ہار  
 موے سر حاصل دو ہا اے نازنین تیرے موے سر سیاہ و دراز  
 و خوبصورت و نازک زیادہ و غلطیدہ تاراج کنندہ خلق میں ۛ  
 دو ہا

سوہت بینی پیٹہ پر جینی پٹ کی بہائی

ٹوٹن ناگن کنول دل انگ پر اک لگائی

بینی چوٹی جہنی باریک پٹ پارچہ کنول دل برگ گل نیلوفر سرخ پر گ  
 خاک گل حاصل دو ہا چوٹی پشت پر دراز پڑی ہوئی باریک دوپٹہ  
 کے اندر ایسی خوشنما ہے کہ گویا ناگن خاک گل جسم میں ملکر برگ گل نیلوفر سرخ پر  
 لوطی ہے ناگن مراد از چوٹی خاک گل مراد از دوپٹہ باریک برگ گل نیلوفر  
 سرخ مراد از پشت \*

دو ہا

مانگ سہاگ بہری آلی ب پائی جب پھا

سیام سنون گنسیام میں چیلایک لکھائے

الی مصاحبہ دو نو سیام مراد از صوت گمن سیام ابرسیاہ  
 چیلایک خط حاصل دو ہا دونوں پٹی موسیسیاہ کی  
 درمیان میں مانگ کہ حسین ابرق کلال بہر ہو ایسی خوشنما معلوم ہوتی  
 ہے کہ گویا اے سکھی ابرسیاہ میں بجلی چمکتی ہو \*

بہونہ کمانہ تان کی کت تکیت انگھائے

گڈہ من سوتن ٹور کی تھار دپار و پلے

تکیت دیکھتی ہے انگھائے آزر دہ ہو کر گڈہ قلعہ تھار و تیرا  
 حاصل دو ہا اب کمان ابر و کو کیبچ کر کیون آزر دہ ہو کر دیکھتی ہے  
 تو نے زنانہ انباغ کا قلعہ دل توڑ کر اپنے مطلوب کو پایا دو ہا

آن بان گوگت ہین نینن بان سمان

وئی لاگت سالت جو یہ دیکھت بہریت پران



آن اور سب بان تیر نینن بان تیر نگاہ سمان برابر سالت  
سوراخ کندہ بید بہت دوزندہ حاصل دو ہا اور سب کہتے ہیں کہ  
تیر نگاہ تیر کی برابر ہے یہ بات درست نہیں کیونکہ تیر جب دل پر لگتا ہے تب  
سوراخ کرتا ہے اور تیر نگاہ بجز دعائے جگر و دل میں سوراخ کر دیتا ہے :

ہوئی تر چہی تر چہی تگو بہتو بہا منی بہیر

جہ چتون چت مون گڈی کا ڈہت بادہت پیر

تر چہی کج تر چہی تگو نظر کج سے دیکھا بہتو مجمع بہا منی عورت کا دست  
نکالتی حاصل دو ہا توں نایک کاسکی سے کہ مطلوبہ نے مجمع عورات  
کہ در میان سے جھمک کج ہو کر نظر کج دیکھا اسکی نظر ایسی میرے دل میں چہی  
ہے کہ جسکے نکالنے سے میرے دلمین درد ہوتا ہے :

دو ہا

سند رکہ چوکا چک او پان گو برنی نہ

آنند مندر میں جڑی ہیرا جڑ یا من

لکھ چوکا سلک دندان او پان تعریف تھیل آنند مسند رخاۂ خوشی  
جڑ یا مرصع ساز میں سن مجسم حاصل دو ہا خوشنما لک دندان کی چک  
خارج از بیان و مثال ہے گویا حسن مجسم مرصع ساز نے خانہ خوشی کو الماس سے  
مرصع کیا ہے :

دو ہا

کر اُچائی جہائی تہ دہاری بھج تہ بہائی

سُو چیلَا دُوئی چک ہوئی گری ہوم پر آئی

کر ہاتھ اُچائی بلند کر کے جہائی خمیازہ کنان بھج ہاتھ یہ بہائی  
اس طرح سے چیلَا برق ہوم زمین حاصل دو ہا انگڑائی لیتے ہوئے  
جو دونوں ہاتھ اپنے نازنین نے اوپنے کر کے یکایک نیچے کئے تو ایسا معلوم  
ہوا کہ گویا دو برق چک کر زمین پر گر گئیں ۛ

دو ہا

سُو برن رنگ مہدی رچو چیلَا جڑاؤ ساتھ

ہاتھی دیئے ساتھی کیو موہن مَن اُون ہاتھ

سُو برن طلا جڑاؤ مرصع موہن فریفتہ کنندہ حاصل دو ہاتھوں  
سکھی کا سکھی سے کہ دست خنّا مالیدہ جوشل رنگ طلا ہے اور چیلَا مرصع زیادہ  
اوسمین خوشنما ہے وہ دست خنّا ہے اپنا اپنے مطلوب کو دکھلا کر اس کا دل  
فریفتہ کر کے اس نے اپنے ہاتھ تین لے لیا ۛ

دو ہا

اُو پان سندر نکمن کی مَن آدمی نہیں اُو ر

ایس د مہواریند کی کلن بہن سر مورا

اُو پان نظیر نکمن ناخن ہا ایس د مہو چسمر دس اریند گل ناز  
سرخ کلن غنچہ سر مورتاج سر حاصل دو ہا مثال ناخن ہا سے خوبصورت

کی بجز اسکے اور خیال میں نہیں آتی کہ غنچہ ہائے گل نیلو فرسرخ پر عروسک  
تاج سر ہوں ؟

دو ما

چھلا چھیلی چھا نکلیں بچہ بچہ بل اک ساتہ

چھلت چھیل نکو کرت چھلا کلا کی ہاتہ

چھیلی خوبصورت چھا نکلیں خضر ب دو چھلت فریفتہ کرتی ہے چھیل  
مرد زنگین طبع و خوش وضع کلا قدرت و شعاع حاصل دو ہا چھلا اور خوبصورت  
انگشت خضر آن دونوں کی خوبی متفق ہو کر فریفتہ کرتی ہے مرد زنگین طبع کو  
اور اسکے دل کو لیتی ہے ہاتھ میں اپنی قدرت و خوبی سے ؟

دو ما

اودر لست روماولی موسن موہن بہانت

ماؤ سبرن پان پر کام مٹر کی پانت

اودر شکم روماولی سیلی یعنی موسے نرم شکم موہن فریبندہ  
بہانت طرح سبرن طلا کام مٹر عمل حب پانت سطر حاصل دو ما  
نازنین کی شکم پر سیلے موسے نرم فریبندہ دل ایسی خوشنما ہے کہ گویا پان  
طلا پر عمل حب کی سطر ہے پان طلا مراد از شکم سیلی موسے نرم مراد از سطر عمل  
حب اور یہ عمل اکثر پان پر لکھا جاتا ہے ؟

نابہ کوپ ناگن نکس چلی کنول مکہ چاڈہ

ٹھٹ کی دیکھ میور گر کی کچ گر کی کراڈہ

نا بہ نات کو پناہ کنول مکہ گرد چاؤہ چٹا بکر ٹٹ کی ٹہری  
 سیور گر گردن طاہی لچ کر کوہ پستان کراؤہ گنارہ مراد تمام پناہ حاصل ہو  
 چاہا نون سے ناگن سیلی موے نے نکل کر قصد چڑھنے چہرہ ہجوگل کا کیا کر گزین  
 طاہی سی دیکھ کر ڈری اور گوشہ کوہ پستان میں جاے پناہ سمجھ کر ٹہری ۛ

گوری بھوری گوری تھوری تھیں سہائی

بھوری بھوری بات سون چورت من گواہی

گوری زن ملقا بھوری بھولی گورٹی صبح رنگ تھوری بیس  
 کم عمر سہائی خوبصورت چورت پوراتی ہے حاصل دو ہا مشوقہ  
 بھولی گورے بدن والی تھوڑی عمر کی خوبصورت اپنی بھولی بھولی باتوں  
 میرے دل کو چوراتی ہے اگر ۛ

دو ہا

لست سیت پچھتور یا انگ کیسری رنگ

کنک بیل سی جہلمی بال چاندنی سنگ

لست خوشنما سیت سفید پچھتور یا ساری انگ جسم کیسری  
 رنگ بزرگ زعفران کنک بیل بیل طلائی جہلمی چکتی ہے بال عورت  
 چاندنی سنگ چاندنی کے ساتھ حاصل دو ہا نازنین کے جسم زعفرانی  
 پردہ پٹہ سفید زرکار ایسا خوشنما ہے کہ گویا بیل طلائی شب ماہ مین  
 نور انگن ہو ۛ

دو ہا

ریتہ ریتہ پیریت کو پک کہہ کر منہ سار  
 ہشت ہشت ستہرات درگت لکچاوت جیوہ  
 رت پیریت جماع برعکس منہار خوشامد ستہرات درگت جنش  
 چشم از شرم رجوہ اطالب حاصل دوہا طالب وقت وصال مطلوبہ  
 کے قدم پہلو کر خوشامد کرتا ہے کہ تو بطور مرد محبت کر اور وہ انکار کرتی ہے  
 اور ہنستی ہے اور آنکھوں کو شرم سے نیچا اونچا کر کر طالب کے دل کو زیادہ تر  
 اپنی طرف مائل کرتی ہے ۛ

جھج آچائی انگریزی پن پیمن جہائے  
 چٹ پٹ ہر ہرنی کٹی ٹھگ لاڈو دکھائے  
 چٹ پٹ بہت جلد ہر ہرنی یوز کی شہنشاہ کو کٹی کمر حاصل دوہا  
 دونوں ہاتھ اڈھا کر حمیازہ و قازہ سے اظہار محبت کر کے بہت جلد نازک  
 کمر والی نے ٹھگ لیا لڈ و پستان دکھلا کر قاعدہ ہے کہ غارتگر لڈ و زہر آلود  
 اپنے پاس رکھتے ہیں اور بر وقت موقع مسافر کو کھلا کر اوسکو مارتے ہیں

ہر مری ہر کی لئے دہری اروج بنین  
 راک رنگی پرہین تپہ کری ہی پرہین  
 ہر چین لی مری نئی مروت اروج پستان بنین نو پرہین  
 ہمہ دان بین مراد از مری حاصل دوہا مطلوبہ نے اپنے طالب

کی مڑلی چین کر سینہ پر چپائی جو کہ مطلوبہ راگ رنگ میں کامل فن تھی اندھا  
اوسکو اپنے دل میں جگہ دی ۛ

کیسلیت بہاگ ہلاس سون بہاگ بہری لکھ مانہ  
موٹھی دڑاڑ گلال کی سن کیو موٹھی مانہ  
ہلاس خوشی بہاگ بھری نیک بخت حاصل دو ہا زن  
نیک بخت خوشی سے ہوئی کیل رہی تھی کہ اپنے شوہر کو دیکھ کر ایک مٹھی گلال  
کی ادھر ڈال کر اوسکا دل اپنی مٹھی میں لے لیا ۛ

جھک جھک کیسلیت ہی للی جھومر سکن سراج  
جھوم جھوم من جگت کی پرت گین پر آج  
للی زن کم سن جھومر ایک کیل ہے کہ عورات جھک جھک کر گاتی اور باہم  
کیسلیت ہین پین پر قدموں پر حاصل دو ہا زن یہ تقاکم عمر جھومر کو  
باتفاق زن مصاحبون اپنی کے جھک جھک کر کیسلیت ہے بمعاینہ خونی ایک  
عالم کا دل جھوم جھوم کر اوسکے قدموں پر اگر گرتا ہے ۛ

دو ہا

ہونہ چڈ ہائے جنائے رس جھوٹہ مان جنائے  
اندت ہی پتہ من ہتو آٹمن اتہ بناے  
مان غصہ و اظہار آزر دگی اندت بلا وجہ ہتو مخون اسٹن نیا  
انہیہ آزر دگی حاصل دو ہا زن کر شمشیر وچڑھا کر آزر دگی

غصہ دروغ کا اظہار کر کر بے وجہ دل شوہر کو مخوف کرتی ہے نئے طور کی  
بے لطفی سے ۛ

گھٹ لئے گھاٹ چلی آلی نٹ کی سنگم مہوت

گھٹ کی پٹ کی سدہ گھٹی سنگی مکہ کی مہوت  
گھٹ سبوجہ پٹ پارچہ دوپٹہ سنگی بڑھی حاصل دوپٹا نایکا دریا  
پر سبوجہ لیکر پانی بہنے چلی اور اپنے مطلوب کے مقابل ہوتی ہی سبوجہ کو  
دوپٹہ کی سدہ جاتی رہی الا فرط خوشی سے روشنی چہرہ کی بڑھ گئی ۛ

لکن چلن کی نام سن گری گھوم کی مہوم

پیاریں پیاری لکھ پیار ان دی مکہ چوم  
مہوم زمین لکن شوہر پر ان جان حاصل دوپٹا مطلوبہ طالب  
کا جانا سگفرین سنگر خوش کہا کر زمین پر گری طالب نے ہی جوش محبت سے  
اوسکا منہ چوم کر جان دیدی ۛ

پہاگن ماس نہ آئی مہوپاری پران الیس

کھوری مہوری لپٹ سنگ مکہ بن پران الیس  
ماس ماہ پران الیس مالک جان کھوری بدبخت الیس  
حاصل دوپٹا مطلوبہ اپنے طالب کو بذریعہ نامہ کہتی ہے کہ اے مالک  
دل و جان اگر تم ماہ پہاگن نہ آؤ گے تو اس بدبخت کی جان شعلہ ہولی سے  
ملکر تلو بدعائے خیر یاد کر لیگی خلاصہ یہ کہ اگر تم نہ آؤ گے تو میں بھی ہولی کے

ساتھ جلون گی ۛ

کہہ کہہ اوٹت جبری جبری گہری گہری وہ بال

چلکے نیک بلوکی انہیں بہت کو ہاں ۛ

بال عورت نیک جلد بہت محبت حاصل دو ہاں مصاحبہ مطلوبہ  
طالب سے کہتی ہے کہ تیری مطلوبہ جو حکم طالب کا رکھتی ہے ہر ساعت جلی  
جلی کہہ کہہ اوٹت ہے اسلئے تم ذرا چلکر اپنی محبت کے حال کو دیکھو ۛ

کہت سیس کر دہر سنون سیام بام پرانیس ۛ

کنٹہ نکٹ سانسک رہی سو وکرت اسیس  
سیس سیر کر ماتہ بام عورت پرانیس مالک جان کنٹہ گلو مکٹ  
نزدیک سانسک دم کو چکا اسیس نابود حاصل دو ہاں مطلوبہ  
اپنے طالب سے بذریعہ تحریر کہتی ہے کہ اے مالک دل و جان میں اپنا سر  
ماتہ پر رکھ کر یعنی آمادہ مرگ ہو کر کہتی ہوں کہ ایک دم واپسین اب گلو میں  
باقی ہے اوسکو بھی آپ پورا کرنا چاہتے ہو یعنی اب تاب انتظار نہیں بہت  
جلد آئیے ۛ

دو ہاں مصر دو اکرن مصر بہن در صفت میر عبد الجلیل بلگرامی

ہو آنہ ہے اور ہوئے گا ایسوکین حوسیل

خیسو احمد نند جگ ہوئی گیسو میر جلیل

حوسیل مصاحبہ موت نند نام شاعر جگ دنیا حاصل دو ہاں



نند شاعر کتاب ہے کہ میر عبد الجلیل صاحب مروت اور نیک دنیا میں دوسرا نہوا ہے  
 نوگا میر عبد الجلیل بکراچی جد مادری میر آزاد رحم است ترجمہ شریف او  
 در کتب میر آزاد و تذکرہ ہائے آن والا نژاد مر قوم است و شہرت فضائل و کمالات  
 او منفی ست از تحریہ حالات رتبہ عالیہ اش ازان برتر ست کہ بتر بات شاعری سیما  
 منظومات ہندی لب کشاید و زبان محتاط را بگفتگو سے دور از کار آلاید لکن احیانا  
 اگر نفسیہ جگری التماس معاجزی کرد بنا بر جامعیت فنون تماشیری از ہندی  
 می بر آورد از منظومات عالی مکہ سکہ است و این چند گل ازان چمن چیدہ می شود  
 بروا چھند

الذنا تم پوتہی پر لکی انہ بھائے  
 جیون جیڑائی گوٹیکو بہال سہائے  
 السد کا نام آغاز کتاب میں ایسا زیب دیتا ہے کہ جس طرح ٹیکہ طلائی مرصع پیشانی پر  
 خوشنما ہوتا ہے

کیس پاس کی پانس پھانسو لوگ  
 ایک سیام تم او بری الگ سنجوگ  
 کیس ہوے پاس کند الگ جو نظر نہ آوے وہم زلف حاصل دوہا  
 کند زلف نے تمام مخلوق کو اسیر کیا مگر اے سیام ایک تم بچے اسوجہ سے کہ تمہارا دیکھنا  
 خارج از امکان نظر ہے دوسرے یہ کہ جس زلف نے تمام مخلوق کو اسیر کیا وہ تمہیں ہو  
 پہلواری گونگٹ کی یاشین جات  
 گمن باس بن چائین نہن سہات

چمن میں نقاب ڈالکر جانیکا سبب یہ ہے کہ پہولون کی خوشبو بے چانے ہوئے  
 خوش نہیں آتی ہے ۵  
 برقع بہ رخ افگندہ بر دواز باغش تا نکلت گل بجختہ آید بہ دماغش

وَ اَکْیُولُ نَزْلَ تینِ دَرِینِ مَارِ  
 پَرِتِ اَنْتِ جُونُٹھی کی مکئی میں چہار  
 کپول رخسار نزل صانِ اَنْتِ انجام چھا خاک حاصلِ دو یا اوس رخسار  
 کے مقابلہ میں آئینہ اپنے دعویٰ صفائی سے مارا ظاہر ہے کہ انجام میں کاذب کے  
 منہ میں خاک پڑتی ہے اور آئینہ جب مکدر ہو جاتا ہے خاک سے جھلکے کیا جاتا ہے

وَ اَکْیُولُ دِکْمَتِ نِیْرِنِ بَاوِہِتِ جُوتِ  
 بگڑت چیکٹون دیکھتے کُوتِ  
 تل سے مدفن نکلتا ہے اور روغن سے روشنی ہوتی ہے مگر اس تل کے دیکھنے  
 سے ہی روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے اور چمک اور صفائی نظر میں لانے سے کور و  
 خوشی حاصل ہوتی ہیں

لکھہ کپوتِ وَ اکرِیو اَنْ اْتہِ اِہرامِ  
 ہوئی تبت کر ڈاری سیری سیام  
 لکھہ دیکھہ کپوت کبوتر کرِیو اَنْ گردنِ اْتہِ زیادہ اِہرامِ خوبصورت  
 تبت گرمی سے سیری تمام سیام سیاہ حاصلِ دو یا دیکھہ  
 اس کی گردن خوبصورت کو کبوتر نے گرمی حسرت سے اپنی تمام گردن کو سیاہ کر لیا

سَنکَمَ نَانِہ جیو موری دُہون کیا کھوئی

کرئی اک جہان بچہر بوسِ تہان بھوئی



نکمن جہلک مہدی سَنگیون دُت دین

چُنینِ لالِ مینِ جِیسینِ ڈاکِ نوین

چنین لالِ باقوتِ سرخِ حاصلِ دوہا ناخن ہائے خابستہ کی چمکین  
خوشنما ہے کہ جیسے نگینِ باقوتِ خوش رنگِ مینِ ڈاکِ نو خوشنما ہوناخنِ مراد از باقوتِ  
خوش رنگِ دھما مارا از ڈاکِ نو پ

بہاؤِ نابہ کی سرکھو کھوئیا ت

کنولِ کلی لومندی بہلی بہ بات

بہاؤِ کیفیتِ نابہ نہانِ سترِ الابِ مندی سربستہ حاصلِ دوہا  
صفتِ چاہِ نان کی غامِجِ از بیان ہے مثلِ غنچہ کی سربستہ بہتر ہے صفتِ اسکی بہ

بینی پیٹہ دودلِ متوجو کین

لاہی چکلی باتن سن ہر لین

بینی چوٹی پیٹہ پشتِ متوشورہ لاہی طویل چکلی سن حاصلِ دوہا  
چوٹی اور پیٹہ نے باہم مشورہ کر کے لمبی چوڑی باتوں سے دلو فریفتہ کر لیا مراد  
چوٹی کی خوبیِ درازی اور پشت کی خوبیِ پنهائی نہایت لمبی چوڑی غامِجِ از بیان ہے

مچکل جنگمہ سون مومن اکلو جاتے

انت باندہیت گسنی کستین لائے

جکل دونو جنگمہ ران انت انجام گسنی گنگار کستین ستون ہا  
حاصل دو ہا دونون رانو محبوبہ مین میرادل بتلا ہوا ہے انجام مین  
گنگار ستون سے باندہا جاتا ہے

کنول سانجھہ موندت نہیں گوس سکور

واچرن کو بندت انجسل چور

کوس برگ گل انجل ہاتھ جوڑنا حاصل دو ہا قاعدہ بچہ گل  
نیلو فرسرخ ہمیشہ صبح کو خفگفتہ ہوتا ہے اور شام کو سرستہ میر عبد اجمیل فرماتے  
ہیں کہ یہ گل بوقت شام اوس مشوق کے قدموں کو ہاتھ جوڑ کر بندگی کرنا میر سبب نہیں ہوتا

دو ہا ولہ پہلواری جل نین سے سیچت لئی لئی باس

سو کمی روکہہ پلاس کو رت بسنت کی آس

روکہہ درخت رت بسنت فصل بہار حاصل دو ہا نایکا مہجور  
اپنے ہمنستان وجہ سے بو خشکی پر زہر دگی پا کر ادس کو سیل ٹھک سے بلرب کرتی ہے  
اور کیون کرے کہ درخت خشک شدہ پلاس کو فصل بہار کی آرزو ہوتی ہے ؟  
ہمولا درخت

رجنی سجنی پیہ سنگ پاؤن روپ بہات

اب پر تیم چٹھری ہی پاؤن پک کی بہات

رجب شب سجنی مصاحبہ پاؤں روپ پاک صورت بہات گذرتی  
 پرکیم شوہر بچہری مفارقت پاک پیہما از قلم پور حاصل دو ہا اس  
 نایکا کاٹکو ہر سفر کو جانیوالا ہے لہذا اپنی مصاحبہ سے کہتی ہے کہ اسے سجنی یہ  
 رات جو نہایت پاک صورت ہے بہ مواصلت شوہر گزری جاتی ہے اب مفارقت  
 شوہر میں حالت اپنے دلکی مثل پیہما کے پاؤں کی کشف بیدار رہ کر پٹو کمان  
 پٹو کمان یعنی شوہر کجاست پکارتا ہے ۛ

تو ناسا کی ڈاہ کی کیر لگی جیتہ کو بیچ  
 رہر کھوٹوٹ کر مئی کئی دیت مئی چوچ  
 تو تری ناسا ناک ڈاہ حد کیر طوطا کو بیچ زخم -

پیاری تیری چرن کی گھون کمان لو بہید  
 چمن بچہرت جاکلی پری جہاوان چہاتی ہمید  
 جہاوان خشتی لگی کہ جس سے پاؤں گتے ہیں حاصل دو ہا اس  
 پیاری تیرے قدم کے کمانک بہید بیان کروں یعنی صفت کروں کہ ایک  
 لمحہ کی جدائی میں جہاوان کہ جو غیر ذی روح ہے اسکا سینہ متنبک ہو گیا  
 سید غلام نبی ہمیشہ زادہ میر عبد الجلیل بلگرامی ست اگرچہ حکمش در  
 قلم دشمن فارسی و ہندی نفاذ دارد اما بہ تسخیر سواد اعظم ہندی نوے برس پر دست  
 کہ سرکشان پایہ تخت را یک قلم از اوج غور انداختہ میرزا مظہر جاننادر  
 سرہ فن شعر ہندی ازوے اخذ نمود از ستاج مکر اوست نکتہ مکہ صد و نقبا  
 و ہفت دو ہات کہ آنرا انگ درین نام گذاشتہ و در ایجاد و اختراع مضامیر

دقیق و خیالات نازک عجب قوت فکری صرف کردہ تمام نسخہ از اول تا آخر  
تمثیلات تام دارد در سلیں تخلص میگردلین بمعنی محوسست یعنی کسے کہ در رستر  
محو باشد در اینجا صد و بست و پنج دو ہا از کلام او انتخاب زدہ و چند  
کبت چیدہ ثبت میشود

منگلا چرن دو ہا

سو پات یا جگت مین سرس نہم کو بہائے

جو تن مین سے تہن لون بالن ہاتھ لگائے

سرس زیادہ نیمہ عشق و محبت تن جسم مین دل تلن جمع تل  
بالن عورت حاصل دو ہا دنیا مین عشق کا مزہ زیادہ تر وہ پاتا ہے  
کہ جو جسم و جان سے مثل تلون کے بدست عورت بک جاوے یعنی مناسبت  
تل کی خوبی آرایش عورت مین داخل ہے دوم یہ کہ - بالن خوشہ ہا  
کو بھی کہتے ہین اور تل مہم تن داخل خوشہ ہا رہتے ہین اس صورت مین ہر  
یہ ہے کہ مہم تن عشق عورت مین محو ہو جاوے ہا

دو ہا جوڑا برتن

چندر کمپی جوڑ و چتی چت لینون بھجان

سیس اوٹھائیو ہی ترس کو پاچو جان

چندر کمپی ماہ رو جوڑ و جد چتی دیکر سیس سر قمر تاریکی  
سیس بہتاب حاصل دو ہا اوس ماہ رو کا جوڑا موے سر دیکر  
دل نے یقین کیا کہ یہ جوڑا نہیں ہے تاریکی نے سراوٹھایا ہے بہتاب کی پشت

سے ماہتاب مراد از چہرہ تاریکی مراد از جوڑا ہے  
 دو ما ارن مانگ پائی جت برن  
 تین مانگ نہ ارن کن مدن جگت کو مار

است پھری پرتی دہری رکت بہری تلور  
 تین عورات ارن کن سیندور مدن کا مدیو یعنی حسن مجسم جگت خلوق  
 است سیاہ پھری سپر رکت بہری خون آلودہ حاصل دو ما  
 فرق عورات پر مانگ سرخ نہیں ہے حسن مجسم نے خلق کو مار کر سپر سیاہ پتھر شیر  
 خون آلودہ رکھی ہے سپر سیاہ مراد از ہر دو پاٹی و شمشیر خون آلودہ مراد  
 از مانگ سیندوری ہے

دو ما ہونہ اینٹہ برن

ایشن ہون او تر ت دینک یہ جگت کی تان

جیون جیون اینٹت بہر و دینک تیون تیون جیون جیون

دینک کمان اجگت تعجب تان بات بہر و دینک کمان ابر و ندان  
 یقین حاصل دو ما کمان چڑھی ہوئی اینٹنے سے او تر جاتی ہے مگر  
 جاے تعجب ہے کہ کمان ابر و جس جس قدر اینٹتی ہے اسی اویس قدر چڑھتی ہے

دو ما کرن مکت برن

مکت بھی گھر کوئی کی ٹہی کانن جائے

اب گھر کوئی اور کو کیجئے کہا او پائے

مکت مروارید تارک دنیا کا نر گوش و جگل حاصل دو ہا اے مروارید  
 تو اپنا گھر صدق کو کر اب زیب گوش ہوا ہے اور بیان بیٹھ کر اب دوسروں  
 کے گھر کو کوتاہ ہے یعنی دل ہر ایک کو بادل خوبی گوش کرتا ہے پس کیا تدبیر کیجاوے  
 دو ~~س~~ یہ کہ اے مرد آزاد تو تارک دنیا ہو کر قیام پذیر جگل ہو ہے  
 اور بیان بیٹھ کر بھی دوسروں کے گھر کو کوتاہ ہے یعنی جو تہ سے ملتا ہے اسکو  
 تارک دنیا کر دیتا ہے

ترنگ دیٹھ آگین دہرین برین دل کے ساتھ

تیوری لکھ لکھ کی جگت کیو چیت سب ہاتھ  
 ترنگ اسپ دیٹھ نظر برین ترنگ تیوری جیون جگت دنیا  
 حاصل دو ہا مطلوب اسپ نظر آگے بڑھائے ہوئے اور شکر مرگان  
 ساتھ لئے ہوئے تیور دکھا کر چاہتی ہے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں کرے ؟  
 کاجر برین

ری سن ریت بچترہ تہ نیین کی چیت

بکھ کا جرنج کھائی کی جیت اورن کی لیت  
 ریت طور بچترہ گوناگون چیت ہوشیار ہو بکھ زہر حاصل دو ہا  
 اے دل چشم مطلوب کا طور عجیب ہے تو ہوشیار ہو یہ آنکھیں کاجل کا  
 زہر کھا کر دوسروں کی بان لیتی ہیں ؟

دو ہا کاجر کورین برین





ناسکا بینی نٹ نٹ انکار کر کر دولت ہاتھ ہلاتا ہیانتہ حاصل  
دو ہا غارتگر لشکن نے بہ اتفاق حلقہ بینی کہ کنٹلو گیر ہے اور اعتبار قیام  
جائے مستحکم بینی کہ عالم بالا ہے تمام دنیا کو مارا ادھر وڑا تا ہم تنائے دلی  
کے حاصل ہونے سے دست انکار ہلاتا ہے۔

پناری برنن ہو یا

للت پناری کلت یوا نلت ادھر شکار

منواری بہا سہرہ یو چہنہ مین

للت خوشنا پناری غلام بابا کل یو چہت سب ہاتھ ماشت  
یہ معلوم ہوتا ہے چہنہ مین انگریزی شکان تیوری چون جگستہ و یا  
یہ غلامی خوشنا پناری کہ جو پ نظر آگے بڑھائے ہوئے اور شکر مرگہ ہے  
ساتھ لے ہوئے تیور دکھا کر جاہتی ہے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں کرے

کاجر برنن

ری من ریت بچترہ تہہ نین کی چیت

بکتہ کاجر بچ کھائی کی چیت اورن کی لیت

ریت طور بچترہ گوناگون چیت ہوشیار ہو بکتہ نہر حاصل دو ہا  
اے دل چشم مطلوب کا طور عجیب ہے تو ہوشیار ہو یہ آنکھیں کاجل کا  
نہر کما کر دوسروں کی جان لیتی ہیں ؟

دو ہا کاجر کورین برنن

مذکورہ صدر کے دو ہلال ہیں :

مہدی برنن دوہا

بارہ منگل راس کی موی سب مل آئی

ابھی ہتھیرن دس نکسن مہدی ہی بنائی

بارہ منگل دوازدہ مربع راس برج ابھی ہر دو ہتھیرن کف دست  
دس نکسن وہ ناحن حاصل دوہا دسون ناخن اور دونوں  
کف دست خابستہ نہیں ہیں دوازدہ برج کے مربع ملکر یکجا ہو گئے ہیں  
مربع جلاؤ فلک ہے اور رنگ اسکا سرخ لہذا نسبت سرخی خاصہ ہے :

سکارتا برنن دوہا

لگت بات تا کو گمان جا کو سچم گات

نیک سانس کی چھو کسین پاس نہیں ٹہرات

بات ہوا سچم نہایت باریک مراد از نازک بودن گات جسم سانس  
نفس حاصل دوہا اوس نازنین نازک اندام کو ہوا کی برداشت کسطح  
ہو جو سانس کی ہوا سے پاس نہیں ٹھہر سکتی :

روما دل برنن دوہا

آمل او در و اشکھین روما دل کی ہیکہ

پر گٹ دیکھی سانس کی آواگون کی یکہ

امل صاف او در شکم سکھ خوبوتر روما دل موسے نرم نرم شکم

ہمیکہ صورت پر گمت ظاہر سانس دم او اگون آمدت رکیمہ  
 کبیر حاصل دو ہا اوس شکم صاف و خوبصورت پر موصے نرم نرم  
 نہیں ہیں نفس کی آمدت کا سلسلہ بظاہر معلوم ہوتا ہے یعنی دم کی آمدت  
 کی لکیر ہے ۛ

دو ہا پٹھہ کی نال برن

نہیں پتاری پٹھہ تو دیکھو ن و پٹھہ بچار

دیسک گئی بھہ بہارتین مینی کی شکمار ۛ

پتاری نشیب دریاں پشت و پٹھہ نظر بہہ بہا رسیار بار ہتی چوٹی  
 شکما نازک حاصل دو ہا تیری پشت پر نشیب جو دریاں مین مثل  
 لکیر کے ہے وہ پتاری نہیں ہے نظر غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ پشت  
 نازک تیری بار چوٹی سے دیسک گئی ہے ۛ

کٹ برن دو ہا

سنت کٹ سچم نیت تکت ندرکت نین

دیہ مدہ یون جانی بیون رسا مین

کٹ کر سچم نازک باکینیت زیادہ تکت نظر کرنے سے دیہہ مدہ  
 دریاں جسم کے رسکنا زبان مین گویائی حاصل دو ہا سنتے مین  
 کر تیری نہایت نازک و باریک ہے کہ باوجود معائنہ نظر نہیں آتی پس  
 جسم مین اوسکو ایسا سمجنا چاہئے کہ جس طرح زبان مین گویائی ہے کہ ہے  
 اور نظر نہیں آتی ۛ

## جنگہا برزن دوہا

سِیں جٹا دہر مٹون گہ کھڑی رہیں ایکپائی

ایتی تپ کدلی تپو لہین نہ جنگہ سبھائی

سِیں سر جٹا ہوی سرمون خاموش گہ کپڑ کر تپ ریاضت  
کدلی درخت موز جنگہ ران حاصل دوہا درخت کینے نے سر پر  
بال کہ برگ ہا سے مراد ہے رکے اور خاموشی اختیار کی اور ایک پیر سے  
استادہ رہا باوجود اس قدر ریاضت و محنت کے بھی تیری ران مصفا  
کی برابری نہیں کر سکتا۔

## پگ تل برزن دوہا

لکھ پگ تل کی مر و لتا کب برت سگچانہ

من تین آوت چیمہ لون بیت چھالی پر جانہ

لکھ دیکھ پگ تل کت پا مر و لتا نکت چیمہ زبان حاصل دوہا  
اویسکے کت پا کی نزاکت اور نرمی کی تعریف میں شاعر خون زدہ اس امر کے  
ہیں کہ دل سے تازہ زبان ذکر لانے میں بوجہ ناز کی مبادا پر آبلہ ہو جاویز  
پس بار تعریف کے متحمل کس طرح ہو سکتے ہیں ؟

## لکھ برزن دوہا

دوت وا آوت نکمن کی ہننی گون کب الیں

پائی پرت پت جاہ گوہیو چند پیہ سِیں

اُوت روشن دوت چمک نکمن جع ناخن بہنی بیان کرے کہ الیں  
ملک الشعرا حاصل دو ہا روشنی طلوع ہلال ناخن پانایکا کی  
صفت کوئی ملک الشعرا ہی بیان نہیں کر سکتا کیونکہ پشت پا پر سر رکھنے سے  
ناک کے خط ناخن سے ہلال پیشانی نایک پر نمود ہوا ۛ

سرب انگ برن دو ہا

مکہ سنس زکھ چکورا ورتن یا نپ لکھین

پک پنگ دیکت بہوتر ہوت نین مم تین

مکہ چہرہ سنس ہاتھ ترکہ دیکھ تن جسم پاتپ دریا میں  
ماہی مک قدم پنکھ کنول حاصل دو ہا ماہ چہرہ کو دیکھ کر مثل چکورا  
اور دریائی جسم کو دیکھ کر مثل ماہی اور نیلوفر سرخ پاسے کو دیکھ کر مثل بہنویری  
آنکھیں تین طرح پر ہو جاتی ہیں ۛ

از رس پر بودہ پریت بہا و دو ہا

تو بہت تو تر نہ کو آب جبو ہر بہتہ آئے

سرت سلل سیخت ریت سپہل ہو نگی چائے

تو تیری بہت محبت نو تر نیا درخت نیمہ عشق ہیہ دل سرت یاد  
سلل آب سپہل بار آور چائے تمنا حاصل دو ہا توں گئی نایک  
کانایک سے کہ تیری محبت میں نیا درخت عشق کانایک کے دل میں جا اوسکو  
وہ ہر دم آب یاد سے آب پاشی کرتا رہتا ہے بہ تمنا سے اسکے کہ بار آور ہو جاو  
سکیا برن دو ہا

دہرت نہ چو کی نگ جٹی یا تین اُرمین لائے

چہا نہ پیری کی پیر پر کہہ کی جن تہیہ دہرم بسائے

دہرت نہ رکمتی نہیں پچو کی نگ جٹی دگمہ بگی صغ اُرسینہ چہا نہ  
سایہ پیر پر کہہ مرد غیر جن ست تہیہ دہرم غفلت زنان لٹسائے  
معدوم ہو حاصل دو ہا تو یذطلالی صغ جواہر عورت پاراسینہ پر  
اس وجہ سے نہیں پہنتی ہے کہ سبادا سایہ مرد غیر کا اس تو یذ پر پڑے اور  
سیری غفلت و پاراسائی بوجہ پڑنے سایہ مرد غیر کے جاتی رہی ہے  
الکرت جو بنا مگر ہا دو ہا

یون بالاجوبن جملک ارجن مین در سائے

جیون پر گٹ من کو بچن تہیہ نترن مین آئے

بالا عورت جو بن عنفوان جوانی ارجن پستان پر گٹ ظاہر ہوتی مین  
تہیہ عورت حاصل دو ہا زن کم عمر و دوشیزہ کی عنفوان جوانی کی  
جگہ کا یون پستان پر نمود ہے کہ جس طرح نشاء دلی طرز نگاہ عورت سے  
بخولی ظاہر ہو جاتا ہے بقولیکہ مصرع سیمائے مردم آئینہ حال باطن است  
نوجو بنا مگر ہا دو ہا

جیون تہیہ تہہ بار مہت کلا جوبن سسر ادہکات

تیون سستانس تمر گٹ چہب دوت پہلیت جتا

سسن انتاب سستا بچگی نس رات تمر تاریکی حاصل دو ہا

جسطرح ہلال میں روز بروز ترقی نور ہوتی ہے اوسیطرح عورت عفتوان  
جوانی میں روزانہ خوبی حسن پیدا کرتی ہے اور جسطرح ترقی نور ہلال میں  
سیاہی شب کم ہوتی جاتی ہے اوسیطرح ترقی حسن جوانی عورت میں انتشار  
طفولیت زائل ہوتے جاتے ہیں ۛ

پنہ یعنی ایضاً

اَلَسْتَ حَبِيبَ تَوَارِجِ اَرْكَسَتْ جِهَالِكِ مَهْمَايَ

اُکس نکس سب تین کی پری حین میں آئے  
الست ہیں نکلتی ہیں تو تیری اُرج پستان اُرسینے اُکس نکس  
مراد انتشار حاصل دو ہا تیرے سینہ پر پستان کا جلوہ نمود ہوتی  
ہی دیگر عورت انباغ کے دلون میں دھڑکا بڑگیا کہ اب بنسبت ہمارے  
یہ منظور نظر شو ہر زیادہ تر ہوگی ۛ

کیات جو بنا مکر ہا دو ہا

سَكِينِ كُنْتَ لَوْنِ تَيَّةِ نَيْنِ كُجِ تِكِ بَسِ لَجَاتِ

ما نو کنول کلی چپی الین ملس رہ جات  
کنت شو ہر کچ پستان الین بنور ہلس خوش ہو کر حاصل دو ہا  
جسطرح عورت اپنے شو ہر کو دیکھ کر شرمگین ہو جاتی ہیں اوسیطرح یہ  
زن نوعمر جمع عورت میں اپنی پستان نوخیز کو دیکھ کر تبسم کنان محبوب ہو جاتی  
ہے جیسا کہ زنبور سیاہ شکوفہ گل نیلوفر سرخ کو دیکھ کر دلین نہایت خوش  
ہوتا ہے چشم زن نوعمر مراد از زنبور سیاہ پستان زن نوعمر مراد از شکوفہ



گل نیلو فر سرخ +  
اکیاب جو بنادو ما

وادن باندہی سانس میں ہوڑ سگھن جھون گئے

سو میری یہ ٹھور ہوئی ہمیں اسی آئے  
سانس دم ہوڑ شرط ٹھور جگہ بیہ دل اسی ہی حاصل  
دو ہایہ نابالغ اپنی پستان کا ادب بار دیکھ کر اپنی مصاحبہ سے کہتی ہے کہ  
جو بر وز فلان میں نے سکھوں سے شرط باندہ دم کور و کا تھا وہ دم میرے  
سینہ میں پھسک آج اس جگہ پر اوہرا ہے اسکو دیکھو +  
بنوڈ ہا مکد ہا دو ما

سکھن کمین لال آہرن نیک نہ پھرت بام

من بین من شکوتِ ڈرتِ بہر لال کی نام  
لال سرخ ابھرن لباس زیور و پارچہ بام عورت بھرم پس و پیش  
حاصل دو ہایہ نایکا فوجان سکھوں کے کہنے سے لباس لال زیب بدن  
کرنے میں انکار کرتی ہے وجہ یہ ہے کہ لال سرخ کو کہتے ہیں اور لال شوہر  
کو بھی کہتے ہیں مبادا یہ سب ظرافت سے اقبال پہننے لباس لال میں اقبال  
مواصلت شوہر قرار دین لہذا ڈرتی ہے اور پس و پیش کرتی ہے +

بشر بدہ بنوڈ ہا مکد ہا دو ما  
ہنت ہنت رت بات کہہ یوں روئی کہہ تہ  
دک دک جیون داسنی ناچین برسے مینہ

رت بات کلام مباشرت دامن برقی حاصل دوہا انگام بہتری  
 شوہر یہ نایاکم عمر یوں رہتی روتی غصہ کرتی ہے کہ گویا بجلی چمک چمک کر ناپستی ہو  
 اور پانی رستا ہو خندہ مراد از برق و گریہ مراد از باران ۛ  
 پتہ یعنی ایضاً

رتیہ اگیان اگیان مین پریم نہ دیت جنائے  
 جمن گنگ تہ پائی کی رہی بہرستی بہائے  
 اگیان جہل گگیان علم پریم محبت حاصل دوہا نایاکم عمر کہ حسین  
 بلوغ دانائی اور نقصان نادانی ہنوز نہیں ہوا لہذا بوجہ اختلاط ہر دو حالت  
 حال اور کسی محبت کا نسبت شوہر کے معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ مابین دریا سے  
 گنگ و جمن کے وجود رستی مفقود ہے ۛ

مگر ہا کی سرت آنت دوہا

یون محبت گو اوللا ابلن انگ بنائے  
 ملی پپ کی باس گون سانس پائی جائے  
 ابلن عورت انگ جسم ملی پپ گل بالیدہ باس خوشبو  
 حاصل دوہا قول نایاک کی مصاحبہ کا نایک سے کہ اے صاحب کوئی  
 زمانہ تو عمر کے جسم کو ایسا لتا ہے کہ جیسا تم نے ملا یعنی جیسی ملے ہوئے پھول مین  
 خوشبو نہیں رہتی ہے ایسا ہی اسکے بدن مین دم معلوم نہیں ہوتا ۛ

مدھیادوہا

پیہ تہ پلن کیاٹ کٹ نر کہہ لیہہ درگ کور

گہلت پریم کی جو رتن مندت نیم کی جو ر  
پلن مرگان جفن کیاٹ کواڑ کٹ سخت نر کہہ لیہہ دیکھ لی درگ کو  
گوشت چشم پریم محبت نیم پابندی طلقہ جو ر زور حاصل دوا  
قول سکھی کا نایک سے کہ شوہر کے جفن در بند سخت ہیں انکو گوشت چشم سے دیکھ  
یہ قوت محبت سے داہوتے ہیں اور خود بینی سے بند ہو جاتی ہیں :

پنہہ دوا

رہنی سن پات نہین لاج پریت گوانت

دھون اور اینچو پھرے جیون ببتیہ گوانت  
رہنی عورت پریت محبت انت انتا ب دونون تہہ استری کنب شوہر  
حاصل دوا عورت کا دل شرم و محبت دونون کی انتہا نہین پاتا کدایا  
حیا مقدم کروں یا محبت لہذا دونون طرف کنجا ہوا پڑتا ہے جطرح سے کہ  
دو عورتوں کا شوہر

مدہیا مانٹ کا مادوا

یون تہ نہین لاج میں لست کام کی بہائے

لو سئل میں نیمہ جیون او پرین در سائے  
کام شہوت سئل اب نیمہ روغن حاصل دوا نایک کی آنکھوں فخر گزین  
میں شہگام مستی غلبہ شہوت ایسا نمود ہوتا ہے کہ جیسی دہنیت روغن برودے

آب ظاہر ہو جاتی ہے :

### مدہیا کی پرت دوہا

کَانَ نِزِتِ مَرگ لُونِ پَرِی مُرچیلین کی پَران

کَنڈہ بَہنک نو پُر جَہنک دَہن لیتی جِب تان

کان پرت بجز تلوع مرگ لون مثل آہو مرچہ غفلت لسن شوہر پیران  
جان کَنڈہ بَہنک آواز خوش گلو نو پُر جَہنک آواز زنگولہ دَہن کمان

دَہن تال تان چڑا کر تان راگ حاصل دوہا جب مطلوبہ

آواز خوش گلو سے باتفاق تال زنگولہ تان یعنی راگ لیتی یعنی آغاز کرتی ہے

اوسوقت سنتے ہی شوہر مطلوبہ کا مثل آہو کے غافل و غود فراموش ہو جاتا

ہے اور مثال آہو سے یہ مراد ہے کہ آہو عاشق راگ ہے دوسرے

یہ کہ آواز خوش گلو و تال آواز زنگولہ کا قوس جب نایکا تانتی ہے

اوسوقت طالب مطلوبہ کا بجز دسنے کے مثل آہو تیر غور دہ کے غافل و غود فراموش

ہو جاتا ہے :

### مدہیا کی پرت دوہا

رَمِتِ رَمَنِ پَرِیتِ یُونِ لَاجِ مَدَنِ مین چہاک

جیون رتہ ہاکت سار تہی دہون لیک گوتاگ

رمت مباشرت کرتی ہے رمن عورت پَرِیت برعکس لاج چہا

مدن شہوت چہاک پُر سار تھی رتہ بان دہون دونوں لیک

راہ پیہ راہ تاک دیکھ کر حاصل دوہا ہنگام مباشرت

برعکس یعنی مرد نیچے اور عورت اوپر مطلوبہ شرم و شہوت دونوں میں مبتلا ہو کر  
دونوں امر ایسے ملحوظ رکھتی ہے کہ جس طرح اراپچی اراہ کے نشان راہ ہر دو  
جانب کو دیکھ کر رتہ ہانگتا ہے ۛ

### پروڑ ہا دو ہا

جب بنتا برکہہ راس میں رب جو بن چمکائے

مدن پتن پرت دیوس لہڑہ لاج سیت گھٹ بٹائے

بنتا عورت برکہہ راس برج ثور رب آفتاب جو بن حسن جوانی مدن  
شہوت پتن گرما پرت دیوس روز بروز بڑہ زیادہ ہوتی ہے لاج  
حیا سیت سرا حاصل دو ہا جب آفتاب برج ثور میں آتا ہے  
روز بروز گرمی زیادہ ہوتی ہے اور سردی جاتی ہے اس طرح عورت جب  
حسن جوانی چمکاتی ہے گرمی شہوت برسر ترقی ہوتی ہے اور سردی حیا زائل ۛ

### پر در ہا کی سترانت دو ہا

ڈہرک پری کمون اربسی نکمہ کچ سیس سٹھائے

ترن چھپو منو گر سکھ دیو کج نکس در سٹھائے

ڈہرک پری علیحدہ ہوگئی اور بسی چولی نکمہ نافن کچ پستان سیس سر  
ترن آفتاب گر سکھ چوٹی پہاڑ دوج مراد ہلال حاصل دو ہا انجام  
مباشرت میں چولی پستان نایکا سے جدا ہوگی اور او س نے ہاتھ سے پستان کو  
چھپایا شاعر اسکی مثال بیان کرتا ہے کہ گویا آفتاب چھوٹے پہاڑ میں پوشیدہ  
ہوا اور ماہ نو طلوع ہو کر نظر آیا آفتاب مراد از پستان و چوٹی پہاڑ مراد از دست

دہلال مراد از ناخن دست نایکا

مدہیا دہیلادوہا

لکمت ہتی درگ کمل لے چور بدن رب اور

آب ان آئن چند بہت کر بونین چسکور  
لکمت ہتی دیکتی تھی درگ کمل لے آنکہ نیلوفری کر کے چور پوشیدہ  
بدن چہرہ رب آفتاب اور طن آئن چہرہ بہت واسطے  
نین آنکھیں چسکور تندر و حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے کہ اب تک  
میں اپنی آنکہ کو گل نیلوفر سرخ کہ جو ہمیشہ دن میں تنگفتہ رہتا ہے اور رات  
کو غنچہ ہو جاتا ہے بنا کر تمہارے چہرہ خورشید شمال کو پوشیدہ از انظار  
حاسدان دیکتی تھی اور اب اس تمہارے چہرہ ماہ شمال کے دیکھنے کو میں  
آنکہ کو چسکور کہ جو عاشق ماہ ہے بناؤنگی خلاصہ یہ کہ در پردہ شکایت غیر  
حاضری دن کی کرتی ہے ۶

مدہیا دہیلادوہا

یہی بڈائی تم رکھی میری بہت ٹھرائے

ماہ بہت ہو اور کی پائین پرت مواتے  
یہی یہ بڈائی بزرگی حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے  
از راہ طعن کہ آپ میرے تو پاؤں پڑتے ہو اگر مگر ماہ اور ون کے پڑتے  
ہو پس ہی بڈائی میرے واسطے آپ نے تجویز کی ہے ۶

مدہیا دہیلادہیلادوہا

گت بنولیت نہڑ کی یہ پونچھت گہ ہاتھ

ڈر دہن انسوا گمن بوند لون جہری بات کی ساتھ

کت کیون بنولیت نہیں بولتی ہونٹہڑ کی بیرجمی کر کے گمن بوند باران  
لون طرح حاصل دو ہا نایکا اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہتی ہے کہ  
بے رحمی سے مجھ سے کیون نہیں بولتے ہو اور سیل شک کا او سکی آنکھوں سے  
مثل باران کے برستا ہے بات کرنے کے ساتھ ۛ

پرور ہا دھیرا

پاک دہری پیری کھری پیہ مکھ پیری نہار

پھول چھڑی کرین دہری آنکھ بہری جھبکار

پاک دستار پیری کھری زر چھپی پیہ مکھ چہرہ شوہر پیری نہار  
جھبکار غصہ ناک حاصل دو ہا نایکا نے اپنے شوہر کو دستار چھپی  
زر داند ہے ہوئے دیکھ چھڑی پھولون کی ہاتھ بین لی چشم غصہ ناک کی  
مرا دیکھ کہ نایکا کو دستار زر چھپی مہرنگ انباغ ناگوار معلوم ہوئی ۛ

پرور ہا دھیرا

نین لال تک رس ڈری کچھو نہ بولی بال

بانہ گت ہی لال اُرنی ٹوڑا مال ۛ

نین لال چشم سُرنگ تک دیکھ بال عورت بانہ دست گت ہے  
پکڑتی ہے لال شوہر اُرسینہ ہنی ماری مال مالا حاصل دو ہا

نایکا اپنے شوہر کی شیم فصد ناک دیکھ کر ڈری اور کہہ نہ بولی الاجب شوہر نے  
ہاتھ اوسکا پکڑا نایکا نے مالا اپنی گلی کی توڑ کر سینہ شوہر پر ماری ۛ  
جیستھا او کیستھا یعنی بزرگ وغور د

کن پچتر یہ کیسل بل دینوں تمہیں سکھائے  
موٹہ مار واکے درگن موکھ مانڈت دہائے  
کن کنے پچتر عجیب بل قربان مونٹہ مشت گلال وغیرہ درگن آنکھیں  
مانڈت ملتی ہو دہائی دیکر حاصل دو ہا دو عورت چوٹی بڑی  
اپنے شوہر سے کتنی بہن کہ یہ بازی عجیب تھو کہس نہ سکھائی ہے کہ ایک آلی کھ  
مین موٹہ گلال وغیرہ کی مار کر دوسرے کو ملتی اور عاجز کرتی ہو ۛ  
پرو ٹر ہا دہیرا دو ہا

ڈری گانٹھ جو بال بیٹے لے نہ کیوں ناتہ  
پرگٹ بال مدہ گانٹھ کون بہتی گت ہر ناتہ  
ڈری پڑی گانٹھ گرہ بال عورت ہیمہ دل لہی نہ دریافت ہوے  
لیہون کیطرح سے ناتہ شوہر پر گت ظاہر بال ہوے مدہ دریاں  
لون طرح گت پکڑتے ہوئے حاصل دو ہا نایک کیطرح سے  
نایکا کے دل میں جو گرہ لال پڑی تھی وہ نایک کو کیطرح سے ظاہر ہوئی مگر  
جسوقت نایک نے ہاتھ نایکا کا پکڑا اوسکی کم تو جی وغیرہ سے وہ گرہ لال  
ظاہر ہو گئی جیسا کہ گرہ موئے باریک کی کہ بادی النظر میں چاہے تیز نہو سکے  
مگر بال کو ہاتھ میں لینے سے ظاہر ہو جاتی ہے ۛ



او ڈہا پر کیا

نیں آہل چل مینج تو دوا ویدہ من رینج

نہایت لاگت کینج آراہیت لاگت کینج

نیں آکھین اچل غیر متحرک چل متحرک مینج خوش وضع تو تیری دوا ویدہ  
دونوں طرح من رینج تسکین دل کینج پت شوہر خود اپ پت مرد غیر کینج گل  
نیلو فر سرخ کینج صعوہ حاصل دوا اے نازنین تیری چشم خوش وضع  
متحرک و غیر متحرک دونوں طرح سے تسکین بخش دل ہیں کہ اپنے شوہر کو مثل گل  
نیلو فر سرخ کے غیر متحرک اور مرد غیر کو مثل صعوہ کے کہ ہر دم متحرک رہتا ہے  
متحرک معلوم ہوتی ہیں \*

انور ہا پر کیا دوا

روکھی ہو جن باس لون چوری دیت بنا

بنا جڈہین سر نہیہ جو جڈہیو نہیہ سر آئے

روکھی مراد خشک مزاجی ہو جن مت کر باس لون مثل خوشبو کے  
نہیہ محبت دروغ حاصل دوا قول سکھی کانایکا ناشہ کم عمر سے  
کہ توجہ سے خشک مزاجی مت کر چوری مثل خوشبو کے ظاہر ہو جاتی ہے کہ بلا  
جڈہیہ ہونے تیل کے سر پر کہ مراد شادی ہونے سے ہے تیرے سر پر محبت  
غیر جڈہی ہے اگر \*

سامانیا

مکت مال لکھ دہن کیو یہ اجلت ہے نا نہ

گنگ تھاری آر بی شو میری اُر نا نہ

مکت مال ہر وارید لکھ دیکھ کے دہن مہنی آفرین موت اجکت شال  
ناموز و ن گنگ دریاے گنگ شو نام ہادیو اُر سینہ حاصل و ہا  
نایکا اپنے شو ہر کو مالے مر وارید پہنے ہوئے دیکھ کر یفانہ یہ کہتی ہے  
کہ جیسے آپکے سینہ پر یہ مالاشل لہ دریاے گنگ کے خوشما ہے ویسے ہی  
میرے سینہ پر بھی یہ پستان کہ جو بصورت شیوہن زمیندہ ہن اور یہ  
شال جو مین نے بیان کی ناموز و ن نہیں ہے کہ ہادیو اور گنگا کی مناسبت

ظاہر ہے  
اتہیہ سنہوگ وکتا دوہا

تیری پاس پر کاس پر نہمہ سباس بے

موکارن لائے نہیں آئے آپ رگائے

پر کاس پر ظاہر نہمہ سباس عطر خوشبودار بسائے خوشبودیا ہے  
حاصل دوہا نایکا اپنی مصاحبہ سے بحالت سستی یہ کہتی ہے کہ اے  
سکھی تیرے لباس میں ظاہر عطر خوشبودار کی نہایت خوشبو آتی ہے تو میرے  
واسطے کیون نہیں لائی آپ ہی لگا آئی مراد میری مطلوب کو کیون نہ لائی

پریم گرتا دوہا

پیہ مورت میری سدا اکہین درگن بے

دُہت گوری دیہہ یہ مت تیزی ہوئی بے

پس یہ شوہر صورتِ صورتِ سدا ہمیشہ در گن آنکھوں بسای جاگزن  
 ڈرپٹ ڈرتی ہے گوری دیدہ صورتِ صبیحِ مست مبادا سوزی  
 ملیج حاصل دوہا یہ نایکا اپنی محبت کا ہونا شوہر کے دلیر یقین کر کے  
 اپنی مصاحبہ سے کہتی ہے کہ شوہر میرا میری صورت کو ہمیشہ اپنی آنکھوں میں  
 بسائے رکھتا ہے لہذا میں ڈرتی ہوں کہ مبادا بوجہ سوا دچشم شوہر زنگت  
 میرے جسم کی ملیج نہو جاوے ۛ

### روپ گر تبا دوہا

جو بن لہر ان روپ ٹھک ادب ت گت یکین

آپ جگت کو مار کے ہتیا مویں دین

جو بن جوانی ان روپ ٹھک مراد خوبصورتی ادب ت گت حالتِ عجیبہ  
 جگت دنیا ہتیا جرم حاصل دوہا یہ نایکا مفرد حسن اپنی مصاحبہ  
 سے کہتی ہے کہ اس جوانی نے غارتگری خوبصورتی کو اپنا رفیق پا کر کیا غنڈ بکھا  
 کہ تمام دنیا کو مار کر جرم اوسکا میرے سر پر قایم کرایا ۛ

### ماننی دوہا

ڈہرت ماننی در گن یون آنسو بند بسال

منو مانسر کنول تین جہرت ٹکت کی مال

ڈہرت ڈہلتا ہے ماننی نایکا ٹکول آنسو بند قطراتِ ٹک بسال  
 خوشنما مانسر نام تالاب کہ جسمین مروارید پیدا ہوتے ہیں - ونیز نام  
 سینہ کہ جسمین کنول دکھا رہتا ہے کنول گل نیلوفر بن جہرت جہرتی بین

نکمت کی مال بار بار سے مراد یہ حاصل دو ہا بجالت ملاں نایکا کی آنکھوں  
سے قطرات اشک مسلسل یوں گرتے ہیں کہ گویا تالاب مانس سے کہ جسمین مراد یہ  
وکنول پیدا ہوتا ہے اور مراد سینہ و دل سے ہی ہے ہار مراد یہ برستے ہیں  
سو آدھین تپکا دو ہا

نرکمہ نرکمہ پرت دیوس نس تپہ چکھہ تپہ مکھہ اور  
کل جان ال ہوت بین سس انمان چکور  
نرکمہ نرکمہ دیکھ دیکھ پرت روزانہ دیوس نس دنرت تپہ چکھہ  
آنکھیں ہوت پیہ مکھہ چہرہ شوہر اور رطرت ال ہنورا سس باتاب  
انمان تصور کر کے چکور تدر و حاصل دو ہا مینہ نایکا خالی از خلل  
برگاہ شب و روز چہرہ شوہر کو باطمینان تمام دیکھا کرتی ہے دن میں تو  
چہرہ شوہر کو کنول سمجھ کر آنکھیں او سکی زنبور سیاہ کہ جو عاشق گل ہے ہوتی  
ہیں اور رات کو ماہ کامل سمجھ کر وہی آنکھیں چکور کہ جو عاشق ماہ ہے ہوجاتی ہیں  
انکھٹھا دو ہا

سکھی کہا جیہ ساج کی آج نہ آئی نانہ  
گرہ بولی کنگ لون پری مومن بوجن نانہ  
ساج آرایش کنگ پرند حاصل دو ہا قول نایکا محزون کا اپنی  
مصاحبہ سے کہ اے سکھی مین آرایش اپنی کیا کروں آج میرا شوہر نہیں  
آیا افسوس کہ مثل طایر آشیان گم کردہ کے پرتے ہو گئے میرا دل اونہین  
مین ہے

کنہتر تا دوہا

پیہ تن مکھ لکھ یون دُری تہ چکھا نسو آئے

منون مدہکر مکر ندکون اگل کی ہر کمائے

پیہ شوہر تن طرف مکھ چہرہ دُری پوشیدہ ہو چکھ آنکھ مدہکر  
ہو نرا مکر ند عصارہ گل حاصل دوہا یہ نایکا چشم پیراز اشک ہوئی  
کہ چہرہ شوہر پر نظر پڑی بھر دے مایہ چہرہ شوہر وہ اشک یون غایب ہو گئے  
کہ گویا زنبور سیاہ عصارہ گل کو اگل کر ہر گما گیا

پیر لبد ہا دوہا

لکھ سنکیت سونون رہی یون تہ نار نو آئے

منون بنی شیو کی کرنی سبل کام کون پائے

سنکیت مقام مصلحت سونو خالی نار گردن نو آئے جھکائے بلی سنا جات  
شیو نام مہادیو کہ جنون نے شہوت کو جلا دیا سبل کام غلبہ شہوت  
حاصل دوہا یہ نایکا جب حسب اقرار مقام موعود پر گئی اور اس جگہ  
کو خالی از مطلوب خود دیکھا تب گردن جھکا کر رہ گئی گویا مہادیو کو مناجات  
کر رہی ہے کہ تم نے کام یعنی شہوت کو جلا دیا ہے میری بھی شہوت جلا دو

کلنتر تا دوہا

الی مان آہ کی دسی جہا رہو ہر کرینہ

تیو کر وہ لب نان چہتو آب چھوٹ ہر دہ

الی سکی مان ملال دغصہ آہ سانہ دسی گزیدہ نیمہ محبت کرودہ  
غصہ حاصل دو ہا قول سکی کا سکی سے کہ اس نایکا کو مار ملال نے  
کاٹا ہے اسکے طالب نے اسکو محبت کر کے جھاڑا اگر اسکا زہر ملال بوجہ غصہ  
دور نہیں ہوا اب اوسی حالت میں اسکی جان اسکے جسم سے دور ہوا چاہتی ہے  
باسک سجیادو ہا

تیتہ شکمہ سیج پہمائے یون رہی باٹ پیٹہ میر  
کیست بنائے کسان جیون بہت مینہ اوسیر  
تیتہ عورت شکمہ سیج بستر مکلف باٹ راہ کسان کا شکار مینہ باران  
اوسیر انتظار حاصل دو ہا نایکا بستر مکلف بھا کر اپنے شوہر کا اس طرح  
انتظار کرتی رہی کہ جیسے کا شکار کشت کو تیر کر کے پانی برسے کا منتظر رہتا ہے  
ابہار کا دو ہا

ایسی کامن لاج میں پیہ پین اٹکت جائے  
چسین سلتا کو سلل یون سامہین پائے  
کامن زن نازنین پیہ شوہر پین نزدیک اٹکت جائے آہستہ  
آہستہ جاتی ہے جیسے بطرح سلتا ندی سلل آب یون ہوا  
سامہین مقابل حاصل دو ہا زن خوبصورت و نازنین بسبب شرم  
وجہ اپنے شوہر کے پاس رکتی ہوئی آہستہ آہستہ جاتی ہے جیسے آب دیر  
ہو کو مقابل پا کر آہستہ آہستہ ہوتا ہے  
پہنہ یعنی ایضاً

انگ چھپاوت سرب سون چلی جاتیوں نار

کھولتے پنج چھٹا چھٹی ڈھانپت گھٹا ہمار

انگ جسم چھپاوت پوشیدہ کرتی ہوئی سرب سون سے پنج چھٹا  
برق چھٹی دیکھ ڈھانپت چھپاتی ہے گھٹا ابرسیاہ ہمار دیکھ کر  
حاصل دو ہا یہ نایکا برق مثال شب تاریک میں لباس سیاہ پہن کر  
سب سے اپنے جسم کو یوں چھپاتی ہوئی مطلوب کے پاس جاتی ہے کہ برق نشان  
دیکھ کر چہرہ کو کھول دیتی ہے کہ ہمزنگ برق ہے اور گھٹا کو دیکھ کر چہرہ پوشیدہ  
کر لیتی ہے کہ لباس سیاہ ہمزنگ گھٹا ہے ۛ

پروکت پتکا دو ہا

نس چکان پر اتھ چھت پران مجوری مال

انگ نگر میں برہ یہہ ہیو نیو کٹو آل ۛ

نس چکان رات جگا کیر اتھ صبح کو پران جان مجوری مزدوری  
حال جلد انگ نگر دیا جسم برہ ہجر حاصل دو ہا اس دیار  
جسم میں ہجرتی طرح کا کٹوال ہوا ہے کہ رات بھر چکانے کی مزدوری میں صبح کو  
بجلیت جان طلب کرتا ہے ۛ

لکنت پتکا دو ہا

پہلین پاکہ نہ آہو جو آ ساڈہ کی مانس

پر تمہ جہر چھت باس لون کنتی ہوسانس

پہلین پاکہ حصہ اول یعنی نصف ماہ پر تہہ جھڑ باران ایل چہت باس  
مراد مردہ سانس دم حاصل دویا نایکا اپنے شوہر کو کہتی ہے  
کہ اگر نصف ماہ اسادہ تک تم نہ آؤ گے تو اول ہی بارش میں مجھ کو مردہ پاؤ گے  
پکھت پتکا دویا

پیہ کی چلیت بدیس کچھو کہ نہ سکے کچھو  
چڑن آنکو ٹھاتین ہی داب پچھو راچھو  
بجور باجیا پچھو را دویہ چھو گوشہ حاصل دویا یہ نایکا باجیا  
ہنگام روانگی شوہر خود بسفر کچھ کہ نہ سکی مگر آنکو ٹھے پیر سے گوشہ دویہ  
شوہر کا داب کر رہ گئی

کر دی یہ جو چکیں ہرنت لائے سینہ  
برہ اگن جو چہنک میں ہون چہت اب کیہ  
چیکیں آراستہ وصال و روغن کردہ سینہ محبت و روغن برہ اگن  
آتش مہاجرت چہنک ایک ساعت کیہ خاکستر حاصل دویا قول  
نایکا کا سکی سے کہ جس جسم کو روغن محبت طالب نے چکنا و آراستہ کیا تھا  
وہ اب بہ آتش مہاجرت ایک ساعت میں خاکستر ہوا چاہتا ہے  
اگم کھت پتکا دویا

ہر آون سن تہک مکہ اگن ہر کہہ سینہ  
مکہ سی سکھ لون بال کی بھی چکیں دیہ



پتھک مہا فرقا صد سینہ بہ محبت نکمہ سے سکھہ لون سراپا  
 بال عورت چکنی آراستہ و تازہ حاصل دوہا اپنے طالب کا آنا بڑا  
 قاصد سکر مطلوبہ کا جسم سر سے پانک تازہ و آراستہ ہو گیا فرط خوشی و  
 محبت سے ۛ

### اکچھت پت کا دوہا

آوت لہ گنسیام کی آن دیں تین بات  
 پچلا ہوئے چکن لگیو سنہن ہی کو گات  
 آن دیں ملک غیر پچلا برق نہیں محبت سے ہی دل گات جسم  
 حاصل دوہا اس نایکائے خبر راحت اپنے شوہر کی ملک غیر سے سنی مجر  
 سننے کے محبت دلی سے تمام جسم اسکا مثل برق چکنے لگا ۛ  
 آگت پت کا دوہا

سکئی بچھرن سسر کی ہوئی لہلی ترنت  
 بیل روپ پر پھلت بھی لہ بست شوکنت  
 سسر موسم گنن بوب لہلی سسر ترنت فوراً پر پھلت تر تازہ  
 بست فصل بہار گنت شوہر حاصل دوہا قول سکئی کا سکئی سے  
 کہ دیکھ یہ نایکا بجات سرمے ہجری کی افسردہ تھی اور اب شوہر کو مثل فصل  
 بہار پا کر کیا بیل سسر کی طرح تر و تازہ ہوئی ہے ۛ

### آتا دوہا

کیہوں اُوگن انگ کو لکھیں نہ بہت کی چور  
 پیہ نیک مکہ کی بہی رونی نین چکور  
 بہت محبت پیہ شوہر مینک مہتاب رونی عورت حاصل دولا  
 یہ نایکا فطر محبت سے اپنے شوہر کے عیوب ظاہر و باطن پر نظر نہیں کرتی  
 ہر وقت اس کے چہرہ ماہ کو ابنی چشم چکور سے دیکھا کرتی ہے  
 مہرما دولا

پیہ سنگھ سنگھ بہت بکھ بکھ ہوئی جات  
 تیتہ درین پرت بنب کون تیری گت درتار  
 سنگھ مقابلہ و مہربان بکھ غیبت و نامہربان درین آئینہ پرت بنب  
 عکس آئینہ گت حالت درسات معلوم ہونی حاصل دولا نایکا  
 بحالت حضوری شوہر فرمان بردار رہتی ہے اور غیبت شوہر میں نافرمان  
 مثل عکس آئینہ کے کہ مقابل کے مقابل رہتا ہے اور غیبت میں غایب ہے  
 ادہما دولا

جیون جیون آدرسون لسن پانی پرت بنجے  
 تیون تیون بہا من مین کون کمن انہٹت جا  
 آدر خاطر داری پانپ دریا بہا من عورت مین ابھی لون طرح  
 کمن کمن ساعت بانی حاصل دولا خاوند عورت کی واسطے جس طرح  
 کہ دریا سے محبت و خاطر داری آراستہ کرتا ہے اسی اسی طرح یہ نایکا

بد روش مثل ماہی کے اینٹھتی جاتی ہے ؟  
پیت نایک دوہا

جب تین لالین رَوَن کو گون لی آئے سنگ  
تب تین شیو لوَن آئے کر را کھی ارد ہنگ  
لالین شوہر رونی عورت گون مکلادہ ارد ہنگ نصف جسم  
حاصل دوہا جب سے یہ مرد اسکی عورت کو اپنے گھر مکلادہ کر کے لایا اوں  
روز سے مثل مہادیو کے عورت کو اپنا نصف جسم قرار دیکر پاس کہتا ہے ؟  
انکول نایک دوہا

نئی بسن جب ہوں سجون تب پیہ بہرم بجانہ  
بن پر کے دھن بچن کی میر سکت ہین نا نہ  
نئی بسن پارچہ نو طیار بہرم تنک دھن آواز میر سکت دیکتی  
حاصل دوہا قول نایکا کا سکی سے کہ جب میں پوشاک نئی پہنتی ہوں  
تب شوہر میرا تنک لاکر عورت غیر سمجھ کر شرماتا ہے اور جب تک میری آواز  
نہ سنے پہچان نہیں سکتا ہے ؟

دچھن نایک دوہا

دچھن ساگر دھن کی سم بزت ہین پریت  
وہ ندین یہ تین سون لت ایکہی ریت  
دچھن دھین نایک ساگر دیاے شور دھن دونوں کی سم برابر بزت ہین

بیان کرتی ہیں پریت محبت ندرین ندی ہاتھین عورات حاصل دوہا  
 دریا سے شور اور اس دھن نایک یعنی مرد عیاش کا ایک ہی طریقہ ہے کہ  
 جیسا دریا میں جو ندی آوے مل جاتی ہے ایسا ہی اس نایک کے پاس جو  
 عورت آوے اس سے ملتا ہے ۝

### سٹہ نایک دوہا

ہیر ہیر مکہ پیرکت تانت ہونہ ندان  
 بان بدہ کا ہون نین لکھی چڑھی کمان  
 ہیر ہیر دیکھ دیکھ ندان نادان بان بدہ تیر سے مار کر حاصل دوہا  
 قول نایک کا نایک سے کہ مجھ کو دیکھ دیکھ منہ ہیر ہیر کہ ہونہ کو کیوں  
 تانتی ہے تیر دن سے مار کر یعنی شکار مار کر کمان کو کوئی چڑھا ہوا نہیں  
 رکھتا ہے ۝

### دہشت نایک دوہا

کالہ گیو بنے آپہن مہو سر سوین کھائے  
 آج سس جاوک لین پہ کوٹ ہی پائے  
 سوہن قسم سس سر جاوک رنگ مہاور حاصل دوہا  
 نایک اس نایک بے حیا سے کہتی ہے کہ کل تو میرے سر کی قسم کھا کر گیا ہے کہ  
 دوسری نایک سے تعلق نہ رکھو گا اور آج پہر نشان مہاور پائے دوسری  
 عورت کا سر پر لگا کر میرے پیرون پر لٹتا ہے ۝  
 اوپت نایک دوہا

آئے وہ پانپ بھری رمنین اُج انہاں  
 نہہ بو ڈن نکسن لکین نکست بو ڈپ بران  
 پانپ بھری پڑا آب و تاب رمنین عورت حاصل دوہا  
 قول نایا کاسکی سے کہ یہ نایکا بہ آب و تاب غسل کرنے کو آئی کہ جسکے غوطہ  
 لگانے اور سر باہر نکالنے سے میری جان ڈوبتی او چلتی ہے +  
 بیسک نایک دوہا

لال ادھر ہیرا ردن جنہ شیرن تن ساتھ  
 دیکھئے کہ نہ دہن لیاے جو کھئے تہ دہن ہاتھ  
 لال ادھر یا قوت لب ہیرا ردن الماس دندان سیرن تن جسم طلائی  
 حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے کہ تمہارے لب یا قوت دندان الماس  
 جسم طلائی اس مال سے مجھ کو کون چیز دو گے جو دو اوسی کی طرف اپنا ہاتھ  
 بڑھاؤں +

روپ ماتی ماک دوہا

بار بار ہیرت کہا درپن مین چت لائے  
 نیک لکھونج بدن سون را دی بدن لائے  
 ہیرت دیکھتی درپن آئینہ بدن چہرہ حاصل دوہا  
 قول کاسکی کا نایک سے کہ تم بار بار غور سے آئینہ کیا دیکھتی ہو ذرا اپنے چہرہ  
 کو چہرہ مطلوبہ سے ملا کر تو دیکھو +

پروکت نایک دوہا

اگن روپ بن ری برہ کت جارت ہی موہ

تیتہ تن پانپ پائے کی بور مار ہون توہ

اگن روپ شعلہ آتش بن بکر ری برہ اے ہجرت کیون جارت  
جلاتا ہے موہ مہکو تیتہ عورت تن پانپ دریائی جسم بور مار مول  
نق کر کے مارون کا حاصل دوہا نایک کا قول کہ اے ہجرت تو شعلہ آتش بکر  
مہکو کیون جلاتا ہے یاد رکھ کہ دریائی جسم عورت کا پا کر مہکو غرق کر کے  
مار ڈالون گا

سرون درشن دوہا

جب تین موہ سنائی ٹون کئے کا نہ کی بات

تب تین درگ مرگ لون چلی کانن بین گون جات

درگ آنکہ مرگ آہو کانن جنگل و گوش حاصل دوہا قول  
نایکا کا سکھی سے کہ جوت سے تونے میرے مطلوب کا پیام مجھے سنایا ہے  
اوسوقت سے میری آنکھیں نکل آہو کے کانن کی طرث رجو عین باہن تمنا  
کہ گوش مراد دلی اپنے حاصل کر چکے اور ہم محروم ہیں

سپن درشن دوہا

جاگت چور جو پائے دوڑ لاگے ساتھ

سپن کو چیت چور کب آوے اسپن ہاتھ

بہ  
گوش  
دجنگل  
۱۲

چت چور دل کا پورا نیوالا حاصل دو ما قول نایکا کا سکھی سے کہ بیداری  
میں جو چور آوے دوڑ کر اوسکے ساتھ جاسکتے ہیں مگر خواب میں جو دکھا چور آنے  
والا آوے اوسکو کیونکر پکڑے ؟

### چتر درشن دوہا

چترہ چتوت چتر مٹون رہے ایک ٹک جھوئے

بتر بلوکت راوری کو کوٹون گت ہوئے

چترہ تصویر کو چتوت دیکھتی چتر عقیدہ یون اس طرح ایک ٹک ٹکلی سے  
جو سی دیکھ متر دست بلوکت دیکھتی راوری آپ کی حاصل دوہا  
قول سکھی کا نایکا سے کہ اے عقیدہ تو تصویر دوست کے دیکھنے میں ہمہ تن مصروف  
ہو کر خود فراموش ہو رہی ہے پس جب دوست کو دیکھ لے گی اوسوقت کیا تری  
حالت ہوگی

### سونتکھہ درشن دوہا

جیون پیہ درگ آل بہنوت تیہ بدن کل کی اور

توٹن پیہ مکھ سس کی ہی تیہ کی نین چکھو ر ؟

درگ آنکھ ال زنبور سیاہ بہنوت بلا گردان بدن چہرہ سس ملتا ہے  
حاصل دوہا بطرح گل چہرہ مطلوبہ پر چشم طالب مانند زنبور سیاہ  
کے بلا گردان ہوئی ہیں اوسی طرح طالب کے ماہ چہرہ کو چشم مطلوبہ بشل چکچور  
بہ محبت تمام دیکھتی ہیں ؟

### دوتی برین دوہا

یکجے شکمہ گنئیام ہوں آج پون کی رنگ  
 اُنہ چیل چمکائے ہوں کیاے تہاری انگ  
 گنئیام نام طالب و اسیاہ پون کی رنگ شل باد چیل برق تہاری  
 انگ تہارے جہنم حاصل دو ما دلا کہ کستی ہے کہ اے گنئیام تو آج  
 خوشی و لطف زندگی حاصل کرین شل باد او س برق یعنی تیری مطلوبہ کو  
 اوڑالا کر تیرے جسم ہرنگ ابرسیاہ میں چمکاؤنگی یعنی تجھ سے ملاؤنگی ۛ  
 نایکا کی است

کک کک پونچت کہا جک سک امان  
 کک جائے گی ٹسک یہ نیک سک سگان  
 کک کک از راہ در دجک جُستہ مسک پشہ امان خیال  
 کر کے کک جای کی جانی رہے گی ٹسک خود بینی نیک ذرا  
 سک آواز سکی حاصل دو ما قول نایکا کی سکی کانایک سے کہ تم  
 نایکا نازنین کے جُستہ کو مشن پشہ سمجھ کر غور سے بظاہر از راہ در دیا پوچھتی ہو  
 یہ آپکا غور او سکی ذرا سکی کی آواز سننے میں ہی جاتا رہیگا ۛ  
 برہ نویدن دو ما

کہا کون و اکی دساجب کک بولت رات  
 پیوستہ بین جیت ہی کہاں سنت مر جات  
 کک پرند مرد پشیا دساحالت حاصل دو ما قول سکی کانایک سے



کہ اوس نایکاکی حالت ناگفتہ بہ ہے یعنی پیہیا جو رات کو پیو کمان بولتا ہے جس وقت  
لفظ پیو کا سنتی ہے زندہ ہو جاتی ہے اور لفظ کمان کے سنتے ہی مر جاتی ہے۔

### بست رت برن

کھون لیاوت بکتِ گسم کھون ڈولاوتِ بائے

کھون سبھاوتِ چاندنی مدہ رت د اسی آئے  
لیاوت لاتی ہے بکتِ شکفتہ گسم گھما ڈولاوتِ بائے کرتی  
ہے ہواے مرغوب مدہ رت فصل بہار د اسی خادمہ حاصل دوہا  
گاہ ہواے مرغوب اور گاہ گھماے شکفتہ کو لاتی ہے اور گاہ فرش چاندنی  
آراستہ کرتی ہے یہ خادمہ فصل بہار وارد ہو کر

تریدہ بات برن دوہا

سردِ مانہ انہائے ارباگِ باگِ برمائے

مندِ مندِ آوتِ پونِ راجِ مہنس کی بہائے  
سہر و رتالاب مانہ میں انہاے غل کر کے اُراور باگِ ماگِ باغ  
باغِ ہرماے استراحت کر کے مندِ مندِ آہستہ پونِ ہوا راجِ مہنس  
نام جانور پرند کہ خراش پسندیدہ شل نہ شل حاصل دوہا رتالاب میں غل  
کر کے بس سرد اور باغون میں سیر و استراحت کر کے بس ٹھٹھا آہستہ آہستہ  
ہواے سہ گانہ شل راجِ مہنس کے خوش خرام چلی آتی ہے :

باگِ برن

کلیپ بر چہ تین سرس تو باگ در زن کو جان  
 ساگر کسو لکھن کو جل جنتن سرس آن  
 کلیپ بر چہ دخت طوبے سرس زیادہ باگ در من درختان باغ  
 ساگر دریا جل جنتن تل آب و نوارہ مس جیلہ حاصل دو ہا درخت  
 طوبے سے درختان تیرے باغ کو بہتر تصور کر کے دریا بہ منار مشاہدہ ازرا  
 فوارہ نکلا ہے

### گر یکھم رت برن دو ہا

دو ہوپ چٹک کر چٹک آو پھانسی پون چلائے  
 مارت دو پہر بیچ تپہ یہہ گر یکھم ٹھگ آئے  
 دو ہوپ چٹک دو ہوپ تیز کر کے چٹک شعبدہ پھانسی کند  
 پون ہوا چلا سی چلاتی ہے تپہ عورت یہہ گر یکھم یہہ گرا ٹھگ  
 غار نگر حاصل دو ہا دو ہوپ تیز کا شعبدہ کر کے اور ہواے گرم کی  
 پھانسی چلا کر یہہ عورت گرا کہ جو غار نگر ہے عین وقت دو پہر میں مارتی ہے  
 پنہ یعنی ایضاً

چٹت نہ لی نل نیر جل دل سچ چٹت لی آئے  
 نر کمر ندانگہ انیت کون چلیو بہان پین دہائے  
 چٹت نہ چو تانین چلی لیکر نل نیر فوارہ جل آب دل سچ  
 فوج آراستہ کر کے چٹت لی اسی زمین سے نکلا نر کمر نہ کیکہ ندانگہ چٹت

انیت ظلم و تعدی بہان آفتاب حاصل دوہا فوارہ سے پانی نہیں  
 نکلتا ہے بلکہ بجائے ظلم و تعدی موسم گرما ماہ جیٹھ لشکر آب زمین سے براہ  
 فوارہ عبور کر کے آفتاب پر یورش کرتا ہے کہ ظلم و تعدی گرما کو دور کرے ۵  
 جل کیل دوہا

ہر چھشت یون تین کر لہہ جل کیل آئند  
 منوں کل جہوں اور تین مکتن جہور چند  
 ہر کنیا جی تین عورت جل کیل آب بازی آئند خوش جہورت  
 ڈالتا ہے حاصل دوہا کنیا اس طرح سے عورت کو دریا میں ہنگام  
 آب بازی چینیٹے دیتے ہیں کہ گویا ملکوں پر ہر چار طرف سے ماتہاب بارش  
 مروارید کرتا ہو گلہا سے کنول مراد از چہرہ عورت و ماتہاب مراد از چہرہ  
 کنیا و مروارید مراد از قطرات آب ۶

پاوس رت برش دوہا

پاوس میں سر لوک تین جگت ادبک سکھ جان  
 اند و بد ہو جائیں سد اچت بہت بہن آن  
 پاوس موسم برسات سر لوک عالم بالا جگت دنیا ادبک زیادہ  
 سکھ جان آسائش سمجھ اند و بد ہو عروسک سد ایش چہت زمین  
 بہت خرامان حاصل دوہا قول شاعر کہ اس موسم برسات میں عالم بالا  
 سے زیادہ عیش و آرام اس دنیا میں ہے تصدیق اوسکی یہ ہے کہ ہمیشہ اس  
 موسم میں عروسک عالم بالا سے دنیا میں اگر عیش و آرام کرتی ہیں قاعدہ

عروسک موسم بر نکال میں ہمراہ آب آسمان سے برستے ہیں +  
 مہینہ یعنی ایضاً

جھول جھول تیرے سکنت میں گنگن چڑھی کی ریت

آج کالہ میں آئی ہیں سرنارن کو جیت  
 تیرے عورت سکنت خوش گنگن آسمان ریت طریق سرنارن عورات  
 عالم بالا جیت شرمندہ کر کے حاصل دو ہا موسم برسات میں عورات  
 نہایت ذوق و خوشی خاطر سے بندھ ولا جھولتی ہیں اور خوشی خاطر کیون نہ  
 حاصل ہو کہ مرتبہ بلند ہو نیک طریق ہی یہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورت  
 اپنے حسن و خوبی سے عورات عالم بالا کو آجکل غلب کر کے خوش و غورم زمین  
 پر آئی ہیں +

سوریت برشن دوہا

چند بدن چمکائے ارکمنجن درگ بہر کائے

سکل دہر کو چہلت ہے سروا پسر آئے

چند بدن ماہ چہرہ کنچن درگ صعو چشم سکل سب دہر از میں  
 چہلت فریفتہ کرتی سرو فضل کا نام مینی آغاز موسم سہرا پسر ابری حاصل  
 دو ہا یہ سر دہری کہ آغاز موسم سہرا سے مراد ہے ماہ چہرہ کو روشن کر کے  
 اور صعو چشم کو بہر کا کر نام مخلوق کو خوش و فریفتہ فود کرتی ہے اس موسم  
 میں ماہ نہایت صاف و روشن ہوتا ہے اور صعوہ ہی اسی موسم  
 میں بعد بارش اپنے آشیانہ سے نکل کر آبادی میں آتا ہے +

## ہیمنت رت برنن

ہیمنت رت کی ڈرن تین سکٹ نہ اوپر جائے  
 رہیو اگر کو پائے کی دھوم دھوم میں چائے  
 ہیمنت رت سیت سرا دھوم دھان دھوم زمین حاصل دو ہا  
 کثرت کربن باری اور سرا سے دھان آسمان کو نہیں جاسکتا آگ کو پا کر  
 زمین پر چھایا رہتا ہے +

## سرت برنن دو ہا

پرگٹ کمیٹ یا سرت برنن روکھ روکھ کی پات  
 پنچرن کو جت ہون دہرین سوکھ جات ہی گات  
 پرگٹ ظاہر سرت برنن روکھ روکھ ہرخت پات برگ  
 پنچرن مہاجرت گات جسم حاصل دو ہا اس موسم میں درختوں  
 کا ہر برگ علانیہ یہ کہتا ہے کہ جو قوت ہو جو جدا ہونے کا درخت سے خیال  
 گزرتا ہے تمام جسم خشک ہو جاتا ہے +

## لیلا ہا دو ہا

سیام بیکہ سچ کی گئی را دی درین دہام  
 ہو کو بیکہ چکٹ بتی جت دیکھتی تہ سیام  
 سیام نام کنیا را دی نام طلبہ کنیا درین دہام آئینہ خانہ  
 بیکہ سوت چکٹ متعجب حاصل دو ہا را دی کنیا کی صورت

بناکر آئینہ خانہ میں لگیں وہاں اپنی شکل بدلتا بھول گئیں جس طرف نظر کی اسی  
طرف کنسیا نظر آئے سخت متعجب ہوئیں ۛ

بلاس ہا و د و ہا

درگن چور اٹھائے اور بھوین کر بلسائے

کامین پتہ پیہ گو د مین مود بہت سی جائے  
درگن چور آنکھ ملا کر اٹھلائی ناز و کرشمے بلسائے جنبش سے  
گامین عورت مود خوشی حاصل دو ہا آنکھ ملا کر ناز و کرشمہ  
سے بہ جنبش ابرو و دست نایکا نایک کی آغوش دلو انبار خوشی سے پڑ  
کر رہی ہے ۛ

للت ہا و د و ہا

سکل بھوکن کون جد پ تو چھب رہی سنگار

پلی کنہہ بدوانہ بہارنی پتہ پین جیبی تار  
سکل سب بھوکن زیور بہار بار حاصل دو ہا تیرے  
خوبی حسن اگرچہ تمام زیور کور و نق دے رہی ہے یعنی تیرا تمام جسم زیور  
سے آراستہ ہے مگر اس قدر بار اوٹھا کر مطلوب کے پاس جانے کی تو کمتخل  
کب ہو سکتی ہے ۛ

بچھپت ہا و د و ہا

سیام لال ان تلک تو پیہ رنگ کنون مال  
سوتن کو رنگ سیام دی رنگیو سیام کو لال

سیام سیاہ لال سرخ تلک تشقہ بہہ رنگ یہ طور بال عورت  
 سوتن زمان انبائع سیام نام طالب حاصل دو ہا قول  
 سکھی کا نایک سے کہ تو نے جو بجات بخودی تشقہ سرخ و سیاہ پیشانی پر لگا  
 ہیں اور نہوں نے یہ خوبی پیدا کی کہ زمان انبائع کو بمقابلہ خوبی خود سیاہ  
 نام اور طالب کو سرخ کر دیا بقولیکہ ہے بگڑی ادا لکھ بنا دے کے برابر  
 سیوگ یا وودو ہا

بات ہوئی سودور تین دیکھی ہو نہ نہ تائے

کاری ہاتھ جن گھولال چو نری آئے  
 نایک بجات ملال کمال اپنے طالب سے کہ جو سیاہ نام ہے کہتی ہے کہ جو  
 بات تلو کہنا ہو دور سے کہد اپنے دست سیاہ میری چو نری سرخ  
 میں مت لگاؤ  
 کلکچت یا و

شوہر کی سس میں سوا تک پنج چہانہ بہرائے

ڈری جھکی رُوی بہر و ہسی آپ کو پائے  
 سو ہادیو سس بہتاب سوا پاربتی تک پنج چہانہ  
 دیکھ اپنا سایہ بہرا سے متیر ہو میں ڈری ڈرگی جھکی غصہ کیا روی  
 گریہ کیا بہر چہر حاصل دو ہا پیشانی ہادیو پر جو ہلال ہے اوسمیں  
 پاربتی اذکی زوجہ نے اپنے عکس کو دیکھ کر شک کیا کہ کوئی دوسری عورت  
 ہے لہذا ڈرین اور غصہ ناک ہوئیں اور روئیں اور پر سمجھیں کہ کوئی عورت

غیر نہیں ہے میرا سایہ ہے اس واسطے بہشتی ہوں +  
بہتر مہاودوہا

بہندی ارن کپول دی لال دہٹھونان بہال

ایہ بدہ کنہہ من ہرن پہہ چلی نویلی بال  
بہندی ارن شکی سرخ کپول رخسار دہٹھونان نشان سیاہ  
کا جل کا جو واسطے دفع نظر بدیشانی پر بتاتی ہیں بہال پیشانی نویلی  
نوعمر بال عورت حاصل دوہا بہندی سرخ بعوض پیشانی رخسار  
پر لگائے اور دہٹھونان سیاہ کے عوض میں سرخ بناے ہوئے اس طرح  
سے یہ نایکا نوعمر سجاوت خود رنگی کے فریفتہ کرنے کو جاتی ہے +  
بود کہ ہاودوہا

مانگ بیچ دہر انگڑی ڈمانپ نیل پٹ بہال

اروہ نسا سس چہیت پیہ سین بتائی بال  
نیل پٹ پارچہ لاجوردی بہال پیشانی اروہ نسا نصف شب سس  
ماہتاب سین اشارہ بال عورت حاصل دوہا اس نایکا نے  
طالب کی طرف دیکھ درمیان مانگ کے انگلی رکھی اور دوپٹہ لاجوردی سے  
اپنی پیشانی کو چھپایا یعنی اشارہ وعدہ مواصلت نصف شب وقت غروب  
ماہ کا کیا مانگ پر انگلی رکھنا مراد نصف شب سے ہے اور پیشانی چھپانے  
سے مراد غروب ماہتاب سے ہے +

مرہ ہاودوہا



رُوپِ گرب جو بن گرب مدَن گرب کی جو ر

بال در گن مین مد بھرین آوت چلین بلور

روپ گرب غور حسن جو بن گرب غور جوانی مد گرب غور شہوت  
جو ر طاق بال عورت در گن آنکو مین مد بھرین نشہ وغور بہر نئی  
بلور موج حاصل دو ما غور حسن وغور جوانی و قوت شہوانی کے  
زور سے اس نایکا کی آنکو مین نشہ کی بلور چلی آتی ہے :

سنو بھا اودا ہرن

ایک سکھین کر لی چہرین منت چکورن دہائے

ایک بہنور کی بہر گون مارت چنور <sup>بہنور کی</sup> د د لائے

اس نایکا ماہ چہرہ کنول چشم کے گرد ہجوم چکور و زنبور سیاہ کا دیکھا ایک مٹھا  
چہڑی سے چکور و ن کو اور دوسری چنور سے بہنور و نکو امار کر بگاتی ہے  
مراد زیادہ خوبصورتی نایکا سے ہے کہ جسکے چہرہ کو چکور و ن نے ماہ کامل اور  
جسکی آنکھ و بوسے خوش کو بہنور و ن نے کنول بے یقین سمجھا :

کانت اودا ہرن

مکر بلتا لہ کہنی کنول مرد لٹا باس

تو لو آن کی ملن کی سبرن لکھنی آس

مکر آئینہ بلتا صفائی مرد لٹا نزاکت باس خوشبو سبرن طلا آن  
چہرہ حاصل دو ماہے نایکا تیری چہرہ مخزن خوبی سے آئینہ نے

صفائی پانی اور گل کنول نزاکت و خوشبو کے بیان میں رطب اللسان ہے  
اور طلا کو آرزو سے ملازمت ہے ۛ

### دیسپت او داہرن

چند چہاں بدہ کماہ رچی تن چہلا سوٹسان ۛ ۛ  
تا پیر اوپ دہری کھری تو تو پوچے آں  
چند چہاں خلاصہ نورہ بدہ خالق تن جسم چہلا برق اوپ آب و آ  
حاصل دو ہوا اے نازنین خالق نے خلاصہ نور ماہ لیکر تیرا چہرہ اور  
خلاصہ برق لیکر تیرا تمام جسم بنایا اور آب و تاب مزیدے بران بخشی طرح  
سے تو آراستہ ہو کر خلق ہوئی ہے ۛ

### دیسرت او داہرن دوما

دپ تھاری نیہ کو برت رہت ہتہ ماہنہ  
بات چھون دس کی سہی مجھت کپسوں ناہنہ  
دپ چراغ نیہ مجت ہیہ دل بات ہوا چھون دس چار سو  
حاصل دو ہوا قول نایکا کا نایک سے کہ چراغ تمھاری مجت کا ہر دم  
میرے خاندہ دل میں روشن رہتا ہے اور ہر چار سو کی ہوا کا گزند اگرچہ  
اوسکو پہونچتا ہے مگر وہ کسی طرح سے خاموش نہیں ہوتا ہے ۛ  
اتہ ساتوک بہاؤ  
پیہ تک تھک ادہ برن کماہک سوید تین چہائے  
ہوئے بیرن کپت گری تیہ آنو اد ہترائے ۛ

پیہ تک شوہر کو دیکھ کر تھک بھالت سکتا اودہ برن سخن ناتمام پلک  
 فرط خوشی سوید غرق بیرن رنگ فق کفیت گری لرزان گری  
 تہ عورت انسواد ہر ای اشک روان ہوئے حاصل دو ہانیا کا  
 بعد مدت شوہر کو دیکھ کر فرط خوشی سے بھالت سکتا ہوئی سخن ناتمام رہا جسم  
 عرق میں غرق ہوا رنگ فق لرزان زمین پر گری اور سیل اشک آنکھوں  
 سے روان ہوا ۛ

### سنگار رس اودا ہرن

موبن مورت لال کی کامن دیکھ شو بہائے

ریجہ چکی موہی جکی تھکی رسی ٹک لائے

موبن فریبندہ مورت صحت لال شوہر کامن نازنین ریجہ  
 عاشق ہوئی چھکی آسودہ ہوئی موہی زلفیت ہوئی جکی ستیہ تھکی دراندہ  
 ہوئی رہی ٹک لای محو تاشار ہی حاصل دو ہانیا فریبندہ  
 صورت شوہر کی نایکا نظر محبت سے دیکھ کر عاشق ہوئی آسودہ ہوئی زلفیت  
 ہوئی بھالت سکتا در ماندہ ہو کر محو تاشار ہی ۛ

### سجوج سنگار اودا ہرن

کی رت سکھ پیریت جیون پری پریا اوریت

راونو پرن بین ہی ایک رستان کی جیت

لی لیکر رت سکھ پیریت مباشرت بکس رچی خوش ہوئی پریا مطلقہ  
 میت طالب راو آواز نو پرن زنگولہ بین ہی خوش آواز

رسان زبان حاصل دو ہا طالب و مطلوبہ دونو جیسی مباشرت  
برعکس سے باہم خوش ہوئے اوسیطرح زنگولہ بلا زبان ایسے خوش آواز  
ہوئے کہ خوبی زبان کو جیت لیا یعنی زبان نے خاموشی اختیار کی ؟  
اتہہ ہوگ مددہ سترانراگ

جاہ بات سن کی بھی تن کی گت آن  
تا کہہ دکھائیں کامنی کیوں رہہ ہیں ہو پیران  
تن جسم من دل گت حالت کامنی زنجین پران جان  
حاصل دو ہا قول نایک کا سکی سے کہ جس میں جبین کا ذکر سنکر میرے  
جسم و دل کی حالت غیر ہو گئی اوسکی مواصلت میں کیونکر میری جان جسم  
میں رہے گی ؟  
پور بانراگ مین درشٹانراگ

ہیں شکلیا مانہہ شتہ ڈیٹہہ ری کوں ڈار  
مومن ماکن نی گئی دیہہ دہی کوں ڈار  
ہیں سینہ شکلیا شکی مانہہ مین شتہ شتہ کر ڈیٹہہ نظر ری  
نام آلہ جوہی ماکن کستن حاصل دو ہا قول نایک کا نایکا کی  
سکی سے کہ پہ نایکا نظر کی آری میرے سینہ کی شکی مین ڈاکر کستن دنگو  
مکال لیکتی اور مہی جسم کو چوڑ گئی ؟

کرمان اوداہر

پیہ درگ ارن جیتی بئی پیہ تیتہ مکہ گت آئے  
 کل ارنیا لکھ منون سس دت گئی بنائے  
 درگ آنکھ ارن سرخ ارن سس سس مانتاب دت چک  
 حاصل دوہا طالب کی آنکھ سرخ دیکھ کر مطلوبہ کے چہرہ کی حالت غیر ہو گئی  
 گویا سرخی گل نیلوفر سرخ کو دیکھ کر ضیاء ماہ گھٹ گئی گل نیلوفر سرخ مراد از چشم  
 طالب و مانتاب مراد از چہرہ مطلوبہ ظاہر ہے کہ گل نیلوفر سرخ وقت طلوع  
 آفتاب شگفتہ ہوتا ہے اور بحالت شگفتگی سرخی گل مذکور نمود ہوتی ہے اور  
 طلوع آفتاب میں روشنی ماہ زایل ہو جاتی ہے :

دان اپاے دوہا

پٹھی بین بچ گون کنہ لال مالتی پھول  
 چہ لہ تو سہیہ کل تین کڈھی مان ال تول  
 بچ خود گون مکلاوہ مالتی پھول گل چنبیلی سہیہ دل مان ملال  
 وغور ال اے سکی تول پنہ حاصل دوہا تول سکی کامایکا سے  
 کہ تیرے شوہر نے جو بتقریب مکلاوہ گلہاے چنبیلی بھیجے او سکو بین کر تیرے  
 دل کنول میں جو پنہ ملال ہی وہ گل گئی گل کنول کے اندر خاک مثل پنہ  
 منجمد ہوتی ہے

بہید اپاے دوہا

رُوس اگن کی ایچ سون توں جن جباری نانہ  
 تنہ ترور دہیت تنہ رہیت جا کی چہا نہ

روس غصہ اگن آتش نانہ شوہر تر و درخت دہیت جلاتی  
 حاصل دوہا قول سکھی کانیکا سے کہ تو آتش غصہ سے اپنے شوہر کو  
 مت جلا کیونکہ جس درخت کے سایہ میں رہتے ہیں اسکو جلاتی نہیں  
 پر سنگ پتھر اس پائے دوہا

کنت پر آن جو رین گون تپوت بین کرمان  
 تی سب چکلی ہو نہ گی اگلے جنم نہ ان  
 پر ان کتب یاخ زین رات تپوت بین جلاتی بین کرمان کر کے  
 سیخ وغور چکی سرخاب اگلی جنم ولادت آئندہ ندان ضرور حاصل دوہا  
 قول نایک کا سکھی نایکا سے کہ کتب پارینہ میں لکھا ہے کہ جو عورت بوقت شب  
 اپنے طالب کو باظہار طال وغور آتش فراق و حسرت میں جلاتی ہیں وہ سب  
 باعتبار تناسخ ولادت آئندہ میں سرخاب ہونگے کہ تمام شب سرخاب آتش  
 فراق میں جلتی رہتی ہے  
 پر یاس ہیوگ

سو آسان دن کو گئی برہن پھپ منگائے  
 پرست پھپ ہشم بہی تب شیو دی جڈ ہائے  
 سوا پاربتی منا ون پرستش برہن مجورہ پھپ گل پرست  
 چو نے سے ہسم خاکستر شیو مادیو حاصل دوہا یہ نایکا  
 مجور نزدیک پاربتی کے مراد مانگنے اور پھول چڑھانے کو گئی چنانچہ جوت  
 اس نے پھول چوے تو بوجہ سوزش فراق گرہی ہاتھ سے وہ پھول

خاکستر ہو گئے لہذا وہ خاکستر مہادیو کو جو دہائی کہ مہادیو جسم میں خاک ملتی ہیں  
کرنا بیوگ دوا

شکمہ لمی سنگ جنہ تیج گئی پیہ مہر چھا کا ج

سو پران دکھ پائے کی جلیو مہیت ہی آج  
شکمہ آسائش تیج گئی چھوڑ گئی رہا حفاظت پران جان حاصل دوا  
قول نایکا کا سکھی سے کہ جلا نٹ آسائش شوہر میرا سفر میں اپنے ہمراہ لے گیا  
نقط جان کو برادر حفاظت قالب میرے پاس چھوڑ گیا تھا اب آج وہ بقیہ نام  
فراق سے نصرت ہونا چاہتی ہے

سندیس دوا

پکڑا ہاتھ جن کر دیئے برہ ستر کے ساتھ

کیووری وانٹھرمون ایسی گنیت ہاتھ  
برہ ہجر ستر و دشمن ٹھہرے رحم حاصل دوا قول نایکا بھوگا  
سکھی سے کہ شوہر بے رحم سے یہ کہدینا تو نے میرا بازو پکڑ کر حوالہ ہجر دشمن  
کے کیا ایسا بھی کوئی دستگیری کرتا ہے جیسی تو نے میری کی

پاتی دوا

بتھا کٹھا لکھ انت کی اپنین اپنین پیہ

پاتی دے ہین اور سب ہون پیون پیہ  
بتھا کٹھا کھیت سنج و غم انت انجام پاتی خط جیہ جان حاصل دوا

قول نایکا مجھ کو کاسکی قاصد سے کہ ہر ایک تجھ کو حکایت رنج و غم فراق کا خط  
لکھ لکھ کر بنام طالبان خود دیگی اور میں بعوض خط اپنی جان دوں گی ۛ

دیگر نایکا برزن بربان رختہ

دروزن رباعی بستہ کہ

این دور رباعی از

سکيا

از بسکہ پیاد دست ہر وہ مایہ ناز اس طرح سے ہوا کے سخن کا انداز  
خانی کی زبان سون جیون کھلے چہرے پر کان تلک نہیں پہنچتی آواز

بشر بدہ بنود ما

آئے ہیں اگرچہ خوب ایام شباب پر کچھ اسکا چٹا ہے اب خوف و حیا  
تدبیر کرتی رہی ہے یون نایک بار جیون آگ میں زور سے دوڑ کے سٹما

نعت

نورِ آتش تین اول نور محمد کو پر گٹھ سبہ آئے

پاچھین بھی تھوں لوک جہان لگ اوسب شٹ بودر دکھائے

آد دلیل سوانت کی کمی رسلین جو بات بھی من پائے

تب لگ نہ پاوئی الہ کوں کیسہ یوں جو لون محمد میں سمائے

نور انہی سے اول نور محمد ظاہر ہوا من بعد ہر سہ عالم و تہا می محوسات



بیدا ہو کے پس جو دلیل ابتداء ہے وہی انتہا میں یقین ہوتی ہے رسلین  
کہتے ہیں کہ تا وقتیکہ عشق محمد دلیں نہوگا کوئی شخص اللہ کو پا نہیں سکتا ہے۔

### کبت در منقبت

پیر بھوکوں نہ چینو ان من میری ایک چمن بیدا و پیران کو کیونہ چت چاوی  
تج و آریس کو نو آویسیس مانس کو پیٹ ہی کی کالج سب جگہ بادی  
ایسہ ہی ندان جاہ آج کو نہ آویگیان کہیوں نہ تجی آجان پو سہاوری  
بہر لوی اپرا دہ بتو ڈرت نہ تل آدہ شاہ مردان جو بہرہ سی ایک اوری  
پیر ہوتا در نہ چینو نہ پہچانا ان من میری اس میرے دل نے  
ایک چمن ایک ساعت بید کتب ساوی پیران کتب تاریخ کیونہ کیا نہیں  
چت چا و دل سے آرزو سچ چوڑ کر دو آر دو آر ایس خدا  
نو آویسیس سجدہ کیا مانس کو انسان کا باو سہی دیوانہ ندان  
نادان بہر لوی اپرا دہ بہر از گناہ تل اوہ بمقدار نیم کجند حاصل کبت  
اے دل تو نے اللہ کو نہ پہچانا اور کتب ساوی و مذہبی کیطرت میلان نہ کیا  
بلکہ دروازہ خدا کو چوڑ کر دروازہ انسان پر سرجہ کیا اور بند شکم میں گرفتار  
ہو کر بے حیا و بے غیرت ہو گیا با این ہمہ حال تا حال اپنی عادت کو اے نادان  
نہیں چوڑتا اور باوجود سرزد ہونے بڑے بڑے گناہوں کے بمقدار  
نیم کجند ہی نہیں ڈرتا اور ہوش میں نہیں آتا بہر حال یا شاہ مردان ایک  
آپکا بہرہ سا ہے \*

بشر بہرہ بنود ہا کبت

اُوچک ہین آئی بال نینن نہار لال بیٹھ گئی تنہ کال آپ کو چپائے کے  
 چنچل جتوں چت چمپین ہر رسلین کون کر کر کی کیل ہون مر جہائی کے  
 تا ہی سے پیہ پاس آڈ آڈ سکین کی آون تہ کی رہی ہے چب جہائی کے  
 بادکب جیون چوٹ کی دُرت پہراوٹ اوٹ مرگ ٹوٹ پوٹ ہمیں کتوج جاوے کے  
 اوچک ناگاہ بال عورت نہار دیکھ لال شوہر کر کر می سخت کیل  
 سنج آہنی ہون ابرو سے مر جہائی کے پڑ مردہ کر کے بادکب مر نکاری  
 دُرت پوشیدہ اوٹ اوٹ پس پردہ لوٹ پوٹ مضطربان کہوج  
 سراغ حاصل کبت اس نایکانے ناگاہ اگر اپنے تیز نگاہ سے طالب کو  
 مجروح کیا اور فرط حیا سے بزمہ عورات آپکو چپا کر پوشیدہ بیٹھ گئی اے سلین  
 اول تو تیز نگاہ ہی جگر دوز لگا دوم سختی خار ہاے ابرو نے حالت بخودی طالب پر  
 طاری کی مثال اسکی اس طرح پر خوشناب ہے کہ جیسے شکاری شکار پر حربہ کا ملک کے  
 اول پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر پوشیدہ پوشیدہ جان وہ شکار بسل ہوتا ہے  
 سراغ رسان پہونچتا ہے ایسے ہی یہ مطلوبہ حسب خواہ شکار مار کر پس پردہ  
 دیگر عورات پوشیدہ ہو گئی ہے ۛ

## ترنمای اگم ریت برنیوکت

آوت بسنت ترنمای تر مثرلی کی پات گات آرنای دُور پینت ہی  
 بکست سمن من سپل اُروج ہوت بہنوت بہنور چت را کہہ رس پریت ہی

گہور و گنٹھ بہاس باس انگ کی سباس پر م پر کاش کریت پران چیت ہی  
 رت بیس کی تین نہ بہا وین رسلین دوا و جو بن کی ریت سوئی جو بن کی ریت  
 بسنت ام فصل ہار تر نای جوانی تر درخت ترنی نوجوان و ریت پات برگ  
 گات جسم از نای سرخی و رت دوان پینیت پاک بکت  
 شگفتہ سمن گل من دل سپہل پر بار اروج پستان  
 بہنوت بلا گردان بہنور زنبور سیاہ چت دل رس عصارہ  
 پریت محبت گہور و دیکو گنٹھ گرہ بہاش ظہور باس  
 خوشبو انگ جسم سباس خوشبو پر م پر کاش زیادہ روشن  
 لیت لیتی پران چیت جان و ہوش رت فصل پس عمر بن  
 جنگ جو بن نوجوانی ریت طریق حاصل کبت رسلین کتے بین کہ  
 آمد فصل بہار صحرا اور عقوان شباب محبوبہ دلربا و متقابل ہے یعنی زمانہ بہار  
 میں اشجار پر برگ و بار اور عورت کی جوانی میں ملاحات حسن و خوبی پستان  
 نمودار وہاں صحرا میں شگفتگی غنچہ گل یہاں عورت کی شگفتگی شکوہ دل وہاں  
 زنبور سیاہ سرگردان یہاں دلہاے مردم قربان وہاں جوش سستی یہاں  
 محبت کی چیرہ دستی وہاں عقود شاخاے اشجار میں خوشبو یہاں جوش جوانی  
 سے جسم محبوبہ شکوہ وہاں بہار آرایندہ گلہا یہاں خوبی جوانی فریبندہ دلہا  
 لیکن وہاں خزان آبی اور یہاں جوانی جانی برد و نون خوشنما نہیں پ

مہیاد سیلا دیل کریت

رات کو بتی جیون پرآت آئی سلین تہ کال بول مال کچات لکھ پیاری کون  
 نین سٹمکمل دیو سہو تو دیجے سکھ کوک سم ٹار رین برہ ہساری کون  
 تب آون کنین گمات نین میری ہین پرآت کیسی کر پھروں تو لکھ پیاری کون  
 بام کیو جانی ہم اندرانی ہین صواب چند ران ہی ہوں درگنہن تہا کون  
 پرآت صبح کال وقت نین سٹمکھ چار چشم کوک سرخاب کہ تمام  
 شب زوادہ میں ہمیشہ جدائی رہتی ہے اور تمام روز وصال رین رات  
 برہ ہجر اندرانی نام زوہ راجہ اندر حاصل کبت اس نا کا کا  
 طالب شب بجانہ زن انباغ لبر کے علی الصباح اسکے پاس آیا یہ او سکونٹن  
 اور آنکھ نیچے کئے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے کہ اگرچہ رات ہم کو مثل سرخاب سجات  
 فراق گزری گراب دین تو لطف چار چشمی کا حاصل ہو افسوس کہ رات کو  
 زمان انباغ نے میرے ساتھ گمات کی اور اب صبح کو آپکی آنکھیں زیادہ  
 آمادہ گمات ہین کہ سانسے نین بوتین کس طرح سے آپکے چہرہ کو دیکھوں پس  
 معلوم ہوا کہ نا حال چہرہ میرا مثل اندرانی کے تھا کہ تمہاری آنکھیں مثل اندر  
 کے ہر وقت او سکوبہ تمنا دیکھا کرتی تھیں اور اب شاید مثل ماہ ہو گیا کہ آپ  
 کی چشم کنول جکے مقابلہ میں مثل غنچہ سربستہ کے ہوئی جاتی ہین ۛ

رت دوئی سنایو مانخی کو نا کو کبت

بدن جی چند تہان راہ بار دیکت نین مرگ پلو اد بہر تہان آہی  
 آسا کیر دگ سلین دانت داڑھی ہین مورا کر یو روم راجی بنگی سر آہی

یعنی دوزن  
 کہ در تعلق مرگ  
 باشند ہر ایک  
 مرد بیکسرا  
 انباغ باشد  
 ہمندی سوت  
 گویند ۱۲  
 کدانی الہ رات

کٹ سنگ گج گت ہین تین پنکی باتین یہ بات آن ہین او گا ہی  
 ایتی سب ستر تو تن آئی مٹر بھی تو کون پنج مٹر سنگ ستر نانہ چاہی  
 بدن چہ چندا ہتاب راہ راس بار موئے مرگ آہو پلو برگ  
 اوہرب فاسا بینی کیر طوطا دیگ نزدیک داڑھی انار گر گریو  
 گردن روم راجی سیلہوی نرنگم پنکی مادہ مار کٹ کمر سنگہ  
 شیر دیوز گج نیل گت چال ستر دشمن مٹر دوست حاصل کیت  
 اس نایکا ملول کو مصاحبہ دلالہ سمجھاتی ہے کہ تیرے چہرہ ماہ کے نزدیک  
 موئے سر مثل ستارہ راس کے کہ جو دشمن ماہ ہے موجود ہین اور چشم آہو  
 کے نزدیک برگ لب کہ جو غور رش آہو ہے موجود ہین اور بینی طوطی صفت  
 کے مقابلہ میں دندان جوشل انار و غور رش طوطے ہین موجود ہین اور مونہ نرم  
 شکم کہ جوشل مار ہین اس کے مقابلہ میں گلوٹاوس صفت کہ جو دشمن مار ہے  
 موجود ہے اور روش ستانہ مثل نیل کے قریب کمر یوز کہ جو دشمن نیل ہے  
 موجود ہے پس جس حالت میں کہ یہ تمام دشمن یکدگر تیرے جسم میں فراہم ہو کر  
 باہم دوست ہو گئے تھمکو تیری دوست سے دشمنی کرنا نامناسب ہے یہ  
 خشک سراجی اپنے دیگر زنانہ انباغ کے دلمین ڈال دے ۴

۱  
 بمعنی ہوت

### سانت رس کبت

تیری منور تہ کو ہوت ہی سین لوک تو نہیں مہولی اکاش کرت نہوت ادوت ہے  
 تو نہیں چارو تو سیل تر پس چھی ہوت تو نہیں مہولی سیکہ پوجی کوت اور اکیت

تُونین بن ناری بہر اکی سر سلین ہوت تونین ہوی کی شریک آین تیلوئے  
 جاگ پرین جھوٹو حیون چین لوک ہوت تونین آتا بچاری لوک بٹا کو ہوت  
 منور تہہ مطلب وارادہ سین اشارہ لوک دنیا اکا ش آسمان نکمت  
 ستارہ اودت روشنی چار و متواربع عناصر سیل کوہ تر  
 درخت پس چرند پنچھی پرند میکہ ابرسیاہ پوجی دیتا ہے کوٹ  
 بعد حساب اکوٹ بے حساب بن ناری عورت ہو کر بہر تا شوہر سلین  
 محو ستر دشمن آتا جہوہ حق لوک دنیا حاصل کہت اس کہت ہن  
 رسلین توحید بیان کرتے ہن کہ تیرے ارادہ کے اشارہ سے دنیا ہوتی ہے  
 اور تو ہی آسمان ہو کر ستارگان کو روشن کرتا ہے اور تو ہی اربعہ عناصر  
 کوہ و درخت و چرند و پرند ہوتا ہے اور تو ہی ابرسیاہ ہو کر باران جسد  
 حساب و بے حساب دیتا ہے اور تو ہی پیرایہ عورت میں مرد کا راحت رسان  
 ہے اور تو ہی انجام میں بقالب فنا دشمن جان پس حالت بیداری میں جیسی  
 حالت خواب نزدیک عوام نامعتبر ہے ویسے ہی اسکی شان جاننے والوں  
 کے نزدیک یہ دنیا خواب و خیال ہے

### نرت برتن کہت

بسن بنائی لٹ آنن پئی لٹکائی کا جگر لکائی چکامہ پان مکہ کمائی کی  
 تال جھنگائی بین مردنگ لائی نترکار گون بلای سب سنگت آچائی کی  
 ماتن اوٹھائی کٹ گریو لچکائی دواو ہونین نچائی اب بنن لٹکائی کی  
 نیور بجائی جب بہائی سون دہرت پائی لاگت ہی گت آئی تیری پک دہائی کی

بس بارچہ آنن مہرہ چکھہ آکھہ بین و مردنگ نام ساز متکار  
سازندہ اچامی آراستہ کٹ کمر گر لور گردن لچکامی خم کر کے نیٹن  
آکھہ نیور زنگولہ پک قدم حاصل کبت اس کبت میں رسلین  
رقص کا بیان کرتے ہیں کہ وہ نازنین جب بارچہ رقص زیب بدن کر کے  
اولٹ بالون کو چہرہ بر لٹکا کر کاجل لگا کر پان کما کرتاں جہنگا کر بین مردنگ  
ٹاکر سازندگان کو بلا کر رقص کرتی ہے اور ماتون کو اوٹھا کر کمر اور گردن  
کو لچکا کر عشوہ و غمزہ سے زنگولہ بجا کر قدم کو باندا ز زمین پر رکھتی ہے  
اوسوقت گت خود دور کر اوکے قدموں پر آکر گر گئی ہے :

سید پرکت اللہ قدس سرہ وے از کلامے فقہارہست گاہے میل  
بہ شعر ہندی می نمود و معنی عرفان را ب زبان ہند ادا می فرمود پیہم پرکاس  
نام رسالہ دارد مثل برد و با و کبت و بنشید و ڈہرید و بخرہ کہ در مردم  
دایرست پی تخلص می کرد قدرے از اشعارش ثبت می شود :

دوہا

چکھہ جوگی کنٹھا گرین آرن سیام اوریت

آنسو بوند سمن لین دین پچھا بیت

چکھہ جوگی چشم جوگی کنٹھا گرین کنٹھہ در گوارن سرخ سیام سیاہ  
سیت سفید آنسو بوند قطرات نک سمن حصہ چارم تبیع درسن پچھا  
خیرات دیدار بیت واسطے حاصل دوہا چشم تراض کنٹھہ دانہ ہاسے  
سرخ و سیاہ و سفید کا گھہ میں پہنے ہوئے اور قطرات اشک کی تبیع  
لئے ہوئے خیرات دیدار کے خواستگار ہیں :

دوہا  
چکھہ جوگی  
چشم جوگی  
کنٹھا گرین  
کنٹھہ در گوارن  
سرخ سیام سیاہ  
سیت سفید  
آنسو بوند  
قطرات نک سمن  
حصہ چارم تبیع  
درسن پچھا  
خیرات دیدار  
بیت واسطے  
حاصل دوہا  
چشم تراض  
کنٹھہ دانہ  
ہاسے  
سرخ و سیاہ  
و سفید کا  
گھہ میں  
پہنے ہوئے  
اور قطرات  
اشک کی تبیع  
لئے ہوئے  
خیرات دیدار  
کے خواستگار  
ہیں :

## دوہا

پیمہ ہندو ترک میں ہر رنگ رہو سمائے

دیول اور مسیت ہون دیپ ایک ہیں بہائی  
پیمہ نام شاعر ہندو ہندو ترک اہل اسلام ہر رنگ جلوہ حق دیول  
بتخانہ مسیت مسجد حاصل دوہا ایسے پیمہ ہندو مسلمان دونوں  
میں جلوہ حق موجود ہے جیسا کہ چراغ ہائے بت خانہ و مسجد دونوں جگہ میں  
ایک ہی جلوہ ہے

## دوہا

انشیائت کی اٹھٹی من پٹو ابھو مور

سور جاوی گر گیان سون بنی پیہم کی ڈور  
انشیاء کلاوہ تن جسم اٹھٹی اولجھا ہوا پٹو اپٹوہ گیان معرفت  
پیہم محبت حاصل دوہا کلاوہ اس جسم ابتر و اولجھے ہوئے کے سلجھانے  
کو دل میرا پٹوہ ہوا ہے پس سلجھاتا ہے دست معرفت سے اور بناتا ہے  
ڈور محبت کو

## دوہا

من پنچمی تن پنچر پانپ بہرو امول

پیار و پور و کر دیو توہین توہین بول  
من دل پنچمی برند تن جسم پنچر افس پانپ بہرو پر از غوبی



امول بلا قیمت حاصل دوہا اے پرند دل اس نفس جسم میں قیمت پر از خوبی  
 مین تیرے پیار کے یعنی مالک نے جملہ سامان آسائش تمیما کر دیا ہے پس تو بھی بہ صفت  
 دل ہر وقت ہمہ اوست ہمہ اوست کی آواز کر :

دوہا

ہم دیک پ تم ہو پنگ اجگت کمی سنائے  
 بن دیکھی نہیں رہ سکھوں دیکھیں نہ ہو بجا  
 دیک چرائ پنگ پر دانہ اجگت مثال ناموزون حاصل دوہا  
 تم چرائ ہو اور مین پر دانہ اگرچہ یہ مثال ناموزون ہے مگر حاصل مدعا میرا یہ  
 ہے کہ مین مثل پر دانہ بلا دیدار ضبط نہیں کر سکتا اور ہر وقت دیدار جدا نہیں  
 رہ سکتا :

دوہا

ہوں چکی وارسندہ کی جہان نہ سورج چند  
 رات دیوس نہیں ہوت ہی ناؤ کہ نہانہ اند  
 س چکی مادہ سرخاب سندہ دریاے شور سورج چند آفتاب تہا برات دیوس  
 شب دروزد کہہ رنج اند خوشی حاصل دوہا سرخاب دریا کے  
 کنارہ پر رہتا ہے اور شب کو درمیان نرو ماوہ رنج جدائی ہوتا ہے اور دن کو  
 خوشی وصال سید برکت اللہ فرماتے ہیں کہ ہم چکی یعنی سرخاب اوس دریا کے  
 قدم کے مین کہ جہان چاند سورج رات دن رنج و خوشی کبہ نہیں ہے :

دوہا

مَن پَارَاتَن کی گھڑی گِیاں دِیاں س مُوئے  
 برِتمہ اگنِ سون پہونکے یِ نرلِ کُندن ہوئے  
 مَن دل پارا سیاب تن جسم گھڑی گھڑیا گِیاں معرفت دیہان  
 مراقبہ رس شیرہ موی ملا کر برِمعہ اگنِ حق بینی نرلِ  
 خالص حاصل دو ہا کیمیا گر نقرہ و طلا بناتے ہیں اور نسخہ کو نہایت پوشیدہ  
 رکھ کر جان سے زیادہ عزیز جانتے ہیں سید برکت اللہ نسخہ طیارِی کندن کو  
 کہ جو طلا سے پیش قیمت ہے علانیہ نہ نظر فیض عام بیان کرتے ہیں کہ دل سیاب کو  
 بوئے جسم میں بہ عصارہ معرفت و مراقبہ تر کر کے آتشِ ہمہ اوست سے آنچ دو  
 خالص کندن بن جائیگا

جہانِ پریتِ تہانِ برہ ہی جہانِ شکمہ و کمرہ کر دیکھ  
 جہانِ پھولِ تہانِ کانٹ ہی جہانِ درِ تہانِ سیکہ  
 پریتِ محبت برہ مفارقتِ درِ دولت سیکہ مارسیاہ حاصلِ دو ہا  
 جہانِ محبت ہے وہاں مفارقت ہے اور جہانِ خوشی ہے وہاں رنج ہے جہانِ  
 گل ہے وہاں خار ہے جہانِ دولت ہے وہاں مار ہے

دو ہا

جَم جَن بُور اُہوئی تُون دُور تِ گہیر تِ آنِ  
 ہم توتبِ ہینِ دی چکی پراںِ ناتھ کو پراںِ  
 جَم کمالوت جن مت بورا دیوانہ پراںِ ناتھ جان آفرین

حاصل دوہا اے ملک الموت تو دیوانہ مت ہو کہ دوڑ دوڑ کر مجھ کو اگر گتیرا ہے  
ہم تو اول ہی جان آفرین کو جان دے چکے ہیں ۛ

دوہا

ہم کیان بہت کمیت کی بووین دہیان کی دہان  
نوین گیان کی ہاتھ سون مہوی درس کلمان  
کسان کاشتکار بہت کمیت کشت محبت دہیان مراقبہ نوین  
در دکرین گیان معرفت درس دیدار کلمان خزن حاصل دوہا  
ہم کشت محبت کے کاشتکارین اور شالی مراقبہ کی تخم ریزی کرتے ہیں اور  
دست معرفت سے درو کشت کرتے ہیں اور خزن دیدار فراہم کرتے ہیں ۛ

دوہا

نی ریت یاپیت کی پلین سب سکھ دیہ  
پاچین دکھ کی جیل میں داڑگری تن کیہ  
نی ریت نیا طور پیت محبت سکھ خوشی دکھ رنج جیل قید  
تن جسم کیہ خاکستر حاصل دوہا اس محبت کا طریق نیا ہے کہ اول  
سب طرح کی خوشی دیتی ہے اور پھر قید خانہ رنج میں ڈال کر جسم کو خاکستر کر دیتی ہے ۛ

دوہا

من بیند ہو واکس سون ڈھونڈ ہو کیو بار  
ہو کو کاری رین کو تا کو کسا بچار

من دل بید ہوا بجا کیس موے سرکاری رین شتار یک حاصل  
دو ہا دل اوسکے بالون میں اوجھ کر غایب ہو گیا ہر چند کہ چند مرتبہ ڈھونڈنا  
مگر نہ ملا پس جو شب تاریک میں بھولا ہوا دسکا کیا ٹھکانا ہے ؟

دو ہا

ہست کینٹھون مکمہ جان کی پٹری دکن کی بہیر  
کیا کیچی من ہوئی گی کڈ واکڈ متین پھیر

دو ہا

یومنون بالغیب گون آنکہہ مود من پیل  
سیکو گرسون یہ جگت آنکہہ مچو اکیل  
یومنو بالغیب یقین لاتے ہیں ساتھ غیب کے گر پیر مرشد حاصل دو ہا  
یقین لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور آنکہہ کو بند کر کے دل اوس میں لگاتے ہیں  
مرشد سے اس طرح کا کلیل آنکہہ مچیا سیکو ہ

دو ہا

سیکا ہم ہو سانچ سو سر نہر آوی گوی  
پر م جوت وابدن پر جگ جگ ہوئی  
پر م جوت نور آتی بدن چہرہ جگ جگ تجلی حاصل دو ہا  
جو صدق دل سے سر ویشانی کو اوسکی جناب میں جھکاتے ہیں نور آتی اوسکے

چہرہ پر چمکتا ہے :

دوہا

تُونہیں تُونہیں جُو جُوٹے ہونہیں ہونہیں ہوئے

جہاں بچا دئی کامری رسی اکیلا سوئے

تُونہیں تُونہیں انت احق ہونہیں ہونہیں انا احق کامری  
مکمل حاصل دوہا جسوقت مرتبہ انت احق سے گذر کر مرتبہ انا احق حاصل

ہوا وسوقت مکمل جھٹک کر بچا دے اور تنہا سو رہے یعنی فنا فی اللہ ہو جاوے :

دوہا

رکت پان پکو آن تن بیو ر سوین سار

بیٹھی برہار اوری سدا کرت جیو نار

رکت خون پان آب پکو ان تمام طعام تن جسم بیو دل رسوین

مطبخ برہما ہجر راوری راجہ سدا ہمیشہ جیو نار تناول  
حاصل دوہا مہاراجہ ہجر مطبخ دل میں بیٹھ کر ہمیشہ بعض پانی کے خون

اور بعض اقسام طعام کے جسم کو تناول فرماتے ہیں :

دوہا

میا مودہ من میں بہری پیچم پنتہ کو مجائے

چلی بلائے حج گون نو سئی چو ہی کسائے

میا مودہ مای دینی طمع دنیا پیچم نیتہ راہ محبت حاصل دوہا

محبت دنیا و دولت کی دلیمن بہری ہوتی ہے اور راہ خدا پر چلنا چاہتا ہے  
گو یا ایسا ہے کہ بتی نوٹے جو ہے کما کر حج کو جاتی ہے ۛ

## دوہا

اَوَّهْ كِي آخِي نَهْ ہِر كَرِيوُ نَهْ ہِر پَتِ چَا وَ ۛ

بِر ہَا تُوہْ آئند بِي مُوسَل دُہولِ بَجَا وَ ۛ

اَوَّه دعدہ وصل ہم تعداد عمر ہر مطلوب و نام خدا کریو نہ کیانین ہر پت چا  
برام خواستہ دل بر ما فراق آئند خوشی حاصل دو ما عمر گذر گئی اور  
مطلوب نہ ملا کہ اسکے ساتھ عیش و آرام کرتے اسے ہجر تھمکو نذرہ ہے کہ خوشی  
موسل بینی چوب کمان و دیز سے خوب دُہول کو اب بجا و ۛ میر عبد الواحد  
ذوقی بگرامی صاحب شکرستان خیال در وصف انواع شیرین درین سالہ  
طوطی ناطقہ اش شکر ریزی کردہ و اشعار ہندی را بزبان شیرین ادا نمودہ

از انجاست ۛ

## دوہا

بِر نُونِ وَاحِدِ کُونِ بَدِہِ کُٹْنِ کِي دُتِ جُوتِ

رَینِ اَمَاوَسِ جَاہِ لَکھِ پُورِنِ مَاشی ہُوتِ

بر نون بیان کردن واحد نام شاعر یعنی اودا کون بدہ کسطح گتن  
عورات دت چک جوت روشنی رین اماوس شب تاریک  
جاہ لکھ چک دیکھ کر پورن ماشی شب مانتاب ہوت ہوتی ہے  
حاصل دوہا واحد شاعر بیان کرتا ہے کہ مین عورات کی چک اور روشنی

کا کیا بیان کردن کہ جسکو دیکھ کر شب تاریک شب روشن ہو جاتی ہے ۛ

دو ما

کئی بار پہر پہر کی رَسَنان پہر پہر کما ت  
 پہر پہر نیکی لگت ہی پہر پہر نے کی بات  
 کئی بار چند مرتبہ پہر پہر کی بار بار کما رَسَنان زبان پہر پہر کیا  
 پہر پہر اسی کو کہتی ہے پہر پہر نیکی لگت ہی بار بار اچھی معلوم ہوتی ہے  
 پہر پہر نے کے بات سفر سے واپس آنیکی بات حاصل دو ما مزدہ حضرت  
 طالب کو چند مرتبہ بار بار بیان کیا مگر زبان پہر پہر اسی کو کہے جاتی ہے سچ ہے  
 کہ مواصلت طالب کا سخن بار بار اچھا معلوم ہوتا ہے ۛ

کبت

میٹھی ہی نہت ہی سُبہائی بہائی نین کی جا کی رن جا کی گوسی لکچات بین  
 پھینکی اور پھیپی سب کما ہی کی کما کمون ہیرا کی سی جوت دیکھی پھوڑے تھان بین  
 کما نڈر کی کسلی مددات بین پیوت ہنس رَسَنان کی پیاری ہی اوٹن بلا بین  
 ایسی سکمار بین ہی اولی بارون کالپی کی دیکھ کی لکھین دیکھو ٹوٹی نوٹ جائیز  
 محمد عارف بلگرامی جوان قابل صاحب فضایل بود شعر ہندی خوب

میں گوید و مضامین دلنشین ہی آر دہرخی ازان درین جریدہ ثبت میشود  
 از ننگہ سکھہ دوہا منگلچرن

بال بال کی بال کو بیوری بہید نیاتے  
 سکھہ ننگہ تین بال کن بین کنگی کون نہ سکتے  
 بال عورت و موے سر بیوری جدا کرے بہید راز سکھہ مکھہ سراپا  
 کنگی شانہ حاصل دوہا اے سکی اس آازنین کے موے سر کو جو تو  
 جدا کرتی ہے واقف راز نہیں ہو سکتی جب تک کہ مثل شانہ کے سینہ ہر موڑ  
 نہ در آوے گی حاصل مدعا یہ کہ جب تک شاعر محبت عورت میں دل باختہ  
 نہو جاوے بیان سراپا نامکن ہے

بینی برن دوہا

سہم ہیو متہ بین من لی جگ کرت انیت  
 بین تیری سیس مدہ کرت کو بین ریت  
 سہم دریا ہیو دل متہ بلوکر میں من ماہی دل جگ دنیا انیت  
 غلم بین چوٹی سیس سر مدہ در میان کو بین خلاف ریت  
 طریق حاصل دوہا دریا سے سینہ سے ماہی دل کو پکڑ کر دنیا میں غلم  
 کرتی ہے یہ چوٹی تیری سر نے کیا نیا طریق اختیار کیا ہے ؟

مانگ برن

بچو ہٹو کی نان بچو اند بند بچو سوے  
 مانگ بہیکہ جہلکت سو بہیکہ کھی کھاجو گوے



لال پیدلی جت الگ لکھ آوت اپان ۛ  
 پن ست انک نیک کی من دھو کین لپٹان  
 لال سرخ پیدلی نقشہ دور الگ زلف جت کے ساتھ لکھ دیکھ  
 اپان شال نین پن کفچہ ار ست انک صد نیک اسیاہ من  
 مہرہ مار دھو کین شک لپٹان لیتے پن حاصل دوہا  
 پیشانی پر نقشہ دور سرخ لگا ہوا اور گرد چہرہ زلف آویزان کی شال سبز اس کے  
 دوسری خیال پن نین گندرتی کہ صد کفچہ ہاے اسیاہ ہشک قطع مہرہ مار  
 ہر جانب سے لپٹے ہوئے پن ۛ

### متر بر نر دوہا

لکھ چکھ پن بہر بہا وام مانون لکھ یں  
 چکھ پد دیر کہ کرت ست لک دینی ہی این  
 ایضا

کنخ تھکی لکھ چیلنا کو رنگ چکی لکھ رنگ  
 مین چکی درگ پن لکھ چپ لکھ چکی رنگ  
 کنخ صوہ چیلنا شوخی کو رنگ آہو مین ابی درگ آہو پن  
 دراز ترنگ اسپ حاصل دوہا صوہ شوخی چشم اور آہو رنگ  
 چشم اور ابی درازی چشم اور اسپ خوبی چشم کو دیکھ کر حیران و محل  
 و ششدر پن ۛ

## ایضاً

بِسْ بِیْلَتِ اُنْکِی لَکَمَتِ مَن پَاوَت نہین چَین  
 کُن پَر کاشِ بَیخ گُن گَرین بِر چَہکِ راسِ توئین  
 بس زہرِ پِہلیتِ پِلینا چکن کیون نہ پَر کاشِ ظاہرِ بَیخ گُن گَرین  
 صفتِ خود گَرین بِر چَہکِ راسِ بَرجِ عَربِ توئین تیری جِہنمِ حَصل  
 دویا اُنْکِی بَینی تیری جِہنمِ کَے دیکھنے سے زہرِ سَرایتِ کُرتا ہے اور دُک کا چَین  
 جاتا ہے تیری جِہنمِ کا طالعِ بَرجِ عَربِ ہے پَر کیون نہ اپنا ہنر ظاہر کرین ؟

## کرن برن

گَنیا کیوں کہ سَکَتِ تِہمِ سَمتا سَیتِ پَر کاشِ  
 جاکا ن پت کی کَر تِ مَکَتِ ناکِ پَین باس  
 گَنیا اہل ہنر سَمتا سَمتا سَیتِ سَفیدِ پَر کاشِ روشنی کا ن جِہنمِ گُوشِ  
 مَکَتِ مَر واریدِ مَر وَا زادِ ناکِ عَالَمِ بالا پَنی باس جاے سَکُوتِ حَاصلِ دویا  
 اہل ہنر تیرے گُوشِ کی آہِ دُتاب اور سَمتا سَمتا سَیتِ کہ جن کا نون  
 مین مِہنہ کر ریاضت کرتے ہین مَر واریدِ بہ تَمنائے قیامِ پَنی دوسرے مِہنہ  
 جس مِہنہ مین مَر وَا زادِ عاقبتِ بَخیر ہو نیکی واسطے ریاضت کرتے ہین ؟  
 ناسا برن دویا

اَیچَتِ بَی اِکِی کَلَمَلِ اِکِی نالِ مین آئے  
 اَو بَہتِ ناسا نالِ جِتِ چَکھِ بَکَلِ لَکھائے

ناسابینی چکھہ آنکھ بہ دونوں حاصل دوہا قاعدہ ہے کہ ایک نال  
 مین ایک ہی کنول پیدا ہوتا ہے یہ عجیب تیری نال مینی ہے کہ جسین دو کنول  
 یعنی دو آنکھ مین ۛ

نتہ برنن دوہا

رتیہ نتہ کی جھولن نہ کہ لپنی مین یون پائے

مکتن ڈار کو ناک مین رنگت ہنڈورا آئے

مکتن مروارید و تراض ناک عالم بالا دینی حاصل دوہا عورت کے حلقہ  
 یعنی کے جھولن دیکھو دیکھو یون شمال ہاتھ آئی کہ گویا مروارید خواہ مردان  
 تراض نے مینی خواہ عالم بالا مین جو لاڈالا ہے اگر ۛ

سکرن مکت برنن دوہا

مکت بھی جد پ تو و ناک باس تو آس ۛ

کانن کانن مین آجوں تب بہت کرت تو آس

مکت مروارید و تراض جد پ ہر چند کہ ناک عالم بالا دینی باس سجا  
 سکونت تو آس بہ آرزو ہے تو کانن جنگل کانن گوش تب بہت  
 تیرے واسطے تو اس شکن حاصل دوہا ہر چند کہ مروارید یا  
 تراض ہوے الی تری مینی اور عالم بالا کی تمنا رکھتے مین اور صحراد گوش مین  
 تیرے حاصل کرنے کو قیام پذیر مین یعنی مروارید بہ تمنا ہے قیام مینی گوش  
 مین اور تراض بہ تمنا ہے عالم بالا صحر مین جاگزین مین ۛ

لالری برنن دوہا

نہ نہ مٹون بچ لاکری راجت ہی اینہہ مود

مکت رمت مٹون ناک پراند بد ہو گمہ گوڈ

راجت ہی خوشنا ہے مو و خوشی مکت مرورید و مراض ناک عالم بالا دینی  
اند بد ہو عروسک حاصل دو ہا حلقہ بینی کے سوتیوں کے دریاں میں  
یا قوت سرخ نہایت خوشنا ہے گو یا مرورید عروسک کو گو دین لئے ہوئے ہیں  
دو سکر یہ کہ گو یا مرورید مراض عورون عالم بالا کے ساتھ سیر کرتے ہیں ۛ

اد ہر برن دو ہا

آد ہر امی دہریت کنتہ بال سد ہا دہر ہال

سیچو اوٹن ناس گک آد ہر گا ڈ مرناں

مرناں نال کنڈل اد ہر لب ہاے سد ہا دہر ہا تباب بال عورت ہا  
حاصل دو ہا اے نازنین تیرے لبون میں آب حیات ہونے کی یہ وجہ  
معلوم ہوتی ہے کہ تیرایشانی ماہ لبون کو براہ نال بینی آب حیات پہنچاتا ہے -

مسابر بن دو ہا

لسمات رس مسابا کیولن سو بہہ

رست الی ال کل میں ہنسٹو بہہ کی بیہ

بسا زیبا مسابا کیولن ات رس مسابا آب بسا شکن چ کیولن رضاہ  
سو بہہ خوشنا رست الی رہتا ہا کی ال ہونرا سور بہہ خوشبو  
لوچھ طع حاصل دو ہا کیولن یعنی مسابا پر آب و تاب رضا ناک

خوشنما ہے اے سکھی زنبور سیاح طبع خوشبو گل کنول میں اکثر پسکر رہ جاتا ہے ۛ  
وسن برتن دوہا

لکھیت کچھ اُتیا ت سوا لی دسن میں نمانہ ۛ  
بہان اودی ہون دیکھی نکلت بال بدہ مانہ  
اتیا ت فتنہ بہان اودی طلوع نمانہ نکلت ستارہ بال بدہ  
ہلال حاصل دوہا اے سکھی نایکا کے سلک دندان نہیں میں کچھ آثار  
فتنہ ہیں کہ بروز روشن ستارہ ہلال میں نظر آتے ہیں ۛ دین ستارگان کا  
تصل چاند نظر آنا آثار بدہ میں بروز روشن مراد از چہرہ ستارہ مراد از دندان  
ہلال مراد از ہر دو لب ۛ

### دس برتن دوہا

وسن نکلت کی جوت ہی سنہن جہان در سائے  
بیج گہری دب جات ہی پھول جہری بچھ جائے  
وسن دندان مکت مراد بیج برق گہری زیادہ پھول جہری  
پہلہڑی نام آتشیازی حاصل دوہا جوت وہ خندہ کرتی ہے چمک مراد دندان  
سے برق شرمندہ ہوتی ہے اور پہلہڑی بچھ جاتی ہے ۛ  
مکت جوت برتن دوہا

انک نہ انگ پنگ کی اور مرگ انگنوائہ  
تو مکت دت لکت رسن جبر دیو داگ بیتانہ

انک نشان انگ جسم مینک مہتاب مرگ انگ نشان ابو جہل  
 دو ہا قرص ماہ میں نہ نشان سیاہ ہے اور نہ نشان آہو تیرے چہرہ کی چمک  
 دیکھ کر ماہ سوختہ ہو کر اوس نے غصہ سے خود اپنے سینہ میں داغ سیاہ دیا ہے ۛ  
 مکہ جوت برن دو ہا

مکہ دیت و ابدن کی اُپان ہیں سب میں  
 جا مکہ جوت موت ہی رجنی پت دت چہیں  
 دیت روشنی بدن چہرہ رجنی پت مہتاب دت چہیں ناقص النور  
 حاصل دو ہا روشنی چہرہ اوس ماہ پیکر کی بے مثال ہے کہ جسکے دیکھنے  
 سے مہتاب ناقص النور ہوتا ہے ۛ

مکہ باس برن دو ہا

ڈوگر ڈوگر تو بگر کی گنجت مد بگر تیج ۛ  
 کینو تو مکہ باس فی ہون کین بن کینج  
 ڈوگر ڈوگر راہ راہ بگر خانہ گنجت خوش آواز مد بگر زنبور یاہ پیج جوق جوق  
 ہون کینج خانہ باغ بن کینج چمنستان حاصل دو ہا تیرے گھر کی  
 راہوں پر جوق جوق زنبور سیاہ گنجان یعنی آواز خوش کر رہے ہیں اے گلشن  
 نہ دیر تیری خوشبودمان نے تیرے گھر کو باغ و چمنستان بنا دیا ہے ۛ

تو دہی برن دو ہا  
 تو ٹوٹ ہی سو بہا جی کیوں نہ لال لپچا نہ  
 جہ مکہ ٹوڈ ہی ہاتھ دی کبری بان پچتا نہ

تو ڈھی زرخدان سو بہا خوبی حتی دیکر بال عورت حاصل ہو گیا  
 تیری زرخدان کی خوبی کو دیکر کیوں نہ طالب تیرا تیری متنا و آرزو کرے کہ  
 جسکو دیکر عورت حسرت سے شرمندہ ہوتی ہیں ؟  
 کنتھہ برنن دوہا

ہا رگو کوٹ کی پوت کو دیکر کنتھہ ابراہم  
 گنہین لون انج گرین ڈارگو پکا سیام  
 کوٹ کرور کی پوت کبوتر کنتھہ گردن ابراہم خوبتر گنہین گنگار  
 پکا سیام کر بند سیاہ حاصل دوہا گردن خوبصورت کو دیکر کرور  
 کبوتر شرمندہ ہوئے بلکہ کثرت انفعالی سے مثل گنگارون کے طوق سیاہ  
 اپنے گلو میں ڈالے ہوئے ہیں کبوتر کی گردن طناز و ملیح ہوتی ہے شاعران  
 ہندی نے تشبیہ اسکی گردن محبوبہ سے کی ہے ؟

پیکہ ریکہ تو کنتھہ کی جیہ کی پوت دہر تیکہ

پہانسی پہانسی نچ گرین پیت داکر بیکہ  
 پیکہ دیکہ ریکہ خط تو تیری کنتھہ گردن جیہ دل کی پوت کبوتر  
 دہر رکہر تیکہ غور پہانسی کند پہانسی ڈالی نچ گرین  
 اپنی گردن میں حاصل دوہا دیکر خط تیری گردن کے کبوتر  
 اپنے دلیں بس نخل ہوا اور کثرت خجالت سے کند کو اپنے گلے میں پہانسی  
 کہ داغ ہائے گلو کبوتر سے ثابت ہے

کنتھہ سر برنن دوہا

سنی جنک سرلیٹ بین سم سوکنٹھ کی کوک  
چاتک ہیتہ دوٹوک ہوئی جبر کوک نہی ہوک

سنی جنک سنکر آواز سرلیٹ بین سلینہ بین سوکنٹھ خوش گلو  
کی کی کوک آواز چاتک پہیا ہیتہ جگر دوٹوک دوکڑے  
کہوک کوئل موک خاموش حاصل دوہا آواز خوش گلوے نایکا کی  
سنکر پہیا کا جگر دوکڑے ہوا اور کوئل کثرت خجالت سے خاموش ہو گئی ۛ

نار برن دوہا

نار نار لکھ کی رہین نارین ناز نوازے

نارین سارین ہہر کی نارین ہار ہی لکھا

نار عورت نار گردن نارین عورت ناز نوازے سرفرو ہہر کی  
پشمان ہو کر حاصل دوہا گردن نایکا کی خوب صورتی دیکھ کر جلد عورت  
سرفرو ہوئیں اور ہار لگئیں تمام پشیمان ہو کر اور نارین ہار کر ۛ

بانہہ برن دوہا

پاس تلت تو بانہہ کی بھیت اجگت ہیت

جیولیت بدہ کرہ پرین یہ پتیم جیہ دیت

پاس پھانسی پرین عزیز دن حاصل دوہا اے محبوبہ پھانسی کے  
مانند تیرے حلقہ ہر دوست کا بیان کرنا سخن ناموزون ہے کیونکہ وہ پھانسی  
جان لیتی ہے اور یہ پھانسی حلقہ آغوش کے طالب کو جان دیتی ہے ۛ



کاکمہ برنن دوہا

کنکسیان لکھہ ان بانہ فرسکیان ہرچیت

سندہ کاندہ بے لہرتین پری سندہ کاندہ بیت

کنکسیان ہر دو بیل لکھہ دیکر اچیت غافل سندہ کاندہ دریا  
آبجیات بے دو لہر موج پرہی پڑی سندہ خلا کھہ بیت  
کیون حاصل دوہا تیرے دونوں بانہوں کے نیچے دونوں بانوں کی  
خوبصورتی کو دیکر کسکیان خود فراموش ہوئیں کہ دونوں دریاے آبجیات  
میں کہ مراد ہر دو بازو سے ہے انکی موج میں فصل و خلا کو واسطے ہے ۛ

پہنچا برنن دوہا

کوٹ اوپاين سون الی بلی کرین بدہ ساتھ

پی پنچن واکي نین پنچت اپسان ہاتہ

کوٹ کرور اوپاس تدیرون سے الی اے کسی ملی بانہ اپان  
مثال حاصل دوہا کرور ہاتدیرون سے اور کسی خوبی ہاتوں کی  
بیان ہوئی مگر اسکے ساعد یعنی پہنچا تک ساعد مثال پہنچ نہیں سکتا  
کہ اور کسی خوبصورتی کا بیان کر سکتے ۛ

پورین برنن دوہا

بہاوت چت آوت بین لکھہ انگرین چہا بین

پورن پورن رس کیونہوں گانٹہ دی بین

بہاوت چت خوش آتا ہے دلو اور تہین آتا ہے دین لکھ لکھیں  
دیکھ لکھت چمب این مخزن خوبی پورن پورن جوڑ جوڑ  
رس کیو شیرہ خوبی ہر اے گانٹھ دخی گرہ دیکھ میں حسن مجسم نے  
حاصل دو ویا اوکے جوڑ ہاے انگشت مخزن خوبی دلو خوش آئندہ یز  
اور مثال اوکی دل میں یوں معلوم ہوتی ہے کہ گویا حسن مجسم نے جوڑ جوڑ میں  
عصارہ خوبی بہر گرہ لگائی ہے ۛ

رومادول برن دوہا

ماہنگ انک جو سیاستا میٹھی الی تون دیکھ

اودر آن سویر گهٹی روماول کی ہیکہ

مانگ انک انکین جو نشان سفید جو سیا متا او کی سیاہی او در  
 شکم پر گھٹی ظاہر ہوے ر و ماول موے نرم نرم شکم ہمیکہ صورت  
 حاصل دو ہا موے سیاہ کے درمیان میں جو نشان مانگ سفید کا اے  
 کسی تھک کو نظر آتا ہے او کی سیاہی مدوم ہونکی یہ صورت ہے کہ وہ سیاہی  
 بے فحل موے نرم نرم کی بنکر اس نایکا کے شکم پر ظاہر ہوتی ہے تو دیکھ لی  
 مراد یہ کہ نایکا کے شکم صاف پر سیلے بسیار باریک و راست موے نرم نرم  
 کی بمقدار سفیدی مانگ بس خوشما ہے ۛ

ایضاً دو لم

روما ول نہہ جان تون لکھ پیر سکی زندگی

کج سوچ منو تک چلیو نابھی برہونگ

روما و لہ موے نرم نرم شکم بلیسر رنگ حلقہ بینی لہذا ٹاؤس کچ شوہستان  
 سچ چوڑ کر نا ہی کبر سوراخ نان ہونگ مار حاصل دوہا  
 یہ خط موے نرم نرم کا شکم نایکا پر نہیں ہے گویا بخوف طاؤس حلقہ بینی اسیاہ  
 بستان بینی مقام جائے مسکن اپنے کو چوڑ کر رجوع بطرت سوراخ نان ہے ۛ

### کچ اگر سیامت برن

لست بام کچ سنبہ پر نہیں سیامت رنگ

رہیو منو ہو کون دہی سر حیدہ رہیو کلنک

لست زیبا ہے بام عورت کچ سنبہ پستان سیامت سیاہی  
 منو ہوشیوت کلنک عذاب حاصل دوہا اے سکی سر پستان  
 نایکا پر کہ جو مدور بن شکل مہادیو میں سیاہی نہیں ہے مہادیو نے جوشیوت  
 کو جلا یا ہے وہی عذاب بصورت سیاہی تکیہ پستان پر نمودار ہے ۛ

### اچ سندہ برن دوہا

آلی ہلی بدہ جان توں ارجن بندہ آؤپ

ادہر امی کی چرن بہت راہ نا بہہ کی کوپ

ارجن سندہ فصل در میان ہر دوپستان آؤپ عدیم النظیر ادہر لب  
 امی آبجیات چرن بہت جہت فروش نا نہہ نان کوپ چاہ  
 حاصل دوہا اے سکی تو یہ یقین تصور کر کہ در میان ہر دوپستان  
 کے جو راہ ہے وہ عدیم النظیر ہے لیکن واسطے فروش آبجیات لب ہاے  
 محبوب کی راہ راست چاہ نان کی تصور کر

## نابہہ برن دوہا

نابہہ بہنو کون دیکھتی روپ سندرہ تو گات

سکمان کچی کون بدہ اوپان بوڈی جات

نابہہ نات بہنور گرداب لون طرح روپ سندرہ دریا حسن  
تو گات تیرا جسم سکمان تعریف اوپان مثال بوڈی جات  
غرق ہوئی جاتی ہے حاصل دوہا اے نازنین تیرے جسم کے دریا سے  
حسن میں نات گرداب ہے تعریف اوسکی کیونکہ بیان کروں جو مثال لاتا ہوں  
غرق ہوئی جاتی ہے

کٹ برن دوہا

ایری تیری لنک تین الکھ روپ سرات

جاتین سب پرکاش ہی وہی نہیں سرات

لنک کمر الکھ روپ جو نظر نہ آوے سرات زیادہ ہوتا دسرات  
دیکھتا ہے پرکاش ظہور حاصل دوہا اے نازنین تیری کمر  
سے اللہ کی صفت غایت ظاہر ہوتی ہے یعنی یہ کہ جس ذات سے تمام مخلوق  
کا ظہور ہوا ہے وہ نظر نہیں آتا ہے

ایضاً

کٹ آدیٹھ کون ایٹھ لون ہیونٹھ بدہ سنگ

پرگٹ ہیو ہی بھیکہ دبرجک امنک کو انک

کٹ کر اڑیٹھ غائب اینٹھہ بل نینہہ مشکل سے بدہ سنگہ  
 اتفاق پیرکٹ ظاہر ہوا ہے بھیکہ دہر صورت پذیر ہو کر جنگ دنیا  
 امنگ جوش نشاط انگ وجود حاصل دو ہا کمز نا پیدا کا بیج قباب  
 سے بمشکل تمام اتصال ہو کر ظاہر ہوا ہے بہ تغیر صورت دنیا میں جوش نشاط

کا وجود

کام بھون برنن دوہا

تیری نابہہ ترکو االی برنن کرت سکات

بدہ بج ہسہ سکمت جہان اوپان جات لجات

نابہہ ترکہ زیر نانات برنن کرت بیان کرتی سکات ڈرتا ہے بدہ  
 عقل بج ہسہ اپنے دلمین سکمت پس و پیش کرتی ہراوپان مثال  
 لجات شرمندہ حاصل دو ہا اے نازنین تیرے زیر نانات یعنی  
 اندام نہانی کی تعریف کرنے میں شاعر ڈرتا ہے کیونکہ عقل کو جس جگہ کی  
 رسائی میں پس و پیش ہے اور مثال خود شرمندہ ہوتی ہے او سکون شاعر  
 کیونکہ بیان کر سکتا ہے

چرن برنن دوہا

امل کل و اچڑن کی لہی نہ سبتا این

جابر ہنورن سون سدا بہت ہین مین

اٹل صاف سمٹا این خانہ شال بہرمت بلاگردان جگنن  
 چشم معلق حاصل دوہا اے نازنین تیرے پائے صاف گل نیلوفر  
 سرخ کی شال خانہ شال میں نہیں ہے کہ جن پر دل مخلوق مثل زنبور سیاہ  
 کے بلاگردان بچتے ہیں

ایڈمی برنن دوہا

تو ایڈن سکھان کی میں اپان سب ہیں

موڈہ بوڈہ جابر ن لہ اند بد ہو بد لین

ایڈن پاشنا سکھان تعریف اپان شال موڈہ بے عقل  
 بوڈہ عروسک جابر ن لہ جکے ہمزنگ ہو کر اند بد ہو  
 عروسک و منکوحہ راجہ اندر پد مرتبہ حاصل دوہا اے نازنین  
 تیری پاشنا پائی کی اگر تعریف کروں تو شال اوسکی ناپید ہے بے عقل بوڈہ  
 یعنی عروسک کا نام جس پاشنا کی ہمزنگی اختیار کرنے سے ایڈ بد ہو کہ  
 نام منکوحہ راجہ اندر کا یہی ہے مشہور عوام ہو یعنی بجائے نام بوڈہ خطا  
 اند بد ہو کا پایا اور بوڈہ و ایڈ بد ہو یہ دونوں نام عروسک کی زبان  
 ہندی ہیں۔

گات برنن دوہا

اُپان کو اول گت نہیں واتن اُپ اُپ

جات روپ سی گات لکھ جات روپ گو روپ

اپمان مثال اوپ روشنی جات روپ طلا حاصل دوہا  
اوس ماہ پیکر کی خوبی و روشنی جسم کی کوئی مثال خیال میں نہیں آتی اوسکا  
جسم طلائی دیکھ کر حسن کا بھی حسن شرمندہ ہوتا ہے -

چھب برن دوہا

چھب جہلکت منہ جہلکت تین ہن لاگت اپمان

ہوت اودی سس کی منون سمد سلل اولتھان

چھب خوبی اودے طلوع سس مانتاب سمد دریا شور  
سلل آب اولتھان بر سر طغیانی حاصل دوہا روشنی چہرہ  
اوس ماہ طلعت سے تمام جسم اوسکے میں اس قسم کی خوبی و روشنی عیان  
ہے کہ مثال اوسکی ناپیدا ہے گویا ماہ کامل کو دیکھ کر آب دریا سے شور بر سر  
طغیانی ہے قاعدہ ہے کہ ہمیشہ ماہ کامل کو دیکھ کر آب دریا سے شور بر سر طغیانی  
ہوتا ہے یہاں ماہ کامل مراد چہرہ نایکا سے اور طغیانی آب دریا مراد  
از دیا و خوبی جسم نایکا سے

سکمار تا برن دوہا

کیون وہ ہو کمن گنگ کی سچی انگ سکمار

نیٹھ نیٹھ نگ ڈگ دہرت نارِ مہاور بہار

بھوکھن زیور کنگ طلا انگ جسم سکمار نازک نیٹھ نیٹھ  
شکل شکل نگ راہ ڈگ دہرت قدم رکھتی ہے نار عورت مہاور نگ عیسی  
بہار بار حاصل دوہا زیور طلائی وہ نازنین کیونکر زیب بدن کر

کہ زنگ مہار کا جو اس کے پیرون پر لگا ہے اس کے ہی بار کو بار گران سمجھ کر  
تمام قدم راہ پر رکھتی ہے۔

## سو بھابرنن دوا

تیتھ جیہ جیت پیر ہری تاتین بدو بچار  
متواری ہنیار لون راکھی بھوکنن ٹار  
تیتھ عورت جیہ نام زیور جیہ پیر ہری دلو نکو مایل کیا تاتین اسو  
بدو بچار از راہ نم رسا متواری شرب خوار مخور ہتھیار اسلحہ لون  
طرح راکھی رکھی بھوکنن ٹار زیور و تار کر حاصل دوا  
اس نایک کے زیور پاسے نے دلوں کو بزور مطیع خود کیا لہذا بخیال کے  
کہ مخور کے پاس اسلحہ کار ہنا خالی از مفسدہ و نقصان جان نہیں تمام  
زیور و تار رکھا گیا۔

## نکھ سکھ یور تیا دوا

پر تھم پچھو سکھ سکھ برن عارف نپٹ اہان

بدو جن جان سد تار پچھو بدو ند مان

پر تھم اول ہی تہر چھو تصنیف کیا سکھ سکھ سراپا برن بیانین نپٹ  
اچان سراپای علم مدوہ جن کلا و فضلا چھو معان کرین بدو ند مان  
مخزاج علوم و عقل حاصل دوا عارف سراپاے نہر نے اول ہی تہر یہ لہرا  
تصنیف کر کے بیان کیا ہے لہذا کمالان فن مخزن فراست سے آرزو ہے کہ میری





شاید تدبیرات انواع انواع و کمر و ذریب سے تاریکی کو باندھا ہے کہ جسکی یہ گہ  
سیاہ خوشنما ہے یا جوش سیاہی کی یہ خوبصورت ایک بیل ہے کہ جسکا منہ  
خوبی زیادہ تر خوشنما و فیاض ہے یا حسن مجسم رسن باز نہ چھڑی طلانی مصع  
نیدم کہ مراد قد اور مو سے سزایکا سے ہے حاصل کر کے اب خواستگار جان ہے  
یا چو کی طلانی چہرہ پر محبوب بلیغ کہ مراد جعد مو سے سر ہے رونق بخش ہے یا آنے  
نازنین تیرا جوڑا خوبی و صفائی کا گھر ہے +

### نیتربرنن کبیت

کید ہون کیتن کی سر کی پین او بھی مین کید ہون پنج سر جو کی سر او دایہ  
کید ہون پر پھلت ارن سر سج تائیں نیل کنج را کی کر جکت تا کی سو بہا سرت پز  
کید ہون جو ری ہو ری کل کنجن کی کنجن ہی رسک ملن کید ہون دنت کما مین  
نپٹ نویلی ال بلی ہم سیلی کید ہون تری سچہ اچہ میری چھن سہات پین  
کید ہون شاید میں کیت حسن مجسم سر تالاب او بھی دونوں میں  
بجھلی پنج نیلو فر سر جو سر دریاے سر جو پر پھلت شگفتہ ارن سر سج  
سرخ کنول نیل کنج کنول سیاہ سو بجا خوبی سر سات زیادہ جوڑی  
دو ہو ری ہو لی کل اچھی کنجن صوہ رنجن تسکین دہ  
رسک چاشنی گیر ملن زہور سیاہ و نیت زہور مادہ بکمیات ظاہر  
نپٹ نویلی نو فیزال بلی طننا زہیم سیلی جہول طلانی سچہ صفا

اچھے آنکھ چھین آنکھوں میں سہات خوش آئند حاصل کبت اے نازنین  
 تیری چشم شاید حسن مجسم کے تالاب کی دو مچھلی ہیں یا دریاے سر جو کے دو  
 گل نیلوفر نوشگفتہ و خوشنما ہیں یا گل سرخ کنول کے اندر گل کنول سیاہ  
 رکھے ہیں کہ اس سے خوبی کو دو بالا کرتے ہیں یا د و صموہ خوبصورت ہیں  
 کہ دل کو اپنی حرکت سے محفوظ کرتے ہیں یا درز نور سیاہ جاشنی گیر نوادہ  
 ہیں یا نوخیز طناز ہیں یا جدول طلائی ہیں بہر حال یہ تیری آنکھیں خوبصورت  
 و صاف و بہتر میری آنکھوں کو خوش آئند ہیں +

مکہ بر سن کبت

بَاسِرَن ہُو ایتو آدَت اَمَل جُوتِ وَاکُونِسِ ہِی ہِن اَو لُوکِی لُوکِ لُوکِ ہئے

بہانِ بَدَمانِ یاکی مہانِ سَمانِ مانِ مہینِ دِنِ وَاکُونِ دِنِ پَر دِہِ مَوکِ

پورنِ پَر کاشِ سَد اَسَد ہَا کو نو اَس دیکھو رستِ دُ و کبتِ جایتِ نِتِ سَو کوکِ

یا کوں کلنکتِ کلنکتِ لکھوئی وَاکُونِ تیر و مکہ چنَد بَالِ چنَد سَم کوکِ ہئے

باسرِ نِ دِنِ اوتِ روشنِ املِ صانِ نسِ راتِ اولوکی دیکھی

لوکِ ملکِ بہانِ آفتابِ بدِ مانِ موجودِ شوکِ رنجِ پورنِ

پَر کاشِ طلوعِ کاملِ سدا ہمیشہ سدا ہا آجیاتِ نو اَس مانِ

کوکِ سرفازِ کلنکتِ بلا عیبِ کلنکتِ با عیبِ مانِ عورتِ سمِ عاقلِ

و برابرِ کوکِ ہی کوں کئے حاصلِ کبتِ اے نازنین تیری چہرہ ماہ کی تیرا

کیا لکھوں اول یہ کہ ماہتاب فقط رات ہی کو روشنی دیتا ہے اور تیرا چہرہ ماہ  
بروز روشن ہی منور رہتا ہے کہ آفتاب اپنے مقابلہ میں اوسکی روشنی کو اپنی  
روشنی کے مطابق جانتا ہے بلکہ وقت غروب رشک سے ملول ہوتا ہے کہ میری  
غیبت میں بھی یہ بدستور روشن رہیگا دو م طلوع ماہ میں جانور سرخاب  
صدیہ ہجرت سے ملول سوتا ہے اور یہ تیرا چہرہ ماہ ہمیشہ راحت رسان  
و شب و روز منور و سب از آب حیات ہے سوم یہ کہ ماہتاب کو عیب ترقی  
و تنزل کا ہر ماہ دانگیز رہتا ہے اور تیرے چہرہ ماہ کا نور لازوال ہے پس تیرے  
چہرہ کے مقابلہ میں شاعر شال ماہتاب کو کیونکر موزون کر سکتا ہے \*

### جان برنل کہت

کری ہوئی ارہین گرسا نکر کری ہی دیکھ نیت اچٹنا بہری رہنماک چہاجی  
سدر سرت دنت سوہونت راجت ہی رچنار چہرہ چ کرن برا جی ہے  
ات ہین سدرپ ڈہاری وہ پیکسی سا نچی مانوں کار گیکرین اچھو رت سما جی ہے  
سکمان ترنووک کی کیل سوچ سوچ ات میری جان بدہ جان جان تہہ سا جی  
کری نیل مادہ ارہین آزاد از دشمن کر ماتہ سا نکر زنجیر کری ہی کی ہے  
نیت اچٹنا بہری سخت تعجب رہنما دخت موزگت جال چہاجی خوشنا  
سرت دنت لالین صحبت رچنار چہرہ نایت اچھو ہوت رچ کرن خوش آئینہ ماری  
ڈہالی ہوئی ساچھے تالب کار گیکرین من مجسم کار گیکر سکمان خوبی ترلوک

ہر سہ عالم سکیل فراہم کر کے بدہ جان خالق نے سمجھ کر جان تیرے ران عورت  
 ساجی بنائی ہے حاصل کبت اسے محبوبہ تیری ران ہاکی تعریف کیا لکھوں  
 کہ مادہ فیل گزند دشمن یعنی یوزکر سے آزاد ہو کر اور حلقہ زنجیر اپنی غلطیوں میں  
 لیکر اظہار نیا زکرتی ہے اور یہ بات نہایت تعجب کی ہے کہ تنہ موز خرا مان  
 ہے اور بس خوبصورت و خوش نما لایق صحبت و خوش آئند ہر وقت میں محسن  
 نے قالب حسن میں ڈھال کر بہت پاک و صاف آراستہ کئے ہیں میرے نزدیک  
 خالق نے حسن ہر سہ عالم کو یاد سے فراہم کر کے رانین عورت کی بنائی ہیں :

### ناسا برنن کبت

سکمان اکنڈ سٹنڈن کی کنڈن ہی منڈن مکہ منڈل کی پہلا کھی ہے  
 تل کوٹمن تاوٹول تن پاوٹی ننن توین کیتن کی چھین بدہ ہا کھی ہے  
 سکمان امل مہا کوٹل نوین ات روپ سر سرج کلی سیب تا کی ہے :  
 راجیو سچ نہ تین بدہ تا تیتہ مکہ دیپ تا کی دت بہت ناسا باقی سم را کھی ہے  
 سکمان خوبصورتی اکنڈ لازوال سکٹنڈن منقار طویان کنڈن  
 مٹانے والی منڈن زیور مکہ منڈل حلقہ چہرہ تل کوٹمن گل کبجہ  
 امل صان مہا کوٹل نہایت نازک نوین نور سیدہ روپ سر دریا حسن  
 سر سرج کلی تگڈہ گل کنول سیب خدنگذار نیمہ محبت و رن بدہ تا تار مہا کوٹل  
 تیتہ مکہ دیپ چراغ چہرہ عورت تا کی اد کی دت بہت روشنی پوٹے ماسا بہنی  
 باقی نئید سم مثل را کھی ہے بنائی ہے حاصل کبت اسے  
 نازنین تیری بہنی کی کوٹلی لازوال رشک دہندہ منقار طویان اور زیور

حلقہ چہرہ ہے گل کعبہ کی اگر مثال دی جاوے تو اسکی خوبی بھی ہم پلہ خوبی  
تیری بینی کی نہیں ہو سکتی کیونکہ صبر با خوبیان بہ مقضای عقل تیری  
بینی میں پائی جاتی ہیں نہایت خوبصورت و صاف و بس نازک ہے کہ دریا  
حسن کے گل نیلوفر کا شکوفہ نوخیز جب کاغذ تنگوار ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرے  
چہرہ کے چراغ کو نور و غن خوبی و صفائی سے جب خالق نے آراستہ کیا اسکی  
روشنی کیواسطے یہ تیری بینی مثل فتیدہ کے بنا کر روشن کی ہے :

### نوپہ بر بن کبت

روپ کو کیدار سمندر آجر تائیں ترل کنگ کیسی لتا در سات ہے :

کید ہون چہری کھری کلد ہوت کی نور ہی جا کی جب بچن کی چٹا چہرے

نوپہ نوین نیلین کی نگن جٹو تاکو گردیمہ اتنہ اوپان سہات ہے :

ہونرن کی پانت تامرں کی سمن پر سکمان سموہ لہ سکھ سون گمات ہے

روپ حسن کیدار تھا لاسم مثل و برابر سمندر خوبصورت اجر حسن  
ترل جوان و خوشنما کنگ طلا لتا اتخنہ و بیل در سات معلوم ہوتی ہے  
چھری کھری چوب دستی بہتر کلد ہوت طلائی نور ہی خمیدہ  
چھب ندوبی مرتچن شلاع چھتا جمع چھرات جلوہ وہ نور پر نکولہ  
نوپن نو طیار نیلین نیسم نگن نگ باے جٹو مرصع دیمہ نہ نظیر  
انمنہ زیادہ اوپان مثال سہات ہے خوش ہوتی بہ ہونرن کی

صفت زنبور سیاه تا مرس کنول سمن گل سکمان خوبصورتی  
سموہ انبار لہہ پاکر اگہات ہے آسودہ ہوتی ہے حاصل کبت زن  
نازنین خیابان حسن میں خوبصورت مثل یل طلانی صحن خانہ کے اندر  
معلوم ہوتی ہے یا خمیدہ چوب دستی طلانی ہے کہ جسکی شعاع جلوہ افروز  
ہے زنگولہ پاسے پہنے ہوئے کہ جسکے دیکھنے سے مثال سرور اور عین چمن تہریف  
سرور و سرور حاصل کر کے آسودہ ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ صفت زنبور سیاه  
گل کنول پر آراستہ ہے زنگولہ پایے نازنین نہیں بد نشر خاتمہ  
احمد علیہ والمئذ کہ خانہ خوش خرام بہ منتہاے این تلم و رسید و سیاحت کہ آغا  
کر دہ بود با بنجام رسانید و باقتضاے ترتیبی کہ درین تالیف اختیار افتاد  
ختم کتاب بر نظم ہندی دست ہم دادہ چہ مضایقہ بعض الفاظ ہندی جزو  
قرآن عظیم است و جو اہر سلک کلام قدیم شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر  
دور مشور می گوید تحت قولہ تعالیٰ طوبیٰ الہم حسن آب اخراج ابن جریر و  
ابو الشیخ عن سعید بن مسعود قال طوبیٰ اسم الجنة بالمندیہ و نیز شیخ جلال الدین  
سیوطی در تفسیر آیہ کریمہ سندس خضر زسبد لہ صاحب کتاب برہان نقل  
میکند و السندس رقیق الیہیاج بالمندیہ و می فرماید اخراج ابو الشیخ عن  
جعفر ابن محمد عن ابیر فی قولہ تعالیٰ یا ارض ابلعی مارک اشتر فی بلغۃ المندعلما  
فصاحت اتفاق دارند کہ این آیہ افصح آیات قرانی است و ابداع بنیات آما  
و قوع لفظ ہندی در کلام معجز نظام خصوص درین آیہ بلند پایہ از عجایب است  
این چنین است در سر و آزاد و ختم این کتاب در سند و دوازده صد و نود و  
ہفت ہجری بوقوع پیوست و در بلدہ فرخندہ ہو پال نقش تالیف بست چہم از  
یاران دادرس و عزیزان صبح نفس آنکہ اگر گوشہ چشتی برین سرمایہ ناسرہ اندازند

و با صفت مدح و ثناء و سزا و تائید و نکات نظر و نظائر و اشارات و دعاے پاک و آرزو و نفع

## خاتمة الكتاب

از ناثر بیعدیل ناظم بنے نظیر ظہوری ظہور نظیری نظیر افتخار الشعر حافظ خان محمد خان  
متخلص بشہید القدیہ

گا ہے سخن از یار و گئے از سخن یار دیوانہ مشق سر و کار ست دل ما  
امروز فکر تو در دست پے سپرداۃ اقبال ست و فضاے کار آگہی جولانگاہ تو سن  
خیال ماضی بحال قرین آمد و حال با استقبال ہنشین شد گا ہے بر روی میر  
دیدم و گا ہے ہزار فیض رسیدم روز ما در انجن نا سخن و شبہا ہم نرم آتش  
مومن نرم آرائے ماست و ذوق بادہ پیمائے ما گزشتگان بجالیان مانند و  
حالیان آیندگان سخت پیوند آرسے اینہم دیدنیہا کہ دیدہ شد و دریافتنیہا  
کہ دریافتہ آمد پیدا ست کہ غیر از دو چیز سببے دیگر نخواہد ہم تم عیسی را از قفای  
دریابند و ہم آب زندگی را از جائے بہرسانند مژدہ باد کہ نگرانی سر آمد و تلاش  
بر طرقت شد صریح خامہ معجز نگار ابو انخیر سید نور الحسن خان بہادر تخلص بہ کلیم باورقا  
را رواج تم عیسی دادند و در ظلمات الفاظ تذکرہ خم خم آب زندگی نہادند یا رب  
لطف این تم عیسی بر فتگان روزی و فیض این آب زندگی بر زندگان ارزانی  
با و اندرین میدان پیش کلیم پاگزاشتن ہما نباش از کلیم پاگزاشتن ست و در  
تصویرتہ این بار فرسودن گاہ بودن و کوہ برداشتن تو سن قلمش در دویدنت  
و صبا بمنون پاکشیدن عمریت کہ زبان ریختہ را بحال افتادہ و شاہد کمال را برابہ شاہ  
است شغلے آور و کہ طلسم گنج کمال بکشا و و کار سے کہ در کہ انتکاظ لفظ و معنی براہ افتاد  
چون نباشد نہال مراد امیر الملکی ست کہ براونگ جامعیت نشستہ است و گل اسید  
والا جا ہے ست کہ کار جہانی بیک انگشت بستہ پست فطرتی درین نزدیکی بدرنگا شتر



دیده باشی شنیدم که نشانند اوج برآمد و پائین پرستی بکچند بر آستانش شنیده  
باشی دیدم که بلند می نام دارد ۵

|  |   |
|--|---|
| نور احسن کلیم بنوشت<br>لعلی ست ز معدن معانی<br>اوصاف معانی بلندش<br>آواز در اسی ناله دل<br>در عهد رئیس که آن را<br>آن شاه جهان که در خایش<br>تاریخ گراز شهبر خواهی | خوش تذکره که جان نوشتم<br>در صدف بیان نوشتم<br>بر صفحہ آسمان نوشتم<br>بانگ جبرس فغان نوشتم<br>شاه فلک آستان نوشتم<br>بر بزمین بحر و کان نوشتم<br>نیرنگ سخور ان نوشتم ۹۷ |
|--|---|

قطعه تاریخ چکیده خامه بلاغت جامه نواب مرزا داغ دیوی سلمه

|  |   |
|--|---|
| سیدی نور حسن خان بهادر ذیحابه<br>منتخب کرد چو اشعار بگفتیم تاریخ | آنکه بانطق کلیمت و بطبع است سلیم<br>نور الهام جدید و دیدر بیضا ۹۷ |
|--|---|

قطعه تاریخ از جمیل احمد سوانی

|  |  |
|--|--|
| جمیل این تذکره آن رونق رنگش دارد<br>ز دل بلب پی تاریخ این گلده زنگین | که مقبول دل و مطبوع طبع سلیم آمد<br>تا شاگاه معنی جلوه طور کلیم آمد ۹۷ |
|--|--|

قطعه تاریخ از معدن شیوا بیانی سید قدرت علی شمیم سوانی

|  |   |
|--|---|
| چیده مضمون و منتخب اشعار<br>سال تاریخ او شمیم نوشت | داخل تذکره چو شدنی الحال<br>انتخاب پسند اهل کمال ۹۷ |
|--|---|

# قطعة تاریخ از منشی سید احفاد علی سہوانی

مجمع ساخته بفکر رفیع  
چیدہ و منتخب کلام بدیع  
۱۲۹۹ھ

چون کلیم این کلام اہل کمال  
گفت احفاد سال تاریخش

## قطعة تاریخ از منشی محمد شا کر حسین شا کر ابن منشی صابر حسین صبا

کہ دل فریقہ او شد است و جان پاک  
بہار طور کلیم است نور دیدہ دل  
۱۲۹۹ھ

کلیم سحر بیان طرفہ تذکرہ بنوشت  
نوشت مصرعہ تاریخ خوش ادنا کر

## قطعة تاریخ از سخنور بے بہتار شک صائب و کلیم

ابوالنصر علی حسن خاں صاحب ہا دیلم

روکش جلوہ بہار چین  
شمع بزم سخنوران روشن  
گلشن دلپند اہل سخن  
۱۲۹۹ھ

بوالعجب تذکرہ مرتب شد  
جلوہ فکر کلیم نمود  
از سر انبساط گفت سلیم

منہ سلیمہ رہ

جسکانانی نین بر مجیب  
اسکا طالب ہر دور ہو کہ قرب  
دیکو کیا کیا لکھ میں شمع مجیب  
اسکی تاریخ ہے عجیب غریب  
۱۲۹۹ھ

ہے یہ پیش تذکرہ ایسا  
فیض ہے حضرت کلیم کا یہ  
کون ہے جسکو یہ پسند نہیں  
جلد کند و سلیم فکر ہے کیون

## قطعہ تاسخ از مخدولانانی موجد لفاظ معانی منشی محمد صابر حسین سوانی

|   |  |
|---|--|
| عجب دلاویز تذکرہ ہے کہ دل لہجاتا ہے اک جہان کا        |  |
| بتاؤ حُب کا عمل ہے اس میں کہ نقش تسخیر اسکو سمجھوں    |  |
| بلا ہے انداز دلبری میں یہ حسن و جلوہ کمان پری میں     |  |
| زبانہ اسکی ادا بہ شید ا جہان شوخی پر اسکی مفتون       |  |
| کہیں ہے یہ دلخیز عاشق کہیں یہ معشوق دلربا ہے          |  |
| کہیں ہے لیلیٰ کا اسمین جلوہ کہیں دکھانا ہر رنگ مجنون  |  |
| لکھے وہ چن چن کے شعر اسمین کہ انتخابونکی جان ٹھیرا    |  |
| نہ دیکھی آنکھوں نے ایسی بندش نہانہ کا نونچ ایسا مضمون |  |
| ہر ایک صفحہ ہی سخن گلشن کھلے ہیں کیا کیا گل مضامین    |  |
| جو لفظ رنگین ہوئے گل تر تو ہیں معانی بہار گلگون       |  |
| بیان وصل و فراق سے یہ کہیں ہی تریاق سم کہیں یہ        |  |
| کیسے دلیں ہے اس سے شادی کیا ہر اسنے کیسے کا دل        |  |
| نہ کیوں ہو یہ نور کا کرشمہ کلیم کی فکر کا ہے جلوہ     |  |
| جو نام طور کلیم پایا یہ کچھ اسی کے لئے تہاموزوں       |  |
| سن سچی رسال ہجری صبا جو پوچھے کوئی تو کمدے            |  |
| قیامت آشوب نظم ہے یہ یہ نہ شہر ہواک حصار افون         |  |

## قطعہ تاسخ طبع از معدن نکتہ دانی سید حلیل احمد سوانی

|                                       |                                |
|---------------------------------------|--------------------------------|
| جلوہ ہے شعر شعر میں مضمون میں ہر جلوہ | ہے تذکرہ کہ نظم ہر نور کریم ہے |
| تاسخ بھی چمکتی ہوئی کمد واسے حلیل     | روشن عجیب نور سے طور کلیم ہے   |

# قطعه تاریخ طبع از مولوی عبیدالباقی سہوانی

سیدی نور الحسن خان تذکرہ داشت  
مصرعہ تاریخ از باقی چنان شد و لغز  
جلوہ اشعار شد در و شکر نور کلیم  
ہست زیبا سے تجلی جلوہ طور کلیم

تاریخ تالیف تذکرہ طور کلیم خستہ خاموشی فداعلی صبا تخلص فارغ

عنوانهای تاریخی

ہے طور کلیم کوہ مضمون ۹۷  
چکایا نور شعر کا طور کلیم نے ۹۷

قطعه

جلوہ گری معانی کی لفظوں میں کیا کہوں  
بجہ جہاں کیوں نہ آتش جاوہ سامری  
خانوس میں ہے شمع کہ بادل میں ہر ہے  
طور کلیم نور تجلی سحر ہے

ایضاً تاریخ طبع

عنوانهای تاریخی

طور کلیم گشت تجلی بابس طبع ۱۱۹۸ھ  
آیت طبع یافت طور کلیم ۱۲۹۸ھ

قطعه

میر نور الحسن حلیم و سلیم  
جوہر فرد معدن تقوی  
بر سر طور نثر و نظم کلیم  
دریم عز و جاہ و درایتیم  
شاعران زبان اردو را  
کرد منت پذیر لطف غیم

|   |   |
|---|---|
| یعنی از بهر یادگاری نشان<br>جلد اشعار انتخاب زده<br>نثر صاف و روان و آید<br>کلام فارغ نوشت مصرع طبع | که در ایات تذکره برقم<br>و کلمات مثل بوستان نعیم<br>غیرت آب گوهر و نسیم<br>جلوه برده از گذشته طور کلیم<br>۱۲۹۹ هـ |
|---|---|

### قطعه تاریخ

تالیف طور کلیم از تخی طبع سلیم محمد ابراهیم مختصن جلیل که ربان فارغ

|  |  |
|--|--|
| گشت مفتوح ازین تذکره باب معنی<br>ساعه چشم برین گری سیر اندازی<br>روشن از شمع قلم کن سده تالیف خلیل | نور خورشید و قمر یافته تاب معنی<br>مست طافح شوی از کیف شرب معنی<br>جلوه طور کلیم ست شهاب معنی<br>۱۲۹۹ هـ یعنی شاد و روشن |
|--|--|

### ایضا تاریخ طبع

|  |   |
|--|---|
| بیک کلیم تذکره طرفه نگاشته<br>می تا بد از حرف معانی لغو<br>تاریخ طبع یافت بچرخ دل کلیم | بیوج نیست برب بیننده واه واه<br>چون در سواد چشم تیان هر دم سیاه<br>طور کلیم کرده تجلی چو نور ماه<br>۱۲۹۹ هـ |
|--|---|

نثر خاتمه بطرز تقریظ از احمد خان صوفی ممتن مطبع مفید عام اگره

کلامیکه طور زبان را نور و موسی صفهان را سر در بخشد محمد روشنگر آینه دل است که کوه طور با اثر  
عشقش خاکستر و آن خاکستر سر نه دیده ابل نظر گردیده دیده و رانی که بنورش راه برده اند و  
قدم بر آتش سپرده چراغ هستی برافروختند و نه حیات ابدی اندوختند باینکه الله تعالی و الهی

خود میفرماید مگر چشمان را نظر خدا بین باید تا بر سونظاره تجلیات او کنند و اینها کندم فتم  
و جهل الله را تعویذ باز و مثنوی منه

|                         |                           |
|-------------------------|---------------------------|
| ذاتش بصفت هست پیدا      | چون نور که شد در مه هویدا |
| اصل همه نور نور ذات است | چشم تو منور از صفات است   |
| در ذات پیچ و سر لا هوت  | بکش انظری بنور ذات سوت    |

و سخن که از طور دلم بگریه طهور نشیند لغت حضرت خواجه کائنات علیه الصلوات و التحیات است  
که موسی عمران مرد و مضطربان اوست و عیسی مریم یک از دربان او کلیم طور نشین با سوال بسیار بی  
بزر زبان بود و بجوابش لن توانی می شنود و آن محمود رب و دود بر عرش برین رسید  
و از ما زاغ البصرها طغی سر مه چشم خود کشید تربست و بلند مرتب دیده بکشاکش طو کلیم کجا  
و عرش غظیم کجا به بین تفاوت ره از کجاست تا کجا بمنه

موسی بطور رفت و بین است اوج او | بر لامکان و عرش معیست جای تو

اما بعد از طور دید ما سه خویش جدا صوفی بے ریا چون طنبو خالی پدید است که شاعر  
رافعه داودی سازگار است و من بینوار انکه اشعار سزاوار بقول همانند شیراز

درین زمانه رفیقی که خالی از خلل است | اصراحی می ناب و صفینه غزل است

در بزم سخن بجان بزرگ قافیه تنگ می نشینم و دلم می کشاید و براه چخته کلامی خود را به زین انسان  
و آبی بر سر کار می آید کیسه خالی من از گوهر سخن پر است و معانی آبدار بهرین محل در تنگه طو کلیم  
که با شاعر گوناگون بزرگ گلهای بو قلمون است و بگویند جلال المقلد المولی بنمونه پیرانه اقتسام  
در بر کشید و از سنگ طبع چینه آب بقار دان گردید تشنگان را نوید تازه و تخم پر و رلان را دست برانداخت  
از دانی با بد که این کتابی است مایه سوز و خشا دمانی و در چشم آب زندگانی گدشته دست بچین خیالان و  
دست بچین آشفته مالان و بیکل گردن غم و دشتان روزگار و تعویذ باز و می شعرا شیرین گفتار  
هر ورقش چنینک دیده فراق دیده و هر نقطه اش سوزیده دل غم کشیده نظم منه

|                                       |                                 |   |
|---------------------------------------|---------------------------------|---|
| نگویم که طور کلیم است این             | مداوای جان بقیم است این         | ورق باجو اوراق گل در شمار               |
| دل ببل از دیدنش بیقرار                | بهر صفحه نورشید در اضطراب       | بهر سطر نظاره در پیچ و تاب              |
| ز بین السطورش عیان کنکشان             | منور از دیده مهوشان             | سپید است کاغذ جو نور سحر                |
| کشیده است سطر تا ز نظر                | مضامین زنگین اگر بنگری          | دو صد باغ زیر نظر بنگری                 |
| نازیم بزور کلیم جاد و بیان            | که از دست و زبان                | ید بیضا برآورده بزم سخن و ران منوشت     |
| و سحر سامری را در پس پشت خود          | داناخت نگاه بیارم بمعانته این   | طور کلیم صفا کوی در دست                 |
| و دل آشیارم بصبها مضامین              | دل نشین سرست چراغ دیده          | با نوار طور کلیم روشن و صدف             |
| نظاره را در مقصود عجیب و دامن         | اگر معانی بلند میجوئی بطورست    | و اگر کلام دلپسینه خواهی بر زبان        |
| کلیم قلمش نو باره است پراز جوش معانی  | و دواتش آبجیانی است             | بهر زندگانی کتاب طور کلیم که            |
| بجملی مضامین عالی نو بخش قلب سلیم است | و چاره گرجان بقیم گرازا و اتی   | تا آخر بینی دامن دامن                   |
| گل مراد چینی هر ورقش گلزاری است       | بهمیشه بهار و بهر صفحه اش       | نوبهاری است بهر چین انظار نظار          |
| بدیدنش سیراب و دلها بمعانته اش        | سیماب جا نیکه کلام آتش آتش زن   | خرم صبر و کسب است                       |
| در انجاسخن ناسخ هم گنجینه بخش دامن    | جیب گاه میسر دکان از کلام       | میرزنده می سازد و گاه شافق              |
| سلطان را از سخن سودا سودا می اندازد   | و سخنورانی که درین تذکره        | دوش بردوش اند هم گویا                   |
| و هم خاموش اند درین زمانه             | باز از سخن گرم است و بر لب سخن  | سجنان آه سرد و قوت است که اگر           |
| گویند سخن کمتر از سنگی زده            | شمارند بجاست و سخن سجنان        | روشن گهر را سنگ تراز و پندارند در و اتم |
| مرالائی نظم است و شاه را گوهر         | و لے ز گوهر من فرق است          | تا گوهر چو گوهر است قناعت مر بقدر آب    |
| بپیش خلق چنانم که در بها گوهر         | نکشت گوهر یک دانه بهر دامن من   | بر خیت از صدف دیده بارها گوهر           |
| گهر و شمع و کس مشتری نمی بینم         | که گیر دامن دخته بے بها گوهر    | درین زمانه بیایه که گوهر فاشانم         |
| که کس ناند که ریز و لطف را گوهر       | همان به است که از درج نطق و علم | بپاسه آل نبی ریزم از شتا گوهر           |
| محمد عربی کربلایونش                   | بجیب خلق و در خیت بے بها گوهر   | احمد بستانه آسانه که اکنون از           |

شهر بهوبال صیت جو بهر تناسی بلند است و قافیه بنجان آرد و فارسی را طالع ارجمند که طبع  
 کلام شان از خطی هر حرف کرده شمر می کنند و نکره به فارسی و آرد و رانزدیک و دور می مانند  
 اگر راست پرسی به مردگان درودی و بهر زندگان سرودی است نسیم جان بخش از طرف بهوبال  
 می آید و غنچه مراد سخن بنجان می کشاید علم و فضل در آن خطه پاک چون نافه در ختن و لعل در کین  
 است و درین بهم سخن نیست که در اینجا قدر دانی سخن است ریشه نامدار گانه روزگار نواب  
 شاه جهان بیگم صاحب دلاور اعظم طبقه اعلا سرتاره هندی دام اقبالها و ملکه با تسخیر دلهامان  
 و از خاک بوسی استانش مرعادل حاصل اهل جوهر را چون شمشیر دست می دارد و اهل علم را چون  
 حرف و دلشین عزیز سخن از بارگاهش پیرایه قبول در بر و لفظ و معنی از دست و قلمش مقبول تر اگر  
 بشیر بنی گفتارش شیرین خوانی بجاست و اگر شیرین را نیک چش خوان جو دش دانی سزااست عدلش  
 باز و جنبش را یک آشیانه داده و نصفش خار و گل را یکجا نهاده - ریاست به سیاستش چون گل  
 به بهاران و عین بوقت باران است این همه تازگی که در چمن بهوبال می بینم آب یاری ریشه عالمی  
 است و از خیر گالی نواب نامدار و الاجاه امیر الملک نواب سید محمد صید بن حسن خان صاحب دار  
 دام قبا که زبان و قلمش تفسیر داور و نواهی است و پناه ملک و دولت بدین پناهی دانش ترقی  
 ملک و دولت ماکل و خود از بهاء و ثروت دنیا بر داشته دل لباس خسروی چون ابراهیم دهم  
 درویش پاک طینت و بر سجاده نقش عبادت بسته گوشتی امری نیست بسینه اش علوم حق پرتی چون  
 جوهر آینه اشکار و بنام صیقل آتش بزرگی صورت چنین نمودار تعدد و تالیفش از نجوم چرخ افزون و  
 همه تصانیفش سخن رنمون ستایش او بگلک و زبان نمودن آفتاب را بگزیمودن است ناچای  
 لب بدعا می کشایم و برین یک و دو بیت ختم سخن می نمایم

قطعه

|   |   |
|---|---|
| صوفی آن به که بر آن مودع کوب و گوی دولت از قیصر | بکشائی لب و دعا اکنون که دعا و دست شام و حجر    |
| تا بگریه و دلان خورشید تا کشد ملکشان به منجنق   | تا بود و بوی گل بدو صبا تا از سبزه فرد چکد گوهر |
| سنا گل و غنچه را بقای هست تا بفریاد لب است افتر | ربع مسکون زیر حکم تو باد نام تو زیب سکه و منبر  |



الشعر كالمحسن وقبحه قبح

بمهر عدلت مهر خباب زوایا بهمان حکیم صاحب الدیاست هو بال تذکره شکر حسن



بکوشش بلینق و عرق ریزی تمام با اهتمام عاصمی احمد خان صوفی در نظاره العالی

مطبع زامی معید اکبره لطیف پوت

# فهرست تذکره بزم سخن

| صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                    | صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                 |
|------|---|------|--------------------------------------|
| ۳-۱  | دیباچه .....                            | ۸    | آشوب - میرزا و علی خان شایهجان آبادی |
|      | <b>حرف الالف</b>                        | ۸    | آشنا - میرزا میر علی مرشد آبادی ..   |
| ۴    | آباد - مهدی حسن لکنوی ...               | ۸    | آشنا - میرزین العابدین دهلوی         |
| ۸    | آبرو - نجم الدین .....                  | ۸    | آشنا - عبدالکریم خان ساکن کلکته      |
| ۸    | آتش - نواجید علی لکنوی                  | ۸    | آغا - آغا مرزا دهلوی .....           |
| ۸    | آرزو - سراج الدین علیخان کبر آبادی      | ۸    | آفتاب - ابو مظفر مجاهد الدین         |
| ۵    | آرزو - مرزا علاء الدین دهلوی            | ۸    | شاه عالم بادشاه .....                |
| ۸    | آزاد - نواجید علی الدین دهلوی           | ۸    | آگاه - میر حسن علی لکنوی ...         |
| ۸    | آزاد - مرزا اعظم شاه شهزاده ..          | ۸    | آگاه - محمد صلاح دهلوی ...           |
| ۸    | آزاد - میر فتح الله دکنی .....          | ۸    | آگاه - سید محمد رضا دهلوی ...        |
| ۸    | آزاده - مفتی محمد صدر الدین خان         | ۹    | آگه - پنڈت جوالا ناتھ ساکن کلکته     |
| ۸    | دهلوی .....                             | ۸    | آبی - میر عبدالرحمن دهلوی ...        |
| ۶    | آشفته - مرزا رضا قلی لکنوی              | ۹    | <b>حرف الف مقصوده</b>                |
| ۸    | آشفته - عظیم الدین خان دهلوی            | ۹    | اثر - سید محمد .....                 |
| ۸    | آشفته - حکیم سید منور علی شایهجان آبادی | ۱۰   | اثر - عبدالرزاق شایهجان آبادی        |
| ۷    | آشفته - گلاب سنگ دهلوی ...              | ۸    | احسان - حافظ عبدالرحمن خان دهلوی     |
| ۸    | آشفته - امر ناتھ دهلوی ...              | ۸    | احسن - مولوی محمد احسن جعفر پوری     |
| ۸    | آشفته - حاجی عبداللہ ساکن کلکته پور     | ۸    | احسن - مرزا احسن علی دهلوی ..        |
| ۸    |   | ۸    | احسن - مولوی محمد احسن کاکوروی       |

| صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                 | صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                |
|------|--------------------------------------|------|-------------------------------------|
| ۱۱   | احسن - احسن الشذیان جهان آبادی       |      | وزیر بهادر شاه بادشاه دہلی ...      |
| ۱۲   | احمد - مرزا احمد بیگ                 | ۱۵   | اصغر - سید اصغر علی سلطن زینت پور   |
| ۱۳   | احقر - غلام نبی دہلوی                |      | افضل - سید افضل حسین لکمنوی         |
| ۱۴   | اختر - واجد علی شاہ بادشاہ اوردہ     |      | افسون - سردار مرزا لکمنوی           |
| ۱۵   | اختر - قاضی محمد صادق خان ساکن       |      | افسون - میر شہر علی ساکن مارنول     |
| ۱۶   | بہوگل نواح کلکتہ                     |      | افسون - آغا حیدر لکمنوی             |
| ۱۷   | احقر - مرزا وجیہ الدین دہلوی         |      | افضل - سید افضل علیخان لکمنوی       |
| ۱۸   | ارشاد - مرزا عبد الغنی دہلوی         |      | افضل - فشتی حسن یار خان لکمنوی      |
| ۱۹   | ارمان - شاہ علی                      |      | افضل - افضل علی خان                 |
| ۲۰   | اسد - میرامانی دہلوی                 |      | افغان - الف خان                     |
| ۲۱   | اسرار - مرزا سپہر شکوہ شہزادہ        |      | اکبر نواب محمد اکبر خان دہلوی       |
| ۲۲   | اسعد - مرزا اسعد بخت شہزادہ          |      | اکرام - حکیم اکرام اللہ خان دہلوی   |
| ۲۳   | اسیر - مظفر علیخان ساکن ایٹمی        |      | الفت - ساکن مظفر تکر                |
| ۲۴   | اسیر - میر کریم علی بریلوی           |      | الفتی - راجہ پیار سہ لال عظیم آبادی |
| ۲۵   | اسیر - سید نہال نبی                  | ۱۶   | الم - محمد علی دہلوی                |
| ۲۶   | اسیر - گلزار علی خلف نظیر اکبر آبادی |      | امامی - خواجہ امامی دہلوی           |
| ۲۷   | اشک - مولوی باوبیلی لکمنوی           |      | امانت - سید آغا حسن لکمنوی          |
| ۲۸   | اصالت - سید فضل علی لکمنوی           |      | امراو علی خان کولوی ساکن اگرہ       |
| ۲۹   | اصغر - نواب علی اصغر خان بہادر       |      | امیر - نواب علی محمد خان دہلوی      |

| صفحہ       | تخلص شاعر و نام شاعر                 | صفحہ         | تخلص شاعر و نام شاعر                    |
|------------|--------------------------------------|--------------|---|
| ۱۸         | امیرنشتی امیر احمد لکهنوی ....       | "            | بتو - طوائف شاہجہان آبادی .             |
| "          | انجام - عمدۃ الملک نواب امیر خان     | "            | بہادر - رن بہادر سنگہ ساکن اکبر آباد    |
| "          | دہلوی .....                          | "            | بہار - منشی ٹیکچند جامع بہار ٹیچم دہلوی |
| ۱۹         | انشار - میر انشار اللہ خان شند آبادی | "            | بار - مرزا علی لکهنوی .....             |
| "          | انیس - میر بزم علی دہلوی مقیم لکهنو  | ۲۷           | بیان - خواجہ احسان اللہ دہلوی           |
| "          | انیس - امیر لدولہ نواز خان دہلوی     | "            | بیباک - میر نجف علی کولوی ....          |
| بابے موحدہ |                                      | "            | بیتاب - خداوردی خان ....                |
| ۲۰         | باقی - مولوی سید عبدالباقی سہری      | "            | بیتاب - عباس علیخان پامپوری .           |
| "          | بحر - لا اعلم .....                  | "            | بیخواب - لا اعلم .....                  |
| "          | بحر - شیخ امداد علی لکهنوی ....      | "            | بہخود - سید ہادی علی لکهنوی .           |
| "          | بدر - مرزا بلال بیگ شہزادہ دہلی      | ۲۵           | بیدار - میر محمد علی دہلوی ....         |
| ۲۱         | بدر - میر بزدل الدین ساکن کرناں .    | "            | بیدل - حکیم غلام حسین دہلوی -           |
| "          | برق - مرزا محمد رضا خان بہادر        | "            | بیمار - شیخ علی بخش ساکن مراد آباد      |
| "          | برق - قاضی نجم الدین ساکن بکنہ آباد  | تمامے فوقانی |   |
| "          | برکت - برکت علیخان ساکن خیر آباد     | ۲۶           | تابان - میر عبدالحی دہلوی ...           |
| ۲۲         | بسل - محمد عبدالحکیم دہلوی ...       | "            | تابش - محمد جعفر اللہ آبادی ....        |
| "          | بسل - سید جبار علی ساکن چنار گڑھ     | "            | تپش - یوسف علی دہلوی ....               |
| "          | بسل - حافظ محمد حسین دہلوی .         | ۲۷           | تپش - مرزا محمد اسماعیل دہلوی ...       |
| "          | بسل - مرزا عنایت علی لکهنوی          | "            | تجلی - میر محمد حسین دہلوی ....         |
| ۲۳         | بلند - صفدر علی بیگ دہلوی .          | "            | تجل - حکیم تاج حسین خان دہلوی           |

| صفحہ | تخلص شاعر و نام شاعر                  | صفحہ | تخلص شاعر و نام شاعر                |
|------|---------------------------------------|------|-------------------------------------|
| ۲۷   | تخل - لا اعلم لکھنوی .....            | ۲۷   | تکین - میر سعادت علی عظیم آبادی     |
| ۲۸   | تخیر - غلام مصطفی دہلوی .....         | ۲۸   | تنہا - لا اعلم باشندہ کلکتہ .....   |
| ۲۹   | تحمین - محمد حسین خان دہلوی .....     | ۲۹   | توقیر - خدا بخش خان دہلوی .....     |
| ۳۰   | تکلی - میکارام لکھنوی .....           | ۳۰   | تنہا - محمد عیسیٰ دہلوی .....       |
| ۳۱   | تسلی - میر شجاعت علی دہلوی .....      | ۳۱   | توقیر - عبد القادر پنجابی .....     |
| ۳۲   | تسلیم - شیخ مہدی بخش سہارنپوری .....  | ۳۲   | تہور - مرزا غلام فخر الدین .....    |
| ۳۳   | تسلیم - حاتم خان رام پوری .....       | ۳۳   | تیمور - مرزا سعادت سلطان دہلوی      |
| ۳۴   | تسلیم - شیخ امیر اللہ فیض آبادی ..... | ۳۴   | ثبات - شیخ ثنابت علی ساکن نواح پورب |
| ۳۵   | تسلیم - منشی انوار حسین سہسوانی ..... | ۳۵   | ثنا - مرزا مہدی .....               |
| ۳۶   | تسکین - میر حسین دہلوی .....          | ۳۶   | ثنا - نواب شہاب الدین               |
| ۳۷   | تشنہ - محمد علی دہلوی .....           | ۳۷   | ثنا - احمد خان رئیس لوہارو .....    |
| ۳۸   | تصور - سید حیدر حسن خان ساکن          | ۳۸   | ثبات - مہر علی ساکن بڑہانہ .....    |
| ۳۹   | بنکوڑا .....                          | ۳۹   | ثمر - احمد سعید دہلوی .....         |
| ۴۰   | تصور - نبی بخش دہلوی .....            | ۴۰   | حیمہ مازی                           |
| ۴۱   | تصویر - بٹن دہلوی .....               | ۴۱   | جان صاحب - میر یار علی لکھنوی ..... |
| ۴۲   | تشق - مولوی سید محمد جہان آبادی       | ۴۲   | جانی - بیگم جان اہلیہ نواب آصف اللہ |
| ۴۳   | تکین - مولوی غلام بتول لکن میدانی     | ۴۳   | بہادر .....                         |
| ۴۴   | تکین - مولوی غلام بتول لکن میدانی     | ۴۴   | جرات - شیخ قلندر بخش دہلوی .....    |
| ۴۵   | تکین - مولوی غلام بتول لکن میدانی     | ۴۵   | جرار - میر محمد حسین لکھنوی .....   |

| صفحہ | تخلص شاعر و نام شاعر              | صفحہ | تخلص شاعر و نام شاعر                 |
|------|-----------------------------------|------|--------------------------------------|
| ۳۶   | جلال - میرضامن علی لکنوی          | "    | حسن - مولوی ابوالحسن کاندہلہ         |
| "    | جلیل - سید جلیل احمد سوانی        | "    | حسین - غلام حسین خان شاہجہانپوری     |
| ۳۷   | جمیل - سید جمیل احمد سوانی        | "    | حسین - سید غلام حسین دہلوی           |
| "    | جوش - نظام الدین پنجابی           | "    | حشم - حکیم باقر علی لکنوی            |
| "    | جوشش - شیخ محمد روشن باشندہ       | "    | حشمت - مرزا غلام فخر الدین شاہزادہ   |
| "    | عظیم آباد                         | "    | درہلی                                |
| "    | جولان - شاہ الف نام درویش         | "    | حشمت - میر محمد علی                  |
| ۳۸   | جوان - مرزا انیم گیکان جہان آباد  | "    | حقیر - منشی بنی بخش ساکن اکبر آباد   |
| "    | جہاندار - میرزا جہاندار شاہ بہادر | ۴۲   | حقیر - سید امام الدین دہلوی          |
| "    | ولید شاہ عالم بادشاہ              | "    | حقیقت - میر شاہ حسین بریلوی          |
| "    | حاکم                              | "    | حکیم - محمد پیادہ خان دہلوی          |
| "    | حاکم - شیخ منظور الدین جہان آبادی | "    | حمزہ - شاہ حمزہ دہلوی                |
| "    | حجام - عنایت اللہ سہارنپوری       | ۴۳   | حنا - عبدالکریم لکنوی                |
| ۳۹   | حزین - میر بہادر علی              | "    | حیا - مرزا رحیم الدین دہلوی          |
| "    | حسرت - حافظ عبدالرحمن پانی پتی    | "    | حیات - محمد حیات خان امپوری          |
| "    | حسرت - مرزا جعفر علی دہلوی        | "    | حیدر - منشی حیدر علی ساکن ہونگلی     |
| ۴۰   | حسرت - میر محمد حیات عظیم آبادی   | "    | حیدر - میر حیدر علی خان              |
| "    | حسرت - میر محمد علی دہلوی         | "    | حیدر - منشی مصطفیٰ حیدر ساکن جالنگام |
| "    | حسن - سید غلام حسن دہلوی          | "    | خاکے معجمہ                           |
| ۴۱   | حسن - خواجہ حسن                   | ۴۴   | خاوم - منشی محمد ری خان              |

| تخلص شاعر و نام شاعر                | صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر             | صفحه |
|-------------------------------------|------|----------------------------------|------|
| در دمنده - کریم الله خان .....      | "    | خاص - محمد حیدر خان دہلوی        | ۴۴   |
| در ویش - میر شاہ علی دہلوی ....     | "    | خبر - سید مہدی بگلرانی ....      | "    |
| در بیخ - سید زین العابدین دہلوی ..  | ۵۰   | خرد - نواب فخر الدین خان دہلوی   | "    |
| دل - زور آور خان متوطن کول          | "    | خرد - پنڈت رام نرائین دہلوی      | "    |
| دل - آزاد خان .....                 | "    | خضر - مرزا خضر سلطان ابن بہادر   | "    |
| دلگیر - میر حیات اللہ خان دہلوی     | "    | خطیر - سید امرو علی فرخ آبادی    | ۴۵   |
| دولہ - نواب جہانگیر محمد خان رئیس   | "    | خلیق - میر حسن لکنوی ....        | "    |
| ہو بہاں .....                       | "    | خلق - میر حسن دہلوی ....         | "    |
| <b>حرف ذال</b>                      |      | خلیل - میر دوست علی ساکن قصبہ    | "    |
| ذاکر - مولوی ذاکر علی ساکن بنارس    | ۵۱   | بٹولی .....                      | "    |
| ذکا - خوب چند کایستہ دہلوی ...      | "    | خلیل - محمد ابراہیم علیخان بہادر | "    |
| ذوق - شیخ محمد ابراہیم دہلوی ....   | "    | وزیر محمد علی شاہ .....          | "    |
| ذہین - حافظ محمد اسماعیل خان دہلوی  | ۵۲   | خروش - مرزا خدایار دہلوی         | ۴۶   |
| <b>حرف راء محله</b>                 |      | خیال - غلام حسین خان ...         | "    |
| راحت - مرزا محمود بیگ دہلوی ...     | ۵۳   | <b>وال محله</b>                  |      |
| راحت - شیخ کریم الدین ساکن اعظم پور | "    | داغ - میر مہدی دہلوی ....        | "    |
| راخ - سعادت علی خان دہلوی ...       | "    | داغ - نواب مرزا خان دہلوی        | "    |
| راغب - احمد حسین دہلوی .....        | "    | دیر - مرزا سلامت علی لکنوی       | ۴۸   |
| رافت - شاہ رؤف احمد سرہندی ..       | "    | درد - خواجہ میر دہلوی ....       | "    |
| راقم - بندر ابن ساکن متہرا .....    | "    | دشمن - سید علیجان لکنوی          | ۴۹   |

| صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                 | صفحه | تخلص شاعر و نام شاعر                     |
|------|--------------------------------------|------|--|
| ۵۳   | رمز - مرزا فتح الملک و لعیعده الوظفر | ۵۸   | سحر - مرزا افضل علی لکنوی .....          |
|      | بهادر شاه دہلی .....                 | "    | سحر - منشی عبدالمجید ساکن کاکوری         |
| ۵۴   | رند - سید محمد خان فیض آبادی         | "    | سحر - منشی امان علی لکنوی .....          |
| "    | زنگین - سعادت یار خان ..             | "    | سحر - راجہ نواب علی خان خیر آبادی        |
| ۵۵   | روشن - روشن شاہ درویش                | "    | سر سبز مرزا زین العابدین خان ...         |
|      | دہلوی .....                          | ۵۹   | سرور - نواب میر محمد خان جهان آبادی      |
| "    | ربا - غلام محمد خان اکبر آبادی       | "    | سرور - مرزا رجب علی بیگ لکنوی ...        |
|      | حرف زائے مجسمہ                       | "    | کسر کجہ - مرزا عزیز الدین دہلوی ...      |
| "    | نار - میر منظر علی لکنوی .....       | "    | سعادت - سید سعادت علی ساکن امر دہ        |
| "    | زکی - شیخ مہدی علی مراد آبادی        | ۶۰   | سعید - مرزا آغا نجف لکنوی .....          |
| ۵۶   | زیب - مرزا جمال الدین دہلوی          | "    | سعید - حکیم سید اکبر حسین لکنوی ...      |
|      | حرف السین                            | ۶۱   | سلطان خواجہ طالب علیخان خطیم آبادی       |
| "    | سالک - مرزا قربان علی بیگ            | "    | سلیمان - مرزا سلیمان شکوہ شاہزادہ        |
|      | حمید رآبادی .....                    | "    | سلیم - میر عباس ساکن لکنو .....          |
| ۵۷   | سائل - مرزا محمد یار بیگ زکی         | "    | سلیم - علی حسن خان مولف بزم سخن بان      |
|      | دہلوی .....                          | ۶۲   | نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد        |
| "    | سپر - شتاب خان دہلوی                 | "    | صدیق حسن خان بہادر .....                 |
| "    | سجاد - میر سجاد ساکن اکبر آباد       | ۶۴   | سلام - نجم الدین علیخان اکبر آبادی ...   |
| "    | سحر - میر ناصر علی ساکن کول ..       | "    | سودا - میر محمد رفیع ابن محمد شفیع دہلوی |
| "    | سحر - منشی دیبی پرشاد ساکن انگریز    | "    | سوز - مولوی عبد الکرم خلف المشر          |
|      |                                      | "    | صہبائی .....                             |
|      |                                      | "    | سوز - محمد میر فرزند ضیاء الدین دہلوی    |



| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                 | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                        |
|------|--------------------------------------|------|---|
| ۶۵   | سیاح - میانداختن ساکن اوزنگ آباد     | ۴۹   | شهرت - مرزا حاجی شانهزاده ....              |
|      | حرف الشین                            | "    | شمیدی فشی گمر است یلیخان لکنوی              |
|      | شاد و شمس از باشندگان بزرگانه        | ۵۰   | شیرین - نواشاه جهان بگیم صفار یسوی پال      |
| "    | شاد - شیخ محمد جهان لکنوی ....       | ۵۱   | شیفته - اعظم بیگ خان لکنوی ...              |
| "    | شاد - فضل علی .....                  | "    | شیفته - نواب محمد مصطفی خان ...             |
| ۶۶   | شادان - مرزا حسین علیخان دهلوی       | ۵۳   | شیخ محمد جهان لکنوی .....                   |
| "    | شادان - رحمت بخش ساکن فریدپور        |      | حرف الصاد                                   |
| "    | شاعر - میر بسیم الله لکنوی ....      | "    | صابر - مرزا قادر بخش دهلوی ....             |
| "    | شاکر - شاه شاکر علی دهلوی ....       | "    | صاحب - شیر زمان خان دهلوی                   |
| "    | شاکر - فشی عبدالسبحان ساکن کلکتہ     | ۵۴   | صادق - صادق علیخان ....                     |
| "    | شاکلی - مرزا بختاوشاه .....          | "    | صاحب - مرزا مصلح الدین فیضی بونظر بهادر شاہ |
| "    | شکر - حافظ میر حافظ دهلوی ...        | "    | صبا - فشی محمد صابر حسین سہوانی             |
| ۶۷   | شکر - مرزا غیاث الدین ....           | "    | صبا - میر وزیر علی لکنوی ....               |
| "    | شفق - مرزا علی جان لکنوی ..          | ۵۵   | صبا - کابنچی مل فیروز آبادی ...             |
| "    | شمیم - سید قدرت علی سہوانی           | "    | صبا - مرزا راجہ بشکر ناتھ .....             |
| "    | شمس - میر آغا علی لکنوی ....         | "    | صبر - اجود بیار پڑا و کایستہ شاہجہان آبادی  |
| ۶۸   | شناور - صاحب مرزا فیض آبادی          | "    | صدق - شیخ محمد اشاعت علی ساکن میر پور       |
| "    | شوق - شیخ آئی بخش اکبر آبادی         | ۵۶   | صبر - محمد میر خان .....                    |
| "    | شوق - مولوی قدرت اللہ ساکن سنبل آباد | "    | صفدر - نواب صفدر علیخان عم نواب             |
| ۶۹   | شوکت - میر حسین علی دهلوی ....       | "    | کلب علیخان بہادر والی رامپور .....          |

| صفحہ | نام شاعر و شخص شاعر                | صفحہ | نام شاعر و شخص شاعر                           |
|------|------------------------------------|------|---|
| ۷۸   | صفا - مرزا سعید الدین دہلوی ..     |      | حرف الطار                                     |
| "    | صفا - پیرن شاہ دہلوی .....         | ۸۱   | ظالم - ظالم سنگھ دہلوی ....                   |
| "    | صفدر - صفدر بیگ ساکن کرناں         | ۸۲   | ظاہر - رام پرشاد دہلوی ....                   |
| "    | صفیر - محمد نور خان ساکن میرٹھ ..  | "    | ظاہر - خواجہ محمد خان دہلوی                   |
| "    | صولت - قاسم علیخان ساکن بنارس      | "    | ظریف - میر انان اللہ لکنوی ..                 |
|      | حرف الضاد                          | "    | ظفر - ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ دہلوی |
| ۷۹   | ضابط - مر علی شاہ جہان آبادی ..    | ۸۳   | ظہور - مولوی ظہور علی دہلوی ....              |
| "    | ضامن - حکیم محمد ضامن اکبر آبادی   | "    | ظہیر - سید ظہیر الدین حسین دہلوی              |
| "    | ضیا - میر ضیا الدین دہلوی ....     | "    | ظہیر - سید محمد خان دہلوی ....                |
| "    | ضیا - ولی اللہ اکبر آبادی ....     |      | حرف العین                                     |
| "    | ضیغم - حافظ اکرام احمد رامپوری ..  | ۸۳   | عارف - محمد عارف دہلوی ....                   |
|      | حرف الطار                          | "    | عارف - نواب بن العابدین خان دہلوی             |
| ۸۰   | طالب - حافظ طالب رامپوری ..        | ۸۴   | عابد - میر عابد علی لکنوی ....                |
| "    | طالب - الایچی رام ساکن جلال آباد   | "    | عاجز - مرزا عبداللہ بیگ شاہ جہان آبادی        |
| "    | طیب - حکیم محمد حسن خان فرخ آبادی  | "    | عاشق - اقبال حسین دہلوی ....                  |
| "    | طیان - مرزا احمد بیگ خان دہلوی     | "    | عاشقی - آغا حسین قلی خان لکنوی                |
| "    | طیش - مرزا محمد اسماعیل دہلوی .... | "    | عاصی - غشی املا حسین ....                     |
| ۸۱   | طرب - مولوی رحیم بخش تھانیسری ..   | ۸۵   | عاصی - لاکھن شام رائے دہلوی                   |
| "    | طرز - احمد حسین دہلوی .....        | "    | عالی - مرزا عالی سخت بہادر شاہزادہ دہلی       |
| "    | طور - محمد رضا لکنوی .....         | "    | عزت - سید عبدالولی سورتی ..                   |

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                         | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                      |
|------|--|------|---|
| ۸۵   | عزیزه - بهکاری لال دهلوی ...                 | ۹۰   | غنچوار - مرزا محمد علی بیگ لکنوی          |
| ۸۶   | عزیزه - نواب عبدالعزیز خان دهلوی             | ۹۱   | حرف الفار                                 |
| ۸۷   | عزیزه - راجا دیو سیف علیخان دهلوی            | ۹۲   | فاخر - منشی محمد فاخر حسین سوسانی         |
| ۸۸   | عزیزه - مولوی محمد عبدالعزیز دهلوی           | ۹۳   | فاخر - مرزا جهنگ دهلوی                    |
| ۸۹   | عزیزه - محمد عبدالعزیز خیر آبادی             | ۹۴   | فاخر - میر علی حسین لکنوی                 |
| ۹۰   | عسکری - عسکری احمد سوسانی                    | ۹۵   | فاخر - میر احمد علیخان                    |
| ۹۱   | عسکری - محمد حسن ساکن کالپی                  | ۹۶   | فدا - منشی فدا حسین خان لکنوی             |
| ۹۲   | عشق شاه رکن الدین دهلوی                      | ۹۷   | فدا - امام الدین خان فرید آبادی           |
| ۹۳   | عشق حکیم عزت اللہ خان دهلوی                  | ۹۸   | فدا - منشی فدا حسین وکیل                  |
| ۹۴   | عزت - میر غلام علی بریلوی                    | ۹۹   | فراق - اکرام الدین مرزا حسین علیخان لکنوی |
| ۹۵   | عشرت - مرزا کلن بن مرزا حمید فکوه            | ۱۰۰  | فراق - حکیم ثناء اللہ خان دهلوی           |
| ۹۶   | عظمت - میثقت اللہ بریلوی                     | ۱۰۱  | فروغ - شیخ فرحت اللہ فرخ آبادی            |
| ۹۷   | عیش - حکیم آغا جان دهلوی                     | ۱۰۲  | فروغ - محمد عمر سلطان دهلوی               |
| ۹۸   | حرف الغین                                    | ۱۰۳  | فسون - مرزا انجم ندیم بنو ظفر بهادر دہلوی |
| ۹۹   | غالب - کریم الدولہ بہادر بیگ خان دهلوی       | ۱۰۴  | فغان - اشرف علیخان کوکلتاش دهلوی          |
| ۱۰۰  | غالب - مرزا نوشہ ہمدانی خان اکبر آبادی دهلوی | ۱۰۵  | فقیر - میر حسن الدین دهلوی                |
| ۱۰۱  | غانل - منور خان لکنوی                        | ۱۰۶  | فکری - مرزا امین دهلوی شہزادہ دہلی        |
| ۱۰۲  | غضنفر - غضنفر علیخان لکنوی                   | ۱۰۷  | فگار - میر حسین دهلوی                     |
| ۱۰۳  | غملین - میر عبداللہ دهلوی                    | ۱۰۸  | فیض - مولوی فیض الحسن بہار پوری           |
| ۱۰۴  | غملین - مولوی عبدالقادر خان پوری             | ۱۰۹  | حرف القاف                                 |

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                     | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                           |
|------|--|------|--|
| ۹۴   | تایم - قیام الدین ساکن جان پوک ضلع بجنور | ۹۸   | کرم - شیخ غلام ضامن دهلوی                      |
| ۹۵   | قابل - مرزا علی بخش از خاندان تیموری     |      | کلیم - ابوالخیر سید نور الحسن فغان بدایر الملک |
| ۹۶   | قادر - مرزا قادر شکوه شاهزاده دهلوی      |      | والاجاه نواب سید محمد صدیق حسن فغان            |
| ۹۷   | قادر - سید قادر بخش فرخ آبادی            | ۹۹   | کلیم - میر محمد حسین دهلوی                     |
| ۹۸   | قاری - علی احمد دهلوی                    |      | کوثر - مرزا مهدی علیخان لکنوی                  |
| ۹۹   | قاسم - سید قاسم علیخان لکنوی             |      | کوثر - حکیم عابد علی خیر آبادی                 |
| ۱۰۰  | قاسم - حکیم قدرت الله خان دهلوی          | ۱۰۰  | کیف - شیخ فضل احمد لکنوی                       |
| ۱۰۱  | قاصر - مرزا ببر علی بیگ دهلوی            |      | کاف پارسی                                      |
| ۱۰۲  | قدرت - مولوی قدرت الله لمپوری            |      | گرم - مرزا حیدر علی بیگ                        |
| ۱۰۳  | قدرت - شاه قدرت الله دهلوی               |      | گمان - نظر علی خان دهلوی                       |
| ۱۰۴  | قرار - میر حسین تمیزد میر نصیر رنج       |      | گویا - حسام الدوله فقیر محمد خان بهادر         |
| ۱۰۵  | قلق - خواجہ اسد الله دهلوی               | ۱۰۵  | گوهر - کنیز الدوله نور شید علیخان لکنوی        |
| ۱۰۶  | قلق - اسجد علی لکنوی                     |      | حرف اللام                                      |
| ۱۰۷  | قمر - مرزا قمر الدین لکنوی               |      | لطیف - سید شمس الدین سورتی لکنوی               |
| ۱۰۸  | قناعت - مرزا غلام نصیر الدین             |      | لطیف - منشی عبدالحق ساکن کمرله                 |
| ۱۰۹  | قیس - مرزا احمد علی لکنوی                |      | لطف - مرزا علی دهلوی                           |
| ۱۱۰  | قیس - محمد عنایت الله ساکن بهکیم پور     |      | حرف المیم                                      |
| ۱۱۱  | حرف الکاف                                |      | ماه - مرزا عنایت علی بیگ فرخ آبادی             |
| ۱۱۲  | کاظم - کاظم علی منڈر اول ضلع بجنور       | ۱۱۲  | ماه - مرزا جمعیت شاه شهزاده دهلوی              |
| ۱۱۳  | کامل - مرزا ناصر الدین دهلوی             |      | ماثل - میر عالم علی سہسوانی                    |

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                     | صفحه             | نام شاعر و تخلص شاعر                      |
|------|--|------------------|---|
| ۱۰۲  | مبتلا - مرزا علیخان ساکن بنارس           | ۱۰۷              | مین - سید اسماعیل حسین شکوه آبادی         |
| "    | مبین - حافظ غلام دستگیر ....             | "                | مومن - حکیم مومن خان دهلوی                |
| "    | مجدوب - مرزا غلام حیدر بیگ دهلوی         | ۱۰۹              | میر - میر محمد تقی اکبر آبادی باشند لکنو  |
| ۱۰۳  | مجرع - میر مهدی حسین دهلوی               | <b>حرف النون</b> |   |
| "    | مجنون - درویش برهنه نام ...              | ۱۱۰              | مادر - سید نجم الدین حسین مقیم مالی گنج   |
| "    | محب شیخ ولی اللہ دهلوی ....              | "                | ناسخ - شیخ امام بخش لکنوی ....            |
| "    | محبت - نواب محبت علیخان لکنوی            | ۱۱۱              | ناظم - نواب سفلیخان مرحوم بہادر علی آبادی |
| "    | محبوب - محبوب خان دهلوی ...              | ۱۱۲              | نامی - مبارز الدولہ نواب مرزا حامد الدین  |
| ۱۰۴  | محرورن مولوی ظہور الدینی ساکن نواح       | "                | حیدر خان دهلوی مقیم لکنو ....             |
| "    | مخت - مرزا حسین علی بیگ دهلوی            | "                | نثار - محمد امان دهلوی ....               |
| "    | محترم - خواجہ محترم علیخان غفر آبادی     | "                | نسیم - اصغر علیخان دهلوی مقیم لکنو        |
| "    | محو - نواب غلام حسن خان ....             | ۱۱۳              | نسیم - محمد یعقوب ....                    |
| "    | مخیر - منشی احسان اللہ دهلوی             | "                | نصیر - شاہ نصیر الدین دهلوی ..            |
| "    | مصحفی غلام مہدانی باشندہ امرہ بہار مقیم  | "                | نطق - منشی مقصود احمد کاکوروی             |
| ۱۰۵  | منہ نظر - داروغہ تیموم بخش - سوانی ..    | ۱۱۴              | نوا - ظہور اللہ خان بدایونی ....          |
| "    | منظر - اسد اللہ - پلکنہ ضلع علیگڑہ       | "                | نواب - نواب والا جاہ امیر الملک سی محمد   |
| ۱۰۶  | معروف - نواب آبی بخش خان دهلوی           | "                | صدیق حسن خان صاحب بہادر                   |
| "    | مقبول - منشی مقبول احمد مراد آبادی       | ۱۱۶              | نواب - نواب کلب علیخان بہادر والی نوا     |
| "    | مقصود - مرزا مقصود بیگ لکنوی             | <b>حرف الواو</b> |   |
| "    | ممنون - فخر الشعرانی نظام الدین سونی پتی | ۱۱۸              | واحد - شیخ عبدالواحد شاہ بھمان آبادی      |

| صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر                          | صفحه | نام شاعر و تخلص شاعر  |
|------|---|------|---|
| ۱۱۸  | واقف - واقف شاه درویش لکن ناز سبور            | ۱۲۶  | قطعه تاریخ از منشی یاور علی صاحب یلوی                         |
| "    | وحشت - میر غلام علی خان دهلوی                 | "    | تقریب طوکلیم و بزم سخن از مولوی حسن الله                      |
| "    | وزیر - خواجه وزیر گلکنوی                      | "    | خان تخلص به ثاقب .....  |
|      | حرف السار                                     | ۱۲۹  | قصیده عربی در تمثیل از دواج از تصنیف                          |
| ۱۱۹  | هدایت - هدایت الله خان دهلوی                  | "    | شیخ محمد صاحب بن شیخ حسین عرب                                 |
| "    | هوس - نواب مرزا محمد تقی خان فیض آبادی        | ۱۳۱  | سهره از تصنیف خانمحمدان تخلص بشیر                             |
|      | حرف السار                                     | ۱۳۲  | قصیده فارسی تصنیف حکیم عظیم حسین سندیلوی                      |
| "    | یاد علی نام خاموش تخلص سوانی                  | ۱۳۴  | قطعه تمثیل از منشی کج منور لال                                |
| "    | یاس - حافظ حفیظ الدین دهلوی                   | ۱۳۶  | قطعه تاریخ فارسی از منشی صبا جبرین صاحب                       |
| "    | یاس - حکیم خیر الدین دهلوی                    | "    | وله قطعه تاریخ ایضاً اردو                                     |
| ۱۲۰  | یقین - انعام الله خان دهلوی                   | "    | منه غزل اردو مع تاریخ شادی                                    |
| "    | نیر بر جنرل فرید و قدر میرزا محمد فرید علی بک | ۱۳۷  | سهره از تصنیف سید جمیل احمد سوانی                             |
| ۱۲۲  | تقریب از طرف منشی جمیل احمد سوانی             | ۱۳۹  | منه قطعه تاریخ جشن شادی                                       |
| ۱۲۴  | قطعه تاریخ ایضاً                              | ۱۴۰  | سهره از تصنیف منشی عبد العزیز بوبالی                          |
| "    | قطعه تاریخ حافظ خان محمد خان صاحب تخلص بشیر   | ۱۴۱  | نقد تاریخ محمد عباس تخلص به رفعت                              |
| ۱۲۵  | ایضاً منشی سوسن لال صاحب                      | "    | قطعه تاریخ از منشی فرحیدر حسین فارغ مراد آبادی                |
| "    | ایضاً از منشی نلیل احمد سوانی                 | ۱۴۲  | منه قطعه تاریخ فارسی  |
| "    | ایضاً ایضاً منشی الدین عبد الحی خان تخلص بشیر | ۱۴۳  | قطعه تاریخ از سید مجید حسین صاحب پوری                         |
| "    | قطعه تاریخ از منشی صبا جبرین صاحب             | ۱۴۴  | بزم مشاعره  |
| ۱۲۶  | قطعه تاریخ منشی عبد العزیز تخلص به عزیز       | ۱۵۰  | خاتمه الطبع به از تقریب از احمد خان صوفی قلم<br>سطح مفید عامه |



آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لیا گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---



[illegible]







